



اُردو میں فلکشن کی تنقید کا اثنایہ

۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۰ء

تک کے موقر ادبی رسائل کے حوالے سے

مقالہ برائے ایم۔ فل

مقالہ نگار

سیّد ظفر امام

شعبہ اُردو

نگران

ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی

ریڈر شعبہ اُردو

شعبہ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۱۹۹۰ء

D.S. 1521



DS1521

مقدمہ

فکشن کی تاریخ اور تنقید کے بارے میں بحث کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ فکشن کا مفہوم اور اس کی حدود کیا ہیں۔ فکشن ایک ایسی اصطلاح ہے جو اپنے اندر اظہار کے کئی سانچوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ فکشن سے بالعموم وہ نثری ادب پارہ مراد لیا جاتا ہے جس کے اندر کہانی کا عنصر پایا جاتا ہو۔ اس طرح اسکی حدود میں داستان، ناول، طویل افسانہ، مختصر افسانہ، وغیرہ شامل ہو جاتے ہیں۔ فکشن انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ مولوی عبدالحق نے اپنی ڈکشنری میں اس کے معنی درج کئے ہیں۔

(i) گھڑت، من گھڑت، ایجاد

(ii) بنائی ہوئی بات، گھڑا ہوا قصہ، گھڑی ہوئی بات، بناوٹی بات

(iii) افسانہ، فسانہ، کہانی، قصہ

The Random House Dictionary of the English Language

(i) *The class of Literature comprising works of Imaginative Narration, Espin Prose form.*

یعنی (ادب کا وہ مجموعہ جو تخیلی بیانات کے کارناموں پر مشتمل ہو۔ خصوصاً نثر میں)

(ii) *Works of this Class, as Novels or Short Stories:*

Detective Fiction -

(ادب کی اس صنف میں مختصر افسانہ اور ناول کے ساتھ جاسوسی فکشن بھی آجاتا ہے)

(iii) *Some thing feigned, Invented, or Imagined, a made up story ; falsehood.*

(گھڑی ہوئی بات، ایجاد کردہ، تخیلی بات، گھڑی ہوئی کہانی، جھوٹ)

The Concise oxford dictionary of Current English.

(i) *Feigning, Invention, Thing feigned, or Imagined, Invented Statement or Narrative Littrature Consisting of such Narrative. Eep novels, Conventionally accepted falsehood.*

(گھڑت، ایجاد، گھڑی ہوئی بات یا سوچی ہوئی بات، ایجاد کیا ہوا بیان یا بیانیہ، ادب تو ایسے بیانیوں پر مشتمل ہو، خصوصاً ناولیں، روایتی طور پر مسلم جھوٹ (قالونی، شریفانہ فکشن)

مختلف اہم لغتوں اور *Encyclopedias* کے مطالعے سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فکشن ایک وسیع اور ہمہ گیر اصطلاح ہے۔ اردو میں فکشن کا مترادف موجود نہیں ہے۔ ادھر اردو میں فکشن کے لئے 'افانوسی ادب' کی اصطلاح استعمال کی جانے لگی ہے، لیکن اس سے قاری کا ذہن افسانے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور افسانے سے عموماً مختصر افسانہ مراد لیا جاتا ہے۔ اس لئے 'افانوسی ادب' کی اصطلاح میں تشنگی اور ادھوراپن محسوس ہوتا ہے۔ پروفیسر آل احمد سرور نے بجا طور پر لکھا ہے۔

"میرے نزدیک ناول اور افسانہ دونوں کے سرمائے کے لئے

فکشن اور فکشن کا ادب استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انگریزی کی ایسی اصطلاحیں

جن کے مترادف الفاظ ہمارے یہاں نہ ہوں، اور جو ہمارے صوتی نظام کے مطابق ہوں،

انہیں بجنہ لے لینے میں پس پیش نہیں کرنا چاہئے؛ (اردو فکشن مرتبہ آل احمد سرور ص ۲)

اس بحث کی روشنی میں یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فکشن کی اصطلاح کو اپنالیا جائے۔

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فکشن ایک جامع اصطلاح ہے، جو داستان، ناول، مختصر افسانہ، طویل افسانہ اور ان کی تمام قسموں کو محیط ہے۔

داستان گوئی کی روایت بہت قدیم ہے۔ جن تہذیبوں کا حال ہمیں معلوم ہے۔ انہیں

قصہ گوئی کا چلن تھا۔ ان میں سے بہت سے قصے کہانیاں یکے بعد دیگرے ہم تک پہنچی ہیں۔ ان کے

کہنے والوں کا نام پتہ کسی کو نہیں معلوم، یہ بھی نہیں بتایا جاسکتا کہ زمانہ قدیم میں یہ قصے اور داستانیں

ایک جگہ سے دوسری جگہ تک کیسے منتقل ہوئیں۔ پھر جب تحریر کا فن وجود میں آیا۔ تو ان میں بہت سی داستانوں

کہانیوں اور قصوں کو قلمبند کر لیا گیا، چنانچہ ناولوں اور افسانوں کے پس منظر کے طور پر ہماری نگاہیں بے

ساختہ داستانوں کی طرح اٹھ جاتی ہیں۔ بسا اوقات ان کے واقعات کو نیا پسیر دے کر اور نئے

سیاق و سباق کے ساتھ بعض ناولوں میں بھی شامل کیا گیا ہے، ’الف لیلہ‘ اور پنج ترنتر کے تراجم دنیا

کی بیشتر بڑی زبانوں میں ہو چکے ہیں، اور ان کے قصے آج بھی حیرت انگیز کشش رکھتے ہیں۔ انہیں

داستانوں اور قصوں نے آگے چل کر اپنا رنگ و روپ بدلا اور اپنے لباس میں کتریونٹ کرنے کی

کوشش کی۔ علاوہ ازیں مافوق الفطری عناصر کو بھی خیر باد کہا، اور جب ان تبدیلیوں کے ساتھ

حقیقی اور سچی زندگی کے حالات و واقعات کو ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی تو اس کے نتیجے

میں ناول وجود میں آیا۔ مغرب میں ناول کی روایت کم و بیش تین سو سال پرانی ہے۔ ناول میں فیلڈنگ

اور جین آسٹن، بالزاک اور دکنس، گوگل اور ایمیل برانٹے، تھیکرے اور ڈکنس، تروگنیف اور

میل دل، ظاہر اور دستوفسکی، ٹالسٹائی اور زولا، تھامس ہارڈی اور ہنری جیمس، مارسل پروست اور ورجینیا وولف، کانزٹڈ اور پاسترناک، جیمس جوائس اور ہرن ہیس۔ البیئر کامیو اور سولز نستان، ولیم گولڈنگ اور جان ایڈلنگ سب شامل ہیں۔

اردو میں ناول نگاری کی ابتدا کا سہرا نذیر احمد کے سر ہے۔ انہوں نے اردو میں سب سے پہلے تمثیلی قصے لکھے، جنہیں ناول کہا جاسکتا ہے۔ ان میں پلاٹ بھی ہے کردار بھی ہیں اور مقصد بھی ہے، موضوع بھی ہے۔ نذیر احمد کے بعد عبد الحلیم شرر، رتن ناتھ سرشار، سجاد حسین، محمد علی طیب، مرزا رستم و غیرہ نے ناول لکھے لیکن بیسویں صدی کے آغاز سے ذرا پہلے سامنے آنے والے ناول امرؤ جان کو اردو زبان کا ایک بھرپور اور مکمل ناول قرار دیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے غرض کیا گیا کہ مرزا رسوا کے امرؤ جان سے پہلے بہت سے اصلاحی اور تاریخی ناول لکھے جانے لگے تھے، مگر امرؤ جان فنی اعتبار سے ان تمام ناولوں پر فوقیت رکھتا ہے اور ایک بھرپور فنی ناول کہلانے کا مستحق ہے۔ اس کے بعد راشد الخیرمی، قاضی سر ناز حسین، مرزا سعیدی، محمد مہدی تسکین، پریم چند، نیاز فتح پوری، کشن پرشاد کوئل، عظیم بگ چغتائی، عزیز احمد، قدرت اللہ شہاب، سدرشن، آغا شاعر دہلوی، نوبت رائے نظر، ندیم صہبائی، تیرتھ رام فیروز پوری وغیرہ نے اس روایت کی توسیع کی۔

آزادی کے بعد ناول نگاری کی دنیا میں قرۃ العین حیدر، عصمت چغتائی، کرشن چندر، احسن فاروقی، صالحہ عابدین، شوکت صدیقی، قاضی عبدالستار، جمیلہ ہاشمی، ممتاز مفتی، حیات اللہ انصاری، عبد اللہ حسین، راجندر سنگھ بیدی، خدیجہ مستور، ہاجرہ مسرور وغیرہ غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ مغرب میں افسانے کی تاریخ تقریباً ڈیڑھ دو سو سال پرانی ہے۔ ناول ہی کی طرح افسانہ نگاری کی ابتداء بھی یورپ میں ہوئی۔ لفظ افسانہ *Fable* کا متضاد ہے لیکن جو کچھ اس میں ہوتا ہے۔ وہ بظاہر *Fact* ہی نظر آتا ہے۔ پریم چند نے ۱۹۳۳ء میں اپنے ایک دیباچے میں لکھا ہے کہ

”کہانی میں نام اور سنہ کے سوا سب کچھ سچ ہے اور تاریخ میں نام اور تاریخ کے سوا

کچھ بھی حقیقت نہیں۔“ (میرے بہترین افسانے از پریم چند)

جیسا کہ ہم ناول کے ضمن میں لکھ آئے ہیں کہ قدیم تہذیبوں میں قصہ گوئی کا چلن عام تھا۔ یہ ان لکھے قصے نسلاً بعد نسل کیوں کر منتقل ہوتے چلے آئے اور ایک تہذیب سے دوسری تہذیب تک کیسے پہنچے۔ یہ امر ابھی تک تحقیق طلب ہے۔ بہر حال آگے چل کر یہ قصے ضبط تحریر میں آگئے بقول محمود واجد کہ:

”قصہ گوئی کا ماخذ ہزاروں سال قبل کے سنکرت کے پنج تنتر، عربی کے کلیلہ و دمنہ، اور

انگریزی میں چھ جلدوں میں ایک شہر کا قصہ ہیں لیکن قصہ نویسی کے حوالے سے فکشن

کے ارتقاء میں پیریٹلنز، ٹیلرز اور فیبلز سب شامل ہیں۔“

(ماہ نو، ماہنامہ کراچی، مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۳۱ تا ۳۲)

افسانے کے ارتقاء میں ایڈ گرائلن پو کے ’لاٹجیا‘، بالزاک کے ڈرال اسٹوریز، میل ڈل

کے پیازاٹلینز سے لے کر کافکا کے ’میٹامورفوسس‘، جینخوف کے ڈارلنگ، موپاساں کے ’سولہجود‘،

کامو کے ’رینیگنڈ‘ اور گراہم گرین کے ’دی ڈسٹرکٹرز‘، تک ایک لمبا سفر ہے۔ اردو افسانے

کی عمر زیادہ طویل نہیں ہے۔ اس کی ابتداء اسی صدی کے اوائل میں ہوئی۔ اس طرح بظاہر اردو

افسانے کی عمر تو خاصی کم ہے لیکن اس مختصر عرصے میں ہی اس نے کافی ترقی کی اور دیکھتے ہی دیکھتے

اردو افسانہ دوسری زبانوں کے افسانوں سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے لگا۔ یہاں

میں اس بحث میں تو نہیں پڑوں گا کہ اردو کا پہلا افسانہ سجاد حیدر یلدرم نے لکھا یا پریم چند نے،

لیکن یضرب عرض کروں گا کہ ۱۹۰۵ اور ۱۹۰۸ء کے درمیان یلدرم اور پریم چند نے افسانے

لکھنا شروع کر دیئے تھے۔ یلدرم نے ابتداء میں طبع زاد افسانے کم اور ترکی افسانوں کے تھیم پر

مبنی افسانے زیادہ لکھے۔ جب کہ پریم چند نے سب سے پہلا افسانہ "دنیا کا سب سے انمول رتن" لکھا جو ایک طبع زاد افسانہ تھا، اور پھر یہ سلسلہ مستقل جاری رہا۔ اردو کے نمائندہ افسانہ نگاروں میں یلدرم پریم چند، نیاز فتحپوری، لی، احمد، حجاب امتیاز علی، اختر حسین رائے پوری، علی عباس حسینی، اپندر ناتھ اشک، سہیل عظیم آبادی، شوکت صدیقی، احمد ندیم قاسمی، بلونت سنگھ، ابو الفضل صدیقی، خواجہ احمد عباس، احمد علی، عزیز احمد، منٹو، بیدی، کرشن چندر، محمد حسن عسکری، ممتاز مفتی، عصمت چغتائی، ممتاز شیریں، اختر اور نبوی، غلام عباس، انتظار حسین، قرۃ العین حیدر، شکیلہ اختر، ہاجرہ سرور، جمیلہ ہاشمی، رضیہ سجاد ظہیر، غلام الثقلین نقوی، رام لعل، جیلانی بالو، اقبال مجید، قاضی عبدالستار، انور سجاد، بلراج مینا، سریندر پرکاش، احمد ہمیش، رشید امجد، خالدہ حسین، مسعود اشقر، عبداللہ حسین، انور عظیم، کلام حیدری، غیاث احمد گدی، احمد یوسف، منشا یاد، جوگندر پال، قدرت اللہ شہاب، اشفاق احمد، بانو قدسیہ شیخ، جاوید وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ اردو میں ناول اور افسانے کی عمر بہت زیادہ نہیں ہے تاہم فکشن نے ہمارے ادب میں اپنا ایک خاص مقام بنا لیا ہے۔ اور عالمی سطح پر بھی اعتبار حاصل کر لیا ہے اردو میں فکشن پر ملکی اور غیر ملکی ہر طرح کے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اردو فکشن نے اپنی داستانی روایت سے بھی کسب فیض کرنے کی کوشش کی ہے اور مغربی فکشن کے نئے رجحانات کا بھی اثر قبول کیا ہے امتداد زمانہ کے ساتھ اردو میں فکشن نے اتنا تنوع حاصل کر لیا ہے کہ اس کو کسی مخصوص زبان یا علاقے تک محدود قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اردو ناول اور افسانے میں کلاسیکی رجحان سے لے کر موضوعاتی اور اسلوبیاتی تجربات تک نئے روایتیں اور میلانات کا اظہار ملتا ہے۔ اردو فکشن کی تنقید اردو شاعری کی تنقید کے تناسب میں تو بہت کم لکھی گئی ہے تاہم ہندوستان اور پاکستان میں خاصی کتابیں مل جائیں گی، لیکن بہت سی کتابیں اور مضامین محض نصابی ضرورتوں کے

پیش نظر لکھے گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان میں وہ گہرائی اور گہرائی نہیں ہے جو خالص تنقیدی نقطہ نظر سے لکھنے اور صحیح قدر و قیمت متعین کرنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے یہاں ہندو پاک میں اس موضوع پر شائع ہونے والی اہم کتابوں کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ درج کی جاتی ہے تاکہ فلشن کی تنقید کی کتابیات کا مختصر سا خاکہ ہمارے سامنے آ سکے۔

کتاب	مصنف / مرتب	ستہ	مقام
آنگن - ایک تنقیدی جائزہ	اسلم آزاد	۱۹۷۸	آلا آباد
ادبی تخلیق اور ناول	ڈاکٹر محمد آسن فاروقی	۱۹۶۳	
اردو ادب میں تاریخی ناول کا ارتقاء	نضرت سیمع الزماں	۱۹۸۲	لکھنؤ
اردو افسانوں میں سماجی مسائل کی عکاسی	شکیل احمد	۱۹۸۴	اعظم گڑھ
اردو افسانوں میں لیس بین ازم	ش۔ اختر	۱۹۷۷	گیا
اردو افسانہ اور افسانہ نگار	فرمان فتح پوری	۱۹۸۲	دہلی
اردو افسانہ - روایت و مسائل	(مرتبہ) گوپی چند نارنگ	۱۹۸۱	"
اردو افسانہ - سماجی و ثقافتی پس منظر	عزیز خاظمہ	۱۹۸۴	لکھنؤ
اردو افسانہ کا ارتقاء	ڈاکٹر مہر رضا خاکی	۱۹۸۷	
اردو افسانہ کا منظر نامہ	ڈاکٹر مرزا حامد بیگ	۱۹۸۲	
اردو افسانے کا تنقیدی مطالعہ (۱۹۴۷ تا ۱۹۷۰)	منہاز انور	۱۹۸۵	لکھنؤ
اردو افسانہ کی نئی تخلیقی فضا	رام لعل	۱۹۸۵	نئی دہلی
اردو افسانے کے افق	مہدی جعفر	۱۹۸۳	لکھنؤ

اردو افسانے میں دیہاتی پیشکش	انور سدید	۱۹۸۳	الہ آباد
اردو داستان (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)	ڈاکٹر سہیل بخاری	۱۹۸۷	
اردو زبان اور فن داستان گوئی	کلیم الدین احمد	۱۹۶۵	لکھنؤ
اردو فنکشن	(مرتبہ) آل احمد سرور	۱۹۷۳	علی گڑھ
اردو فنکشن (بنیادی و تشکیلی عناصر)	اختر انصاری	۱۹۸۴	دارالاشاعت ترقی
اردو فنکشن کی وضاحتی فہرست (۱۹۴۷ تا ۱۹۶۷)	راجہ فاطمہ	۱۹۷۵	دہلی
اردو کی قدیم داستانیں	محمد حبیب خاں	۱۹۷۴	علی گڑھ
اردو کی نثری داستانیں	گیان چند	۱۹۸۷	لکھنؤ
اردو مختصر افسانہ - فنی و تکنیکی مطالعہ	نگہت ریحانہ خان	۱۹۸۶	دہلی
اردو میں افسانوی ادب	مولانا صلاح الدین احمد	۱۹۶۹	
اردو ناول بیسیویں صدی میں	ڈاکٹر عبدالسلام	۱۹۷۳	
اردو ناول پر سیم چند کے بعد	بارون ایوب	۱۹۷۸	لکھنؤ
اردو ناول: سمت و رفتار	سید علی حمید	۱۹۷۷	الہ آباد
اردو ناول کا ارتقاء	مجتبیٰ حسین	۱۹۷۴	دہلی
اردو ناول کا نگار خانہ	کے. کے. بھٹلر	۱۹۸۳	دہلی
اردو ناول کی تنقیدی تاریخ (تیرا ایڈیشن)	محمد احسن فاروقی	۱۹۸۱	لکھنؤ
اردو ناول کی تاریخ و تنقید	علی عباس حسینی	۱۹۸۷	علی گڑھ
اردو ناول نگاری	ڈاکٹر سہیل بخاری	۱۹۶۰	

اردو ناول نگاری	ڈاکٹر سہیل بخاری	۱۹۷۲	دہلی
اردو ناول میں خاندانی زندگی	فخر الکرم صدیقی	۱۹۸۴	الہ آباد
اردو ناول میں سوشلزم	عقیل احمد زرینہ	۱۹۸۲	"
افسانوی ادب : تحقیق و تجزیہ	عظیم الشان صدیقی	۱۹۸۳	دہلی
افانوی اصول اور فسانہ عجائب	رفیق حسین	۱۹۷۵	الہ آباد
افسانے کی حمایت میں	شمس الرحمن فاروقی	۱۹۸۲	دہلی
افسانہ اور اس کی غایت	مجنوں گورکھپوری		
افسانہ اور افسانے کی تنقید	ڈاکٹر عبادت بریلوی	۱۹۸۶	
افسانہ : حقیقت سے علامت تک	ڈاکٹر سلیم اختر	۱۹۷۶	
امراؤ جان ادا تنقید و تبصرہ	الوالیث صدیقی	۱۹۸۳	نئی دہلی
انتظار حسین انکے افسانے	گوپی چند نارنگ (مرتبہ)	۱۹۸۶	علی گڑھ
باغ و بہار اور فسانہ عجائب کا تنقیدی تجزیہ	اشفاق احمد اعظمی	۱۹۸۳	اعظم گڑھ
باغ و بہار . . . ایک تجزیہ	ڈاکٹر حمید قریشی	۱۹۶۸	
باغ و بہار پر ایک نظر	ڈاکٹر سہیل بخاری	۱۹۶۸	
باغ و بہار کا تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ	سلیم اختر	۱۹۶۸	
باغ و بہار کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ	مرتبہ سلیم اختر	۱۹۸۳	نئی دہلی
باغ و بہار کا تنقیدی جائزہ	امام مرتضیٰ نقوی	۱۹۷۵	لکھنؤ
باغ و بہار کا تنقیدی و کرداری مطالعہ	زہرا معین	۱۹۷۳	

کلکتہ	۱۹۸۵	(مرتبہ) شہناز بی	بیدی ۔ ۔ ۔ ایک جائزہ
دہلی	۱۹۸۶	شمس الحق عثمانی	بیدی نامہ، (راجندر سنگھ بیدی کی شخصیات اور فن کا مطالعہ)
حیدرآباد	۱۹۷۳	یوسف سرمست	بیسویں صدی میں اردو ناول
دہلی	۱۹۵۰	ہنس راج رہبر	پریم چند
نئی دہلی	۱۹۸۵	قمر رئیس	پریم چند (پہلا ڈیشن)
نئی دہلی	۱۹۸۵	مانک ٹالا	پریم چند اور تصانیف پریم چند
"	۱۹۸۵	عبدالسلام	پریم چند - سیاسی اور سماجی ناول
الہ آباد	۱۹۷۷	جعفر رضا	پریم چند : فن اور تعمیر فن
نئی دہلی	۱۹۸۰	قمر رئیس	پریم چند ۔ ۔ ۔ فکر و فن
علی گڑھ	۱۹۶۸	ڈاکٹر قمر رئیس	پریم چند کا تنقیدی مطالعہ
دہلی	۱۹۸۴	سید محمد عصیم	پریم چند کا فکری و فنی مطالعہ
الہ آباد	۱۹۶۹	جعفر رضا	پریم چند کہانی کار رہنما
حیدرآباد	۱۹۸۶	یوسف سرمست	پریم چند کی ناول نگاری
لکھنؤ	۱۹۷۵	ڈاکٹر شمیم نکہت	پریم چند کے ناولوں میں نسوانی کردار
نئی دہلی	۱۹۷۶	پیرکاش چند گپت	پریم چند مترجم ل احمد اکبر آبادی
دہلی		صادق	ترقی پسند تحریک اور اردو افسانہ (۱۹۳۶ تا ۱۹۵۶)
کراچی	۱۹۸۲	شہناز منظر	جدید اردو افسانہ
	۱۹۶۰	سید وقار عظیم	داستان سے افسانے تک

داستان در داستان	ڈاکٹر سہیل احمد خاں	۱۹۸۷	
داستانوں کی علامتی کائنات	ڈاکٹر سہیل احمد خاں	۱۹۸۷	
رتن ناتھ سرشار: حیات شخصیت اور کارنامے	پریم پال اشک	۱۹۸۲	دہلی
رتن ناتھ سرشار کی ناول نگاری	سید لطیف حسین ادیب	۱۹۶۱	کراچی
وجہ علی بیگ سردار کا تہذیبی شعور	گلشوم نواز	۱۹۸۵	
رسوا کی ناول نگاری	ڈاکٹر ظہیر فتح پوری	۱۹۷۰	
سب رس کا تنقیدی جائزہ	احسان اختر		لاہور
سرشار تحقیقی و تنقیدی مطالعہ	ڈاکٹر احراز نقوی	۱۹۷۲	
سرشار کے تاریخی ناول اور انکا تحقیقی و تنقیدی جائزہ	ڈاکٹر ممتاز منگلوری	۱۹۷۸	
سردر اور فائے عجائب	ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی	۱۹۷۵	
سعادت حسن منٹو	انیس ناگی	۱۹۸۵	
فسانہ آزاد ایک تنقیدی (تجزیہ)	ڈاکٹر تبسم کاشمیری	۱۹۷۸	
فلشن : فن اور فلسفہ	ڈی۔ ایچ۔ لارنس	۱۹۸۶	
	مترجم منطفعلی سید		
کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار	ڈاکٹر اے۔ بی۔ اشرف	۱۹۸۷	
کرشن چندر کے ناولوں میں ترقی پسندی	افتخار حیات	۱۹۸۲	لاہور
گہودان کا تنقیدی مطالعہ	سید احتشام احمد ندوی	۱۹۷۵	حیدرآباد
مرزا محمد ہادی۔ مرزا اور رسوا	ڈاکٹر مہینہ انصاری	۱۹۶۳	

مطالعہ لیدرم	ڈاکٹر سید معین الرحمن	۱۹۷۷
معیار	ممتاز شیریں	۱۹۶۳
منٹو: میرا دشمن	اونپدر ناتھ اشک	۱۹۷۹
منٹو: نوری نہ ناری	ممتاز شیریں	۱۹۸۶
مولوی نذیر احمد احوال و آثار	ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی	۱۹۷۱
ناول کیا ہے؟	ڈاکٹر محمد احسن فاروقی، ڈاکٹر انور الحسن شہمی	۱۹۶۴
نذیر احمد: شخصیت اور کارنامے	اشفاق احمد اعظمی	۱۹۷۴
نذیر احمد کی ناول نگاری	انیس ناگی	۱۹۶۶
نذیر احمد کے ناول	اشفاق محمد خاں	۱۹۷۹
نقد سرشار	تبسم کشمیری	۱۹۶۸
نیا افسانہ (اشاعت اول ۱۹۴۶)	سید وقار عظیم	۱۹۵۷
نیا افسانہ: احتساب و انتساب	کمار پاشی	۱۹۸۰
نئے افسانے کا مسئلہ عمل	جعفر مہدی	۱۹۸۱
ہمارے افسانے (اشاعت اول ۱۹۳۵)	سید وقار عظیم	۱۹۴۹
ہماری داستانیں	سید وقار عظیم	۱۹۵۶

نکشن کی تنقید میں بعض مصنفین کی کتابیں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ جیسے سید وقار عظیم کی 'ہماری داستانیں' اور 'داستان سے افسانے تک' کلیم الدین احمد کی 'فن داستان گوئی' یا پی۔ ایچ۔ ڈی کیلے لکھے گئے تحقیقی مقالات جیسے ڈاکٹر گریان چند جین کی 'اردو کی نثری داستانیں'

علی عباس حسینی کی معروف تالیف 'ناول کی تاریخ و تنقید' اور ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی مرتبہ کتاب 'اردو افسانہ روایت و مسائل' اور نیا اردو افسانہ، بھی اس کتابیات میں شامل ہیں۔ ان چند اہم کتابوں سے فکشن کی حقیقت و ماہیت، اس کے مختلف رجحانات اور رویوں پر خاصی روشنی پڑتی ہے۔ ویسے ابھی بہت کچھ لکھا جانا باقی ہے۔ ایسے بہت سے پہلو ابھی تک تشنہ توجہ ہیں جن کو فکشن میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ تاہم یہ رجحان فکشن کی تنقید میں اب روز بہ روز عام ہوتا جا رہا ہے کہ فکشن کی تنقید کو شاعری کی تنقید سے الگ انفرادیت اور امتیاز کا حامل بنایا جائے۔ فکشن کی پرکھ کے مخصوص طریقہ ہائے کار کی جستجو کی جائے اور مغرب میں لکھی جانے والی فکشن کی تنقید سے استفادہ کیا جائے۔

ڈاکٹر سلیم اختر نے اپنے مضمون 'فکشن کی تنقید' مسائل اور مشکلات' میں فکشن کی تنقید کے بارے میں نہایت صحیح اور مثبت نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ اس کو پیش نظر رکھ کر فکشن اور اس کی تنقید دونوں کو اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

”تنقید شاعری کی ہو یا فکشن کی، کسی تخلیق کار کا انفرادی مطالعہ ہو یا اجتماعی رویوں کا تجزیہ

و تحلیل۔ ان سب کے بارے میں لکھتے وقت نقاد کی تنقیدی حس تبدیل نہیں ہوتی۔ ہر چند

کہ اصناف و موضوعات کی مناسبت سے اصطلاحات، مخصوص الفاظ، کلیتے اور اصول و

قولہ بدلتے رہتے ہیں لیکن ادب، زندگی، ٹیبوز، تہذیبی رویوں اخلاقی اقدار اور سماجی

اداروں کے بارے میں نقاد کی اپنی تنقیدی حس اور اس سے جنم لینے والا ذہنی رویہ

برقرار رہتا ہے، چنانچہ نقاد کے اچھا یا برا ہونے سے تو فرق پڑ سکتا ہے لیکن کسی خاص

صنفِ ادب سے اس کی خصوصی، عمومی یا عدم دلچسپی سے اتنا فرق نہیں پڑتا۔

تنقیدی عمل، نامیاتی وحدت کی صورت میں کارکردگی کا اظہار کرتا ہے، نہ وہ مختلف

خانوں میں بٹا ہوتا ہے اور نہ ہی شعبوں میں منقسم، یعنی یہ نہیں ہوتا کہ شاعری کی

تنقید میں تنقیدی عمل کا جو پہلو نمایاں اور جو حصہ فعال ہو گا وہ فکشن کی تنقید میں محفل ہو گا۔“

جہاں دوسری اصناف ادب کی تنقید کے اصول غیر جانبداری کے تمام دعووں کے باوجود۔ اکثر داخلی اور موضوعی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں، وہیں فکشن کی ہر کھ کے اصول بھی اکثر داخلی ہو جاتے ہیں۔ اس میں ناقد کی پسند اور ناپسند اور ترجیحات اور تعصبات کو بھی دخل ہوتا ہے۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ معروضیت اور موضوعیت کے توازن سے ہی اچھی تنقید وجود میں آسکتی ہے۔ فکشن کی اقدار و روایات میں تغیر ہوتا رہا ہے کسی زمانے میں داستان کا دور دورہ تھا۔ اس زمانے میں لکھنے والوں اور پڑھنے والوں کی سوچ الگ تھی پھر اس سوچ میں تبدیلی آئی اس تبدیلی نے ناول کو جنم دیا۔ ناول میں جدید زمانے کے سوچ کی عکاسی کی گئی پھر حالات کی تبدیلی نے کسی ایسی صنف نثر کی ضرورت کا احساس دلایا جو کہانی کا عنصر تو اپنے اندر رکھتی ہو مگر صنفی عہد کے مصروف لوگوں کا زیادہ وقت بھی نہ لے۔ اسی سماجی ضرورت کے نتیجے میں افانہ وجود میں آیا۔ ناولوں اور افانوں میں مختلف رجحانات کی ترجمانی کی گئی۔ کسی نے رومانوی فکشن کو اپنایا کسی نے سماجی مسائل کو اہمیت دی، کسی نے سیاسی نقطہ نظر اختیار کیا، کسی نے حقیقت نگاری پر زور دیا۔ بدلتے ہوئے حالات اور نظریات نے نقادوں کے لئے مشکلات پیدا کر دیں۔ نقادوں کو جلدی جلدی اپنے رویے تبدیل کرنے میں وقت پیش آئی۔ اس بات کو ڈاکٹر سلیم اختر نے اپنے مضمون فکشن کی تنقید مسائل اور مشکلات میں کچھ یوں لکھا ہے۔

’بہلے ہوئے موسم، متغیر رجحانات، ہلکتے سہ انحراف، تجربات اور بغاوت کے نام

پر بعض اوقات زندگی اور ادب کی مانند فکشن کا چلن بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً نقاد ابھی ترقی

پسند نہ حقیقت نگاری کے عادی ہوئے ہی تھے کہ علامت اور تجربہ کا آغاز ہو گیا جبکہ

ناقدین کی conditioning حقیقت نگاری سے ہو چکی تھی۔ لہذا نئی فکشن کو پڑھنے

اور سمجھنے کے لئے جس Deconditioning کی ضرورت تھی وہ ہر نقاد کے بس کا

رہ گیا نہ تھی، لہذا علامت اور تجربہ فوری طور پر اپنا نقاد نہ پیدا کر سکیں، چنانچہ اس

نئی فکشن کی اتہرائی مخالفت کا باعث مربوط کہانی سے ناقدین کی یہی Condi-
tioning ہی تھی۔ اب جب نئے ذہن کے حامل ناقدین اس طرف سنجیدگی سے
متوجہ ہو رہے ہیں، تو خود یہ فکشن دورا ہے پر نظر آ رہی ہے۔ (ماہ نو، کراچی مارچ ۱۹۸۹ء ص ۲۷)
فکشن کی تنقید میں اصطلاحات کے استعمال میں بھی وقت کے ساتھ ساتھ تغیر
ہوتا جا رہا ہے۔ ناقد کو ان اصطلاحات سے واقف ہونا چاہیئے۔ ان اصطلاحات کی واقفیت سے
فکشن کی تفہیم و تشریح میں مدد مل سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ”ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں پر
لکھتے ہوئے سرسید تحریک، سماجی مقصدیت، مسلم معاشرہ، اخلاقی اقدار، و اعظانہ اسلوب
اور اسم با سمنی کرداروں کا ٹائپ بن جانا جیسے الفاظ کی تکرار ہوگی، پریم چند کے فکشن کے مطالعے
میں یہ اصطلاحات و الفاظ معاون ثابت نہیں ہوں گے۔ ان کی جگہ سماج سدھار، مظلوم
کسان، باعل عورت، سیاسی نفرہ، کرداروں کی سرشت میں سیاہی و سفیدی جیسے الفاظ
استعمال کئے جانے لگے۔ اس لئے کہ نذیر احمد کے فکشن کا انداز اور مقصد اپنے عہد کے
سماج کے ایک مخصوص طبقے سے وابستہ ہے اور پریم چند کے یہاں زیادہ وسعت ہے اور پھر نلے
کے تقاضے بھی بدل چکے ہیں۔ ”ترقی پسند فکشن نے خارجی حقیقت نگاری، واقفیت نگاری انسانی
نفیات، عظمت انسان، بغاوت، انقلاب، مکالموں میں حقیقی لہجہ کی عکاسی جیسے الفاظ اور
اصطلاحات کو مقبول بنایا۔ آگے چل کر اعصابی تناؤ، شعور کی رد، انسانی وجود کی ٹوٹ پھوٹ، داخلی کرب
وغیرہ جیسی لفظیات کا استعمال عام ہوا۔

اصطلاحات کا صحیح استعمال بہت ضروری ہے غلط استعمال سے غلط بحث پیدا ہو جاتا ہے
لیکن ہونا عام طور پر یہ ہے کہ ناقدین ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو جاتے ہیں اور کسی نئی چلتی ہوئی اصطلاح
کے کوڑے سے اسے ہانکنے لگتے ہیں۔ جیسے آگ کا دریا، میں بہت سے نقادوں کو شعور کی روکی
نکینک کا غلبہ نظر آیا۔ خود قرۃ العین حیدر کو لپڑے نادل میں یہ رو کہیں نہیں دکھائی دیتی۔ انہوں نے تاریخت

کا ضرر ذکر کیا ہے۔ اسی طرح لاشعور، نخت الشعور، احساس برتری اور احساس کمتری جیسی اصطلاحات کا یہ سوچے سمجھے بے دریغ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ فکشن کی تنقید کا کوئی صحیح اور اساسی طریقہ کار ابھی تک معروضہ وجود میں نہیں آیا ہے۔ شاعری کی تنقید میں اظہار و اسلوب اساسی طریقہ کار کی حیثیت رکھتے تھے، ترقی پسند عہد میں موضوع و مواد نے اظہار و اسلوب کی جگہ لے لی، اب ہوتا یہ ہے کہ تنقید نگار من مانی کرتے ہیں۔ اس سے نہ تو تنقید میں مدد ملتی ہے اور نہ فکشن کی تشریح و تعبیر میں۔ ایسی تنقید ہوائی معلوم ہوتی ہے۔ یا بالفاظ دیگر قاری اور تخلیق کار کے مابین کسی رابطہ کا احساس نہیں دلاتی، اگر کوئی پڑھنے والے سے یہ پوچھے کہ تم نے کیا پڑھا؟ تو وہ کچھ نہیں بتا سکتا، اس طرح یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس طرح کی تنقید نہ تو تخلیق اور قاری کے مابین حائل شدہ خلیج کو پلٹنے کا کردار ادا کرتی ہے اور نہ قاری کی بصیرت میں ہی کوئی اضافہ کرتی ہے۔

فکشن عہد بہ عہد تغیر پذیر ہوتا جا رہا ہے، بقول محمود و امجد :-

”اس میں سیدھے سادے اور پیچیدہ دونوں طرح کے قصے موجود ہیں۔ پلاٹ اور بے غیر پلاٹ کے ناول بھی، جامد اور سیال کردار بھی۔ محض آدرش سے مزین اور زندگی کی ڈھکسوں کی طرح رواں بھی، رومانیت اور حقیقت طرازی کے اثرات سے ملو بھی، فطرتیت اور شعور کی سطحوں کے عکاس بھی، ابتدا درمیان اور انتہا کے مہتمم بھی۔ اور جدید عہد کی پیچیدگیوں کے متنوع بھی، الفاظ کے سبب اسطر کی بھی اور احساسات کے سبک بیٹری بھی، ان میں مختلف زبانوں کے ایک دوسرے پر صحت منداثرات تیز انفرادی زبانوں کے ادب کی مختلف نسلوں اور ان کے رویوں کی کشاکش نیز جدید فکر (خاص طور سے فلسفہ اور نفسیات کے حوالے سے) فکشن میں نمود پذیری دیکھی جاسکتی ہیں“

(ماہ نو، کراچی، مارچ ۱۹۸۹ء ص ۳۱)

اس لئے فکشن کے نقاد کا مطالعہ بہت وسیع ہونا چاہئے، اسے فکشن کے اسالیب اور رجحانات کا علم ہونا چاہئے۔ اسے یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ وہ کس نوع کے افسانے یا ناول پر تنقید کر رہا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ ہر ناول اور افسانے کو شعور کی رو کی تکنیک کا اظہار بتا دیا جائے اسے صرف احساس کمتری اور احساس برتری کے پیمانوں پر پرکھا جائے، یا فکشن انقلابی یا انفعالی جیسی اصطلاحات کو بغیر انطباق کے استعمال کرنے کی کوشش کی جائے، ضرور اس بات کی ہے کہ فکشن کے زمرے میں آنے والی تمام اصناف کے تقاضوں کو سمجھا جائے اور شاعری اور فکشن کی تنقید کے اصولوں میں فرق کرنے کی کوشش کی جائے اور اس طرح فکشن کی تنقید کو فکشن کی بنیادوں پر ہی استوار کیا جائے۔

فکشن کے مطالعے اور اس کی تنقید کیلئے یہ امر بھی اہمیت سے خالی نہیں کہ ہم حقائق و واقعات کو صحیح تناظر میں دیکھیں، فکشن کے جدید رجحانات سے قبل ناول اور افسانے میں واقعات کی پیش کش کا انداز عموماً روایتی تھا اس کا نتیجہ یہ تھا کہ واقعات کے بس منظر میں کرداروں کی تہہ دار شخصیت بالعموم سامنے نہیں آ پاتی تھی۔ فکشن لکھنے کے جدید انداز نے افسانے اور ناول کو ہمہ جہت بنایا۔ اور جہاں موضوع کی سطح پر غیر معمولی تنوع اختیار کیا گیا وہیں پیچیدہ موضوعات کو زیادہ طاقتور انداز میں بیان کرنے کے اسالیب بھی عام ہوئے۔ اور نئے رویوں کی آمد کے بعد زندگی کے حقائق زیادہ گہرائی کے ساتھ منکشف ہوئے۔ اور فرد اور جماعت کی صحیح اور سچی تصویریں نظر آنے لگیں۔ ہر فرد اپنے اپنے مزاج اور فطرت کے اعتبار سے جدا ہے۔ اس لئے فکشن کے مطالعے کے وقت کرداروں کو افراد کی انفرادیت

اور ان کے ذہنی اور فکری رجحانات کو سمجھنا ضروری ہو گیا ہے۔ بقول محمود واجد :-
 ”جید فکشن نہ تو نثری حقیقت پسندی کے حوالے سے سمجھا جا سکتا ہے، اور نہ رومانی
 علامت نگاری کے وسیلے سے بلکہ آرٹ کے بامعنی کارناموں کے ذریعے سے دیکھا جا سکتا
 ہے۔“

✓ فکشن کے مطالعے اور تنقید کے سلسلے میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جہاں مختلف تکنیک
 اور رجحانات کو ذہن میں رکھنا چاہئے وہیں اس پر داخلی اور خارجی اثرات کو بھی نظر انداز نہیں کرنا
 چاہئے، ہمارے فکشن پر انگریزی، جرمنی، روسی، فرانسیسی اور کسی حد تک ترکی کے اثرات نمایاں
 ہیں۔ اسی طرح بنگلہ، مراٹھی، اڑیا، اور جنوبی ہند کے اثرات بھی ہیں اسی طرح فارسی، عربی
 یونانی اور عبرانی روایتیں اور حکایتیں بھی اردو فکشن پر اثر انداز ہوئیں۔
 فکشن کی تنقید کے عنوان سے جو گندربال نے ایک دلچسپ مضمون لکھا ہے۔ انھوں نے
 اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ فکشن کے نقاد بازاری تنقید کے قائل ہیں اور بنی بنائی آرا کو
 اشتہاروں اور اخباروں سے مستعار لے کر مضمون اور مقالے لکھ ڈالتے ہیں۔ اپنے ذہن پر
 زور نہیں دیتے۔ وہ لکھتے ہیں :-

”اردو فکشن کی تنقید کا باب بھی آج اشتہاری اور ہولتی سچائیوں کے صف آرا مصور ذکر

سے سجا پڑا ہے جس نے بزنس منجینٹ کا کورس کر رکھا ہو، اس دھندے میں اس

کی چاندی ہی چاندی ہے،

جو گندربال مغربہ لکھتے ہیں کہ :

”ہمارے فکشن کے مبقرین کو انسانی جیسی کی اس المناک مضحکہ خیزی کی کوئی صورت حال

(سچویشن) گدگداتی ہے نہ ادا اس کرتی ہے، وہ تو کسی کو ملکہانی کو اپنی گرفت

میں لے کر بس یہ تسلی کر لینا چاہتے ہیں کہ وہ ان کے ملکتی مفروضوں پر پوری اترتی ہے۔ یا نہیں، انہیں تخلیق کار کا یہ مسئلہ درپیش نہیں کہ انسان کو اس کے مشینی پوز سے نکال کر فطری طور پر ہنسنے یا رونے پر آمادہ کریں تاکہ اس کے دکھ کا مداوا ہو جائے۔“
(آجکل، نئی دہلی، جنوری ۱۹۸۶ء ص ۷)

آجکل، دہلی، جنوری ۱۹۸۶ء میں شائع شدہ جوگنڈر پال کا مضمون خاصا انحرافی اور باغیانہ ہے۔ اس میں مصنف نے دلچسپ باتیں لکھی ہیں۔ اور موجودہ تنقید نگاروں کا تمسخر اڑانے کی بھی کوشش ہے، لیکن پورے مضمون کو سنجیدگی سے پڑھا جائے تو اس میں کوئی کام کی بات نہیں ملتی، اور نہ تنقید کے سلسلے میں اس سے کوئی مفید معلومات حاصل ہوتی ہے۔ صبح سمت میں رہنمائی کرنے کا دعویٰ ضرور مندرج ہوتا ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ تنقید نگار کیا کرے؟ کدھر جائے؟ فکشن کو کن اصولوں سے پرکھے؟ اور کن بنیادوں پر اپنی رائے قائم کرے؟ ظاہر ہے کہ صرف جملے بازی یا باغیانہ لب و لہجے سے رہبری نہیں کی جاسکتی۔

ہماری تنقید میں ایک کمی بھی رہی ہے کہ ہمارے نقاد جانبدارانہ رویہ زیادہ اختیار کر لیتے ہیں، تنقید میں دوستی نبھائی جاتی ہے۔ تعلقات کا پاس رکھا جاتا ہے۔ علاقائی اور مذہبی تعصبات کو جگہ دی جاتی ہے۔ پسند و ناپسند کا خیال رکھا جاتا ہے۔ حقیقت اور اصلیت سے چشم پوشی اور روگردانی کی جاتی ہے۔ پروفیسر آل احمد سرور نے بجا طور پر لکھا ہے:-

”..... جو (ہمارے نقاد) طرفداری کے مرکب زیادہ ہوتے ہیں، سخن فہمی کے پھیر میں نہیں پڑتے، ہماری تنقید میں نظریے کی آمریت بہت زیادہ ہے۔ مارکس کے ماننے والے فرائیڈ کو ملنے کو مشکل سے ہی تیار ہوتے ہیں، وہ تو وجودیت کے روزافزون

اثر کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔“

فلشن کے سلسلے میں ابتدا میں جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان کو اگر مختصراً کہا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ فلشن داستان، ناول، افسانہ، کہانی، قصہ جیسی نثری اصناف کو محیط اصطلاح ہے، یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ اردو میں اس کا متبادل موجود نہیں ہے۔ فلشن کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ قصے کہانیاں قدیم تہذیبوں میں بھی ملتی ہیں، اور ایک تہذیب سے دوسری تہذیب تک منتقل ہوتی رہی ہیں، عرصہ دراز تک داستانوں اور کہانیوں کا سلسلہ جاری رہا، آگے چل کر انہیں ضبط تحریر میں لایا گیا۔ پھر صنعتی انقلاب کے ساتھ حقیقت پسندی اور عقل پسندی کے اضافے نے ناول کو جنم دیا۔ ناول نے تمام ملکوں میں مقبولیت حاصل کی۔ اس کے بعد جدید لغاضوں کے باعث اور مصروفیت میں اضافہ کے سبب افسانہ وجود میں آیا۔ اس طرح ترتیب یوں ہوئی کہ پہلے داستان پھر ناول اور پھر اس کے بعد افسانہ۔

دوسری زبانوں کی طرح اردو میں بھی اولاً داستانیں لکھی گئیں، پھر ناولوں کی طرف توجہ کی گئی، اور آگے چل کر افسانے کا رواج ہوا۔ ہمارے یہاں ناول انیسویں صدی میں اور افسانہ موجودہ صدی میں وجود میں آیا۔ بہت سے معیاری ناول لکھے گئے اور اسی طرح بہت سے بلند پایہ افسانے بھی لکھے گئے، بہت ناولوں اور افسانوں میں غیر ملکی زبانوں اور بعض علاقائی زبانوں کے اثرات نمایاں ہیں۔ بہت سے ترجمے بھی کئے گئے۔ ناول اور افسانے کے وجود میں آتے ہی اس پر تنقید کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس موضوع سے متعلق اصطلاحات بھی وضع کی گئیں۔ زیادہ تر نقاد مغربی تنقید سے متاثر نظر آتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ ابھی ہمارے یہاں فلشن کی تنقید کے مستقل قواعد و ضوابط کی قابل لحاظ تشکیل نہیں کی جاسکی ہے۔ بات حقیقت یہ ہے کہ بعض عمدہ ناول اور افسانے تو ضرور لکھے گئے ہیں، لیکن ان کے تناسب سے اچھی تنقید نہیں لکھی گئی ہے۔ بہت سے

تنقیدی مضامین صرف نصابی نقطہ نظر لکھے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ بی۔ اے، اور ایم۔ اے کے طالب علموں کے لئے لکھے گئے ہیں۔ اس کا تنقید سے براہ راست کوئی سروکار نہیں ہے اور ان سے زیادہ توقعات وابستہ نہیں کی جانی چاہئے، اس لئے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ فلشن کی تنقید کی جو تصویر میرے مرتب کردہ اشارے سے سامنے آتی ہے، اس کے خد و خال کو ابھی نمایاں کیا جانا باقی ہے۔ اور معیار و مقدار کے اعتبار سے اس کی سطح کو بھی بلند کئے جانے کی طرف توجہ کی سخت ضرورت ہے۔ تحقیق کا کام وقت طلب ہونے کے ساتھ ساتھ مشقت طلب بھی ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ محقق کو مواد تلاش کرنے میں اپنا قیمتی وقت صرف کرنا پڑتا ہے جس میں غامبی دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اسے مختلف کتب خانوں اور اداروں میں جانا پڑتا ہے، اور کتب و رسائل کی ورق گردانی کرنا پڑتی ہے۔ اس کام میں کسی قدر سہولت جہاں کتب خانوں میں *Catalogues* سے ہوتی ہے وہیں اگر رسائل اور جرائد کے اشاریے موجود ہوں تو محقق کو زیادہ سہولتیں کھپنا پڑتا۔ چند مؤثر رسائل کے اشاریے تیار بھی ہو چکے ہیں، لیکن میں نے اپنے اشاریے میں موضوع کی ترتیب کو پیش نظر رکھا ہے۔ یہ الفاظ دیگر میں نے یہ اشاریہ موضوع کے اعتبار سے مرتب کیا ہے اور یہ اشاریہ فلشن کی تنقید سے متعلق تحریروں تک محدود ہے۔ اس میں فلشن سے متعلق تنقید، تبصرہ، تجزیہ سبھی شامل ہیں۔

اشاریے کی ضرورت اور اہمیت سمجھ لینے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہ بھی جان لیں کہ اشاریہ فہرست مضامین کے اس مجموعے کو کہتے ہیں متفرق مضامین کو مختصر حوالوں کے ساتھ یکجا کر دیا جاتا ہے تاکہ قارئین کو مطلوبہ ادب پارہ یا مضمون فوری طور پر دستیاب ہو جائے، اور انہیں کتب خانوں کی بھول بھالیوں میں غیر ضروری الجھنوں سے نہ گزرنا پڑے۔ اس طرح ان کا وقت بھی بچے گا۔ اور تلاش و جستجو کی بیجا زحمت بھی نہیں اٹھانی پڑے گی اشاریے کی مدد سے انہیں وہ مضمون بہ آسانی

مل جائے گا۔ میں نے فکشن سے متعلق ان تنقیدی تحریروں کا اشاریہ تیار کیا ہے جو ۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۹ء تک کے اردو کے موقر رسائل میں شائع ہوئے ہیں۔ اس اشاریے سے فکشن کی تنقید میں دلچسپی رکھنے والوں کو مضامین، تبصرے اور تجزیے تلاش کرنے میں سہولت ہوگی۔

تنقید ہی دراصل وہ صنف ہے جو کسی ادب پارے کی صحیح قدر و قیمت کا تعین کرتی ہے۔ ادیب جذبہ احساس کی بنیاد پر لکھتا چلا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ تخلیق میں کچھ خامی رہ جاتی ہے۔ بعض اوقات تو اسے نظر ثانی کا قیاس بھی نہیں ملتا۔ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ ادیب کی نظر میں اپنی تخلیق جملہ عیوب سے پاک ہوتی ہے۔ ناقدین ادب پاروں کو مختلف زاویہ ہائے نظر سے جانچتے اور پرکھتے ہیں۔ اس کی خوبییوں اور خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ انہیں مختلف اصولوں کی کسوٹی پر کستے ہیں اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیتے ہیں۔ ناقدین کو تنگ نظری اور تعصب سے بالاتر ہونا چاہئے۔ تنقید میں ذاتی پسند اور ناپسند کو دخل نہیں ہونا چاہئے۔ ناقدین ادیبوں کی صحیح خطوط پر رہنمائی کرتے ہیں اور اسی کی بدولت تخلیق کار اپنے ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے بہتر سے بہتر ادب پارہ پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ فن کار خود بھی اپنے فن پارے کے بارے میں ناقدین کی رائے جاننا چاہتا ہے۔ رائے یا دوسرے لفظوں میں تنقید بے لاگ ہونی چاہئے۔ ادیب کی حق تلفی نہیں ہونی چاہئے۔ اس کی حوصلہ شکنی کے بجائے حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے۔

راقم الحروف نے زیر نظر اشاریے میں ۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۹ء تک کے اردو کے موقر رسائل میں فکشن کی تنقید پر شائع شدہ مضامین، تبصروں اور تجزیوں کی نشاندہی کی ہے۔ سولہ سال کے اس دور کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک دور آزادی سے قبل کا اور دوسرا دور آزادی کے بعد کا۔ آزادی سے قبل کا دور وہ دور ہے، جس پر دوسری جنگ عظیم کے اثرات بہت نمایاں تھے پھر یہ کہ ہندوستان کی آزادی کی تحریک اپنے شباب پر تھی۔ یہ عجیب

ذہنی اور جذباتی کشمکش کا زمانہ تھا۔ حکومت وقت اذیتوں سے وقاداری کی توقع رکھتی تھی۔ دوسری طرف عوام حصول آزادی کی جدوجہد میں سرگرم تھے، ادیب نہ صرف عوام کے جذبات کی ترجمانی کر رہے تھے بلکہ وہ خود بھی اس جنگ آزادی میں تحریری طور پر شریک تھے۔

۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۲ء تک کے چھ سال میں فکشن سے متعلق بہت کم لکھا گیا۔ گنتی کے معیاری افسانے اور ناول لکھے گئے۔ مثلاً "آتش خاموش" (صالحہ عابد حسین)، "آدمی اور کئے" (مہندر ناتھ)، "ابنِ مسلم" (سلطان حیدر جوش)، "اندھیرا خواب" (حجاب استباز علی)، "جوڑ لوڑ اور بقراط" (شوکت تھانوی)، "چاند گہن" (انتظار حسین)، "شام اور صبح" (محمد احسن فاروقی)، "شبہم" (عزیز احمد) اور اسی طرح افسانوی مجموعوں میں "آس پاس" (احمد ندیم قاسمی)، "آس میں نراس" (صالحہ عابد حسین)، "آنندگی" (غلام عباس)، "اپنی نگریا" (ممتاز شیریں)، "پرانے خدا" (کرشن چندر)، "زیدی کا حشر" (مجتبیٰ گورکھپوری)، "ستاروں نے آگے" (قرۃ العین حیدر)، "کوکھ جلی" (راجندر سنگھ بیدی)، "گلی کوچے" (انتظار حسین)۔

فکشن کی تنقید بھی اس وقت برائے نام لکھی جا رہی تھی، تاہم تنقید نگاروں میں آل احمد سرور، ڈاکٹر احسن فاروقی، احتشام حسین، عبادت بریلوی، علی عباس حسینی، وقار عظیم، محمد صن عسکری، وزیر آغا، اسلوب احمد انصاری، گیان چند جین، سہیل بخاری، گلین کاظمی، ممتاز شیریں اس میں ممتاز ہیں۔ اس دور کے ناقدین نے حقیقت نگاری، کردار نگاری، موضوع اور داستانوں کی تکنیک پر زیادہ زور دیا۔ بعض ناقدین اردو فکشن کو مغربی اثرات سے روشناس کر رہے تھے۔ مختلف زبانوں کے ناولوں اور افسانوں کے اردو زبان میں ترجمے بھی کئے گئے۔ اس دور میں تبصرے بہت مختصر لکھے گئے، جن کی حیثیت بسا اوقات اشتہار سے زیادہ نہیں ہے۔

متعلقہ عہد میں اردو فکشن کی تخلیق نسبتاً سست رفتار رہی اور تنقید سست تر کیجی کبھی رسالوں کے اداروں اور کالموں میں ضمناً افلاوی مجموعوں اور ناولوں پر بحث کی جاتی تھی کہ اس کے برخلاف فکشن نگاروں کی شخصیت اور ذاتی خصوصیات کا زیادہ ذکر کیا جاتا تھا۔ ناول اور افسانے کی تکنیک کی طرف توجہ نہیں تھی اور اگر تھی تو برائے نام۔ اس سلسلے میں معیاری مضامین خال خال ہی ملتے ہیں۔ ان سے قاری کی تسکین نہیں ہو سکتی۔ اور ادب پارے کی تفہیم کے اصول اور تنقید کے خدو خال ابھر کر سامنے نہیں آتے۔

رافتم الحروف نے اپنا اشاریہ مضامین، حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔ اس لئے کہ قاری کی رسائی مضمون نگار تک شکل سے ہو پاتی ہے۔ مضامین کے اشارے کی مدد سے وہ مضمون تک بہ آسانی پہنچ سکتا ہے۔ اشاریے میں مضمون سے متعلق دی ہوئی تفصیل ہر صفحے پر جلی حروف میں موجود ہے یعنی عنوان، مضمون نگار، رسالہ، مقام اشاعت، جلد شمارہ، ماہ و سال اور صفحات۔ ناظرین کو مطلوبہ مضمون کی تلاش میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے۔ مضامین کے عنوانات اور مضمون نگاروں کے اسماء گرامی جلی حروف میں ہیں۔ اور خط کشیدہ ہیں۔ جن مضامین سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ فکشن کی تنقید یا تبصرے سے متعلق ہیں۔ ایسی صورت میں حوالے کے نیچے ایک یا دو جملوں میں اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ سلسلہ کالم کے تحت لکھے گئے مضامین یا اداروں کے عنوانات مضمون کی روشنی میں قائم کئے گئے ہیں۔ اگر کئی مصنفوں نے ایک ہی انسانے یا ناول پر لکھا ہے تو اس صورت میں حروف تہجی کے لحاظ سے پہلے مضمون کو سرفہرست رکھ کر باقی مضامین کا ذکر اسی کے ذیل میں کر دیا گیا ہے۔ اگر ایک ہی مضمون مختلف رسالوں میں شائع ہوا ہے یا کسی ناول یا افلاوی مجموعہ پر تبصرہ کیا گیا ہے تو ان صورتوں میں سنہ

اشاعت کے اعتبار سے ان کی بھی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ بعض اوقات رسالوں کی عدم دستیابی یا رسالوں سے مضمون کے غائب ہونے کی وجہ سے حوالہ نہیں دیا جاسکا ہے۔ جن رسالوں سے استفادہ کیا گیا ہے، ان کی فہرست اشاریے کے اختتام پر درج ہے۔

یہ میرا خوشگوار فریضہ ہے کہ میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس اشاریے کی تیاری میں میری رہنمائی اور اعانت فرمائی ہے۔ سب سے پہلے میں صدر شعبہ پروفیسر قاضی عبدالستار صاحب کا شکریہ ادا کرونگا کہ انہوں نے وقتاً فوقتاً مجھے میری ذمہ داری کا احساس دلایا۔ میرے نگران اور کرم فرما ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی صاحب میرے شکریے کے بطور خاص مستحق ہیں کہ انہوں نے ہر ہر قدم پر میری رہنمائی فرمائی اور اپنے ہمیشہ بہا مشوروں سے نوازا۔ قاسمی صاحب نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود میرے مقالے اور Reference Cards کو دیکھنے کے لئے وقت نکالا، اور میری معمولی سے معمولی خامیوں کی طرف بھی توجہ دلانا میرے لئے مفید جانا۔ اگر ان کی عنایت شامل حال نہ ہوتی تو شاید یہ اشاریہ کبھی پائیہ تکمیل کو نہ پہنچ پاتا۔ میں پروفیسر شہریار صاحب کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا، اس لئے کہ انہوں نے مجھے بعض اشاریوں کے نمونے دکھا کر ان سے استفادے کا موقع دیا۔ مولانا آزاد لائبریری کے اسٹینٹ لائبریرین جلال عباس صاحب اور باقر صاحب سلیم صاحب، محترمہ شمس النساء صاحبہ نے بھی وقتاً فوقتاً رسالوں کی دستیابی میں میری معاونت فرمائی ہیں ان کا بھی شکریہ گزار ہوں۔ منصور کثور صاحب نے اشاریہ سازی میں جو قیمتی مشورے دیئے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا میرا خوشگوار فریضہ ہے۔ شعبہ اُردو کے سیمینار سے وابستہ محترمہ راجہ سہیل صاحبہ کا بھی شکریہ گزار ہوں کہ انہوں نے کتابوں اور رسالوں کی فراہمی میں میری بے حد مدد کی۔ خراج بخش لائبریری پٹنہ بہار کے ڈائریکٹر ڈاکٹر

عابد رضا بیدار صاحب نے بھی اس سلسلے میں میری مدد فرمائی اور بہت اخرائی کی، انکا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس ضمن میں بہار اردو اکیڈمی کی لائبریری کے ارباب حل و عقد بھی میرے شکریے کے مستحق ہیں۔ آخر میں علیم اللہ خاں اور مولانا اظہار اسرائیلی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے خوشنحلی کے فرائض انجام دیئے۔

سید ظفر امام

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

آبلے ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۵۰ ۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء ۶۴

’امجددیم قاسمی کے تین طویل افسانوں کے مجموعے ’آبلے‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

آتش خاموش آل احمد سرور اردو ادب ’سہ ماہی‘ ۳۳ ۳ جولائی تا دسمبر ۱۹۵۲ء ۲۸ تا ۲۹۲

اس مضمون میں آل احمد سرور نے صالحہ عابد حسین کے ناول ’کامتقدی جائزہ لیا ہے۔

آتش خاموش وامتق ’شاہراہ‘ دہلی ۶ ۳ مارچ ۱۹۵۴ء ۳۰۷

تبصرے کے کالم میں مبصرے ’صالحہ عابد حسین‘ کے ناول ’آتش خاموش‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

آتش خاموش علی عباس حسینی ’آجکل‘ ماہنامہ دہلی ۱۲ ۱ اگست ۱۹۵۳ء ۷ تا ۸

’صالحہ عابد حسین‘ کے ناول ’آتش خاموش‘ پر علی عباس حسینی نے تبصرہ کیا ہے۔

آج کا اردو ادب ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ’ماہ نو‘ ماہنامہ گراچی ۶ ۳ جون ۱۹۵۳ء ۷ تا ۱۳

اس مضمون میں ابواللیث صدیقی نے افسانوی ادب پر بطور خاص روشنی ڈالی ہے۔

آج کا اردو احتشام حسین ’آجکل‘ ماہنامہ دہلی ۱۵ ۱۱ جون ۱۹۵۷ء ۱۵ تا ۱۶

افسانہ

آجکل کے رومان ادارہ ’نگار‘ ماہنامہ لکھنؤ ۴۸ ۱ جولائی ۱۹۴۵ء ۷۲

’فضل حق قریشی‘ کے چودہ افسانوں کے مجموعے ’آجکل کے رومان‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

آج کی اردو صلاح الدین احمد ’ادبی دنیا‘ لاہور ۲۳ ۱۱ نومبر ۱۹۴۵ء ۵۱ تا ۵۴

’اس مضمون میں جنرڈی طور پر صلاح الدین احمد نے فکشن سے بھی بحث کی ہے۔

کتاب

آخری رات ادارہ ’نگار‘ ماہنامہ لکھنؤ ۵۱ ۵ مئی ۱۹۴۷ء ۶۰

’ایم اسلم‘ کے ناول ’آخری رات‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

- آخری رات** ادارہ 'زمانہ' ماہنامہ کاپنور ۳۸۹ اکتوبر ۱۹۴۷ء تا ۱۷ تا ۱۹ نقد و نظر کے کالم میں 'ایم اسلم' کے ناول 'آخری رات' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
- آدمی اور سکے** کلام حیدری 'شاعر' ماہنامہ بیٹی ۲۲۲ اپریل ۱۹۵۳ء تا ۳۱ تا ۳۲ کلام حیدری نے 'مہندز ناتھ' کے ناول 'آدمی اور سکے' کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔
- آدمی اور سکے** ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۲۶۲ اگست ۱۹۵۲ء تا ۵۶ 'مہندز ناتھ' کے ناول 'آدمی اور سکے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
- آرائش محفل** سید وقار عظیم 'ادبی دنیا' لاہور ۳ ۱۹۵۶ء تا ۷۲ تا ۷۳ سید وقار عظیم نے 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۱۰ مئی ۱۹۵۸ء تا ۵۹ 'تبصرے' کے کالم میں مسبر نے 'جان اسٹین بیک' کے ناول 'آرزو کی کلیاں' (مترجم مخدوم جالندھری) پر تبصرہ کیا ہے۔
- آرسلین - لوپن** ادارہ 'زمانہ' ماہنامہ کاپنور ۶۵۸ مئی جون ۱۹۴۷ء تا ۲۲۲ تا ۲۲۳ تنقید کتاب کے کالم میں مترجم 'منشی تیرتھ رام فیروز پوری' کے جاسوسی افسانوں کے مجموعے پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
- آزادی کے بعد** دیوبند رائٹر 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۳ اگست ۱۹۵۱ء تا ۵۷ 'جائزے' کے کالم میں 'دیوبند رائٹر' نے ہارڈر فاسٹ کے ناول 'آزادی کے بعد' (مترجم احسن علی خاں) پر تبصرہ کیا ہے۔
- آزادی کے بعد** م۔ا۔ ادب لطیف ماہنامہ لاہور ۲۳۳ نومبر ۱۹۵۱ء تا ۷۸ 'جائزے' کے کالم میں 'ہارڈر فاسٹ' کے ناول 'آزادی کے بعد' (مترجم احسن علی خاں) پر تبصرہ کیا گیا ہے۔
- آس پاس** و۔ع 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۲ اپریل ۱۹۴۹ء تا ۶۵ 'تبصرے' کے کالم میں مسبر نے 'احمد ندیم قاسمی' کے افسانوی مجموعے 'آس پاس' پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

آسکر وائلڈ کی
صد سالہ برسی
عاشق حسین بٹالوی 'ادبی دنیا' لاہور ۵ ۱۹۵۶ء ۹ تا ۲۳

آس میں نراس
م۔ ا۔ 'ادب لطیف' ماہنامہ لاہور ۲۶ ۲ جنوری ۱۹۵۰ء ۵۹

جہانزے کے کالم میں مبصر نے 'صالحہ عابدی' کے افسانوی مجموعے 'آس میں نراس' پر تبصرہ کیا ہے۔

آشا دیپ
بکھے نا
ادارہ 'شاعر' ماہنامہ بمبئی ۲۶ ۵ مئی ۱۹۵۵ء ۷۲

'نقد و نظر' کے کالم میں 'سنت پر کاش پنڈت' کے افسانوی مجموعے 'آشا دیپ بکھے نا' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

آغا بابر
نیاز احمد 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۶ ۲ جولائی ۱۹۵۲ء ۲۳ تا ۲۴

'نیاز احمد' نے 'آغا بابر' کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

آغوش
معورد اشقر 'ادب لطیف' ماہنامہ لاہور ۲۳ ۲ جنوری ۱۹۵۲ء ۷۷

جہانزے کے کالم میں 'منظر سلیم' کے ناول 'آغوش' پر معورد اشقر نے تبصرہ کیا ہے۔

آگ کا دریا
اسلوب احمد انصاری 'فکر و نظر' سہ ماہی علی گڑھ ۱ ۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء ۱۴۳ تا ۱۵۵

تبصرہ کے کالم میں اسلوب احمد انصاری نے 'قرۃ العین حمید' کے ناول 'آگ کا دریا' کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

آنڈر تے ریدر کا تازہ
ترین ناول
محمد حسن عسکری 'مخزن' لاہور ۲ ۳ ستمبر ۱۹۴۹ء ۱۶ تا ۲۲

آنسو اور پسینہ
ادارہ 'ادب لطیف' سالنامہ لاہور ۲۳، ۲۴، ۲۵ ۱۹۴۷ء ۲۲۰

'نقد و نظر' کے کالم میں 'رام پرتاب' کے افسانوی مجموعے 'آنسو اور پسینہ' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

- آئسو اور پسینہ ادارہ 'زمانہ' ماہنامہ کاپنور ۸۸ ۶، ۵ مئی جون ۱۹۴۶ء ۲۲۵ تا ۲۲۶
- 'تنقید کتب' کے کالم میں ڈاکٹر پر تاب بہادر کے افسانوی مجموعے 'آئسو اور پسینہ' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
- آئسو اور رستائے ر-خ 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۶ ۲ مئی ۱۹۵۳ء ۴۶
- 'نقد و نظر' کے کالم میں مبصر نے 'سوزا ادیب' کے افسانوی مجموعے 'آئسو اور رستائے' پر تبصرہ کیا ہے۔
- آنند کی کہانی کرشن چندر 'ادب لطیف' افسانہ نمبر لاہور ۲۲، ۱ ۱۹۴۵ء ۱۱ تا ۱۲
- آنندی و-ع 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۱ ۱۱ فروری ۱۹۴۹ء ۵۸
- 'تبصرے' کے کالم میں 'غلام عباس' کے افسانوی مجموعے 'آنندی' پر مبصر نے تبصرہ کیا ہے۔
- آنندی آغا حمید 'ساقی' ماہنامہ کراچی ۳۹ ۲ اپریل ۱۹۴۹ء ۵۴ تا ۵۶
- مبصر نے 'غلام عباس' کے افسانوی مجموعے 'آنندی' پر تبصرہ کیا ہے۔
- آنندی ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۵۳ ۵ نومبر ۱۹۴۸ء ۵۶
- 'غلام عباس' کے نثر افسانوں کے مجموعے 'آنندی' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
- آؤ منٹو کی باتیں کریں ضیا عظیم آبادی 'پگڈنڈی منٹو نمبر' امرتسر ۳ ۵، ۴ اپریل مئی ۱۹۵۵ء ۲۷ تا ۳۹
- اس مضمون میں منٹو کی افسانہ نگاری اور شخصیت سے بحث کی گئی ہے۔
- آئی وان تور محمود جالندھری 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۷ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۵ء ۳ تا ۴
- گینف

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

اب اور تب غلام جیلانی صبا ماہنامہ حیدر آباد ۲ ۱ جنوری ۱۹۵۶ء ۷۷

ہنس راج رہبر کے افسانوی مجموعے 'اب اور تب' پر تبصرہ کیا ہے۔

اب اور تب محمد یوسف شاہراہ ۸ ۴ اپریل ۱۹۵۶ء ۲۵

ہنس راج رہبر کے افسانوی مجموعے 'اب اور تب' پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

اپنا بچ ادارہ زمانہ ماہنامہ کانپور ۸۴ ۴ اپریل ۱۹۴۵ء ۲۰۱-۲۰۰

انتقد کتب کے کالم میں قیسی رام پوری کے ناول 'اپنا بچ' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

اپنا بیان جناب علی عباس حسینی سب رس ماہنامہ حیدر آباد ۲۳ ۵ مئی ۱۹۶۰ء ۲۱۷

'اپنا بیان' کالم میں پریم چند کے مختلف ناولوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

اپنی نگرانی اشک وقار عظیم "آج کل پندرہ روزہ" یکم جنوری ۱۹۴۵ء ۱۶ تا ۱۳

اپنی کہانی اپنی بات دیویندر اتر شاہراہ 'کہانی نمبر' دہلی ۱۳ ۳ مارچ ۱۹۶۰ء ۲۸ تا ۲۵

اس مضمون میں مضمون نگار نے خود اپنے فن افسانہ نگاری پر اظہار خیال کیا ہے۔

اپنی نگریا ادارہ نگار لکھنؤ ماہنامہ لکھنؤ ۵۸ ۵ نومبر ۱۹۵۰ء ۶۴

ممتاز شیریں کے افسانوی مجموعے 'اپنی نگریا' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

اثر پرورش میں اردو افسانہ نگاری ڈاکٹر محمد حسن نیادور ماہنامہ لکھنؤ ۱۵ ۸ نومبر ۱۹۶۰ء ۱۰ تا ۵

اجالے سے پہلے ادارہ نگار ماہنامہ لکھنؤ ۴۸ ۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء ۵۲

مدھو سودن کے افسانوی مجموعے 'اجالے سے پہلے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

اجلی پرچھائیاں ص۔ ل انکار ماہنامہ کراچی ۱۶ ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء ۱۰۰ تا ۹۹

بھرنے اتبال تین کے افسانوی مجموعے 'اجلی پرچھائیاں' پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحہ

احمد ندیم قاسمی ص. ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۹۳، ۹۲ اپریل ۱۹۵۹ء ۲۴ تا ۲۲

'فن اور فنکار' کے کام میں احمد ندیم قاسمی کی شخصیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

احمد ندیم قاسمی ڈاکٹر عبادت بریلوی نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۳۹-۴۰ مارچ ۱۹۵۴ء ۱۹ تا ۱۸
 احمد ندیم قاسمی کی شخصیت اور فن (شخصیت اور فن)
 احمد ندیم قاسمی کی سحر صہبائی آجکل 'پندرہ روزہ' دہلی ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء ۴ تا ۳
 افسانہ نگاری اختر اور نیوی ضیاء عظیم آبادی آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۱۱ جون ۱۹۵۲ء ۲۱ تا ۲۰
 اختر حسین راپوری ظہور الحسن ڈار آجکل 'پندرہ روزہ' دہلی ۱۵ ستمبر ۱۹۴۶ء ۱۱ تا ۱۰

اس مضمون میں ظہور الحسن ڈار نے اختر حسین راپوری کی شخصیت کا جائزہ لیا ہے

اختر حسین راپوری ظہور الحسن ڈار آجکل 'پندرہ روزہ' دہلی یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء ۱۳ تا ۱۲
 شخصیت افسانہ نگار

اداس کر نیں م۔ ض افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۳ ۸۱، ۸۰ ساگر نمبر ۱۹۵۸ء ۱۵ تا ۱۵

مُقَرَّع نے لطیف کاشمیری کے افسانوی مجموعے 'اداس کر نیں' پر تبصرہ کیا ہے۔

ادب اور حقیقت محمد حسن عسکری ساقی دہلی ۳۲ ۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء ۸ تا ۷

(جھلکیاں) بعد میں 'جھلکیاں' کے نام سے شائع ہونے والی کتاب میں یہ مضمون 'ادب اور حقیقت' کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔ مضمون نگار نے 'ادب اور حقیقت' کے تحت ناول اور افسانے میں حقیقت نگاری پر روشنی ڈالی ہے

ادب اور روایت رفیعہ سلطانہ ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۴۰ ۳ ستمبر ۱۹۴۹ء ۱۲ تا ۹

اس مضمون میں رفیعہ سلطانہ صاحبہ نے افسانوی ادب کا جائزہ لیتے ہوئے 'کرشن چندر'، 'عصمت چغتائی' اور ممتاز

مفتی کی افسانہ نگاری پر روشنی ڈالی ہے۔

ادب اور زندگی سید حامد حسین شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۷ ۱۰، ۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء ۲۸ تا ۳۱

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

اس مضمون میں سید حامد حسین نے ادب میں موجود گندگی کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے۔

ادب کا تاریخی شعور باقر مہدی شاہراہ سالنامہ دہلی ۷ ۲، ۱ جنوری ۱۹۵۵ء ۲۳۵ تا ۲۳۸

اس مضمون میں باقر مہدی نے صنف ناول پر بھی اظہار خیال کیا ہے۔

ادب کی اقلیدس سید حامد حسین شاعر ماہنامہ بمبئی ۳۰ ۱ جنوری ۱۹۵۹ء ۱۲ تا ۱۵

اس مضمون میں خصوصی طور سے ناول اور افسانے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ادب میں مقصد یوحین المازوف ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور ۳۲ ۶ ستمبر ۱۹۵۱ء ۱۰ تا ۱۸

اس مضمون میں مصنف نے ناول سے بھی بحث کی ہے۔

ادب میں نظرے مجتبیٰ حسین ادب لطیف لاہور لاہور ۳۴ ۳ جون ۱۹۵۲ء ۵ تا ۱۴
کا استعمال اس مضمون میں مضمون نگار نے بطور خاص افسانوی ادب سے بحث کی ہے۔

ادبی رجحانات نجمہ سمیع اللہ شاہ سب رس 'ماہنامہ' حیدر آباد ۹ ۳، ۴ مارچ اپریل ۱۹۵۶ء ۱ تا ۱۴
کا تجزیہ مضمون نگار نے اس مضمون میں افسانہ اور افسانہ نگار کے متعلق بحث کی ہے۔

ادبی مسائل ڈاکٹر عبادت بریلوی افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۶ ۱۰۶ جون ۱۹۶۰ء ۱۵ تا ۱۸

اس مضمون میں ڈاکٹر عبادت بریلوی نے احمد ندیم قاسمی کے نئے افسانوی مجموعے 'برگِ خا'

کا جائزہ لیا ہے۔

ادیب اور اس کا ممتاز حسین شاہراہ 'سالنامہ' دہلی ۷ ۲، ۱ جنوری ۱۹۵۵ء ۲۱۳ تا ۲۱۷
رفن ممتاز حسین نے اس مضمون میں کرشن چندر کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

ادیب اور نئی حقیقت مسعود الحق شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۵ ۸ اگست ۱۹۵۳ء ۴۵ تا ۴۸

اس مضمون میں مسعود الحق نے افسانوی ادب سے بھی بحث کی ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

اردو ادب سید ابوالخیر کشفی افکار ماہنامہ کراچی دس سالہ نمبر ۱۹۵۵ء ۲۹ تا ۲۷

اس مضمون میں مضمون نگار نے افسانہ اور ناول کے ذیلی عنوانات بنا کر افسانہ اور ناول نے بحث کی ہے۔

اردو ادب ۱۹۵۴ء میں مرزا ادیب ادب لطیف لاہور ماہنامہ ۲۵ ۳ فردی سالانہ نمبر ۱۹۵۱ء ۲۵ تا ۵۵

اس مضمون میں مرزا ادیب نے افسانہ سے متعلق تحریر کیا ہے۔

اردو ادب ۱۹۵۴ء میں عشرت رحمانی ادب لطیف ماہنامہ لاہور ماہنامہ ۲۵ ۲ فردی سالانہ نمبر ۱۹۵۸ء ۲۲ تا ۲۹

اس مضمون میں عشرت رحمانی نے ناول سے متعلق تحریر کیا ہے۔

اردو ادب اور ابوالیث صدیقی ماہ نو ماہنامہ کراچی ۸ ۵ اگست ۱۹۵۵ء ۲۲ تا ۲۴
نفسیات ممتاز مفتی سجاد علی ہر

اس مقالے میں ناول اور افسانے کا عنوان بنا کر ناول اور افسانے کا جائزہ لیا ہے۔

اردو ادب پر انگریزی ادب کا اثر: جٹا حسن کھٹی غنوی ادبی دنیا ماہنامہ لاہور ۲۲ ۴ اپریل ۱۹۴۶ء ۳ تا ۹۶

اس مضمون کے ایک حصہ میں اردو ناولوں پر انگریزی ناول نگاری کے اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

اردو ادب کی ترقی عبادت بریلوی نقوش آزادی نمبر لاہور ۸ اگست ۱۹۴۹ء ۳ تا ۵۲
پسند تحریک: عبادت بریلوی نے اس مضمون میں ترقی پسند افسانہ نگاروں سے بھی بحث کی ہے۔

اردو ادب کی جدید ڈاکٹر عبد العظیم شاہراہ ماہنامہ دہلی ۱۳ ۵ مئی ۱۹۶۰ء ۵ تا ۷
تصویر: اس مضمون میں ڈاکٹر عبد العظیم نے اردو ادب کی جدید تصویر میں افسانوی ادب سے بھی بحث کی ہے۔

اردو ادب کے پروفیسر حنیف فوق افکار ماہنامہ کراچی ۱۲، ۸، ۸۱ سالگرہ نمبر ۱۹۵۸ء ۲۸ تا ۱۴
ہنگامی مترجم: اس مضمون میں مترجم افسانہ نگاروں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

عنوان	مضمون نگار	رسالہ	مقام	جلد شمارہ	ماہ و سال	صفحات
اردو ادب کے جدید رجحانات	وزیر آغا	ادب لطیف 'اردو نمبر'	لاہور	۲۰	دسمبر ۱۹۵۵ء	۵ تا ۵۷
اردو ادب میں افسانہ نگاری	م۔م۔م۔ راجنندر	آجکل 'ماہنامہ'	دہلی		ستمبر ۱۹۴۸ء	۳۷ تا ۴۰
اردو ادب میں تمثیل نگاری	محمد اشہد فاضل	آجکل 'پنیر روزہ'	دہلی		۱۵ اگست ۱۹۴۵ء	۵۲ تا ۵۴
اردو ادب میں جدید ترین رجحانات اور ان کا تجزیہ	فیض الرحمٰن اعظمی	آجکل 'ماہنامہ'	دہلی	۱۱	۹ اپریل ۱۹۵۳ء	۲۴ تا ۲۷
اردو ادب میں حب الوطن	عبادت بریلوی	آجکل 'ماہنامہ'	دہلی		اکتوبر ۱۹۴۸ء	۱۰ تا ۱۳
اردو ادب میں رومالوی تحریک	ڈاکٹر محمد حسن	ادب لطیف 'ماہنامہ'	لاہور	۳۷	سالانہ ۱۹۵۴ء	۲۱ تا ۲۴
اردو ادب میں فنِ افسانہ نگاری کے رجحانات	محمد احسن فاروقی	ماہ نو 'ماہنامہ'	کراچی	۹	دسمبر ۱۹۵۶ء	۱۳ تا ۱۶
اردو ادب میں ناول کا مستقبل	ابوالخیر کشفی	ماہ نو 'ماہنامہ'	کراچی	۷	جنوری ۱۹۵۵ء	۱۷ تا ۲۰
اردو افسانہ	ڈاکٹر محمد حسن	شاہراہ 'افسانہ نمبر'	دہلی	۵	ستمبر ۱۹۵۳ء	۲۲۵ تا ۲۳۵

عنوان	مضمون نگار	رسالہ	مقام	جلد شمارہ	ماہ سال	صفحہ
اردو افسانہ اور قومیت کا تصور	خواجہ احمد عباس	نیا دور، ماہنامہ	لکھنؤ	۱۳	۲	مئی ۱۹۵۸ء ۶ تا ۳
اردو افسانہ نگاری میں عورت کا تصور	اختر حسین رائے پوری	ادب لطیف، ماہنامہ	لاہور	۲۱	۴	اگست ۱۹۴۵ء ۴ تا ۲
اردو افسانوں کا ایک مفرحانہ	عباد بریلوی	چمنستان، افسانہ نمبر	دہلی	۸	۶	مئی جون ۱۹۴۶ء ۵۲ تا ۴۸
اردو افسانوں میں حقیقت نگاری	عباد بریلوی	ادب لطیف، افسانہ نمبر	لاہور	۲۹	۱	مارچ ۱۹۴۹ء ۱۵۹ تا ۱۵۷
اردو افسانوی آواز میں خواتین کا حصہ	اعجاز صدیقی	'شاعر' افسانہ نمبر	آگرہ	۱۶	۱۱	اکتوبر نومبر ۱۹۴۵ء ۷ تا ۱۱ بقیہ ۱۱۸ پر
اردو افسانوی لہجہ کا تجزیہ	جناب مستود زایدی	ادبی دنیا	لاہور	۲۳	۱۱	نومبر ۱۹۴۵ء ۶۵ تا ۷۳
اردو افسانے اور ان کے ماخذ	مٹھا کر جے۔ آر رائے	زمانہ، ماہنامہ	کانپور	۸۷	۲	اگست ۱۹۴۶ء ۷۹ تا ۷۱
اردو افسانے کا مستقبل	محمد حسن عسکری	نقوش، افسانہ نمبر	لاہور	۵۳	۵۳	دسمبر ۱۹۵۵ء ۱۰۲۲ تا ۱۰۲۶
اردو افسانے میں روایت اور تجربے	نقوش، افسانہ نمبر		لاہور	۵۳	۵۳	دسمبر ۱۹۵۵ء ۱۰۲۷ تا ۱۰۲۱

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

اردو افسانے میں

روایت اور تجربے

نور شمس "افسانہ نمبر" لاہور ۲۸/۳۷ جنوری ۱۹۵۴ء

یہ ایک مباحثہ ہے جس میں وقار عظیم، عبادت بریلوی، منٹو، احمد ندیم قاسمی، ہاجرہ سرور، خدیجہ مستور، انتظار حسین، حمید اختر، شوکت تھانوی نے حصہ لیا ہے۔

اردو افسانے میں کردار ڈاکٹر وزیر اکمل کی پیشکش

ادب لطیف سالانہ لاہور ۳۸ ۳ مارچ ۱۹۶۰ء ۲۷ تا ۴۷

اردو داستانوں

پریم کا کا تجربہ اور تبصرہ رازینہ دانی

آجکل "ماہنامہ" دہلی جولائی ۱۹۶۰ء ۲۷ تا ۳۴

اردو کا ایک غیر غلام عباس معروف ناول - افتادِ جوانی - پہلی قسط

ماہِ نو "ماہنامہ" کراچی ۸ ۳ جون ۱۹۵۵ء ۷ تا ۱۱

اردو کا ایک غیر غلام عباس

ماہِ نو "ماہنامہ" کراچی ۸ ۴ جولائی ۱۹۵۵ء ۱۲ تا ۱۶

معروف ناول - افتادِ جوانی - دوسری قسط

اردو کا جدید کمرش چنڈر شاہراہ سالانہ دہلی ۱ ۲۰ ستمبر تا دسمبر ۱۹۴۹ء ۱۳ تا ۱۴

سرمایہ ادب پریم چند کو اردو کا پہلا افسانہ نگار تسلیم کرتے ہوئے ان کی حقیقت پسندی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

عمیق بینی اور قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

اردو کا غیر فانی حارث غازی بگڑنڈی "منٹو نمبر" امرتسر ۳ ۵ اپریل ۱۹۵۵ء ۷ تا ۱۷

اردو کا غیر فانی ادیب میں حارث غازی نے منٹو کی شخصیت اور ادبی کارناموں کا ذکر کیا ہے۔

اردو کہاں پر بیرونی اثر رضیہ اکبر حسن نگار "ماہنامہ" لکھنؤ ۷ ۵ مئی ۱۹۵۸ء ۲۱ تا ۲۷

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شماره ماہ سال صفحات

اردو کی دو کلاسی	حامد اللہ افسر	ماہ نو ماہنامہ	کراچی	۹	۷	اکتوبر ۱۹۵۶ء	۱۵ تا ۱۹
کتابیں:	اس مضمون میں باغ و بہار اور فسانہ عجائب کا جائزہ لیا گیا ہے۔						
اردو کے تاریخی	عبدالحامد دریابادی	نقوش خاص نمبر	لاہور	۷	۷	دسمبر ۱۹۵۹ء	۱۱ تا ۱۹
ناول:							
اردو کے غیر معروف	غلام عباس	ماہ نو ماہنامہ	کراچی	۸	۷	اکتوبر ۱۹۵۵ء	۱۱ تا ۱۱
ناول							بقیہ ۵۹ پر
اردو میں داستان گوئی	وقار عظیم	ماہ نو ماہنامہ	کراچی	۵	۴	جولائی ۱۹۵۲ء	۸ تا ۱۰
اردو میں داستان گوئی اور ردان نویسی:	راز نیردانی	آج کل ماہنامہ	دہلی	۱۸	۱۰	مئی ۱۹۶۰ء	۳ تا ۱۰
اردو میں رومانی	اردو ادب سہ ماہی	علی گڑھ	۳	۳	۳	جولائی تا دسمبر ۱۹۵۲ء	۱۵ تا ۱۹۵۲
تحریک:	ڈاکٹر محمد حسن						
اردو میں ناول کا ارتقاء:	جناب مجتبیٰ حسین	ادبی دنیا	لاہور	۲۳	۳	مارچ ۱۹۴۵ء	۵ تا ۷۷
اردو ناول اور افسانہ:	سہیل عظیم آبادی	سب سے اردو کا نثر نویس نمبر	حیدر آباد	۱۷	۱۷	۸ تا ۱۷	۹۵ تا ۹۵
اردو ناول اور افسانہ							
پیر ایک نظر پر فیض عبدالقادر درویشی	سب سے ماہنامہ		حیدر آباد	۱۷	۱۷	نومبر تا جنوری ۱۹۵۵ء	۱۳ تا ۱۹
اردو ناول اور افسانہ	سید اخترام حسین	سب سے ماہنامہ	حیدر آباد	۱۷	۱۷	۸ تا ۱۷	۹۵ تا ۹۵

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

اُردو ناول پر ابواللیث صدیقی ماہ نو ماہنامہ کراچی ۱۱ ۲ مئی ۱۹۵۸ء ۱۷ تا ۱۷
بقیہ ۶۰ پر مغربی اشراٹ

اُردو ناول کا ارتقا کمال احمد صدیقی آجکل ماہنامہ دہلی ۹ ۱۱ جون ۱۹۵۸ء ۳۹ تا ۳۲
اُردو ناول کی مقبولیت مزار ادیب جائزہ کراچی ۶ جنوری ۱۹۶۰ء ۱۱۵ تا ۱۱۸
کالفسیاتی پس منظر

اُردو ناول میں صلاح الدین ادبی دنیا لاہور ۲۴ ۳ مارچ ۱۹۶۴ء ۳۳ تا ۳۱
طوائف کا کردار

اُردو ناول میں صلاح الدین احمد ادبی دنیا لاہور ۲۵ ۲ فروری ۱۹۶۴ء ۵۵ تا ۵۵
طوائف کا کردار، نوٹ، سلسلہ کے لئے ادبی دنیا بابت فروری مارچ ۱۹۶۴ء جلد ۲۴ شمارہ ۳ میں دیکھئے

اُردو ناول نگاری ڈاکٹر محمد احسن ساتی افسانہ نمبر دہلی ۳۵ ۸ جولائی اگست ۱۹۶۴ء ۵۳ تا ۱۶۰
پیرایک نظر فاروقی

اُردو ناول نویسوں جنتا علی عباس حسینی ادبی دنیا لاہور ۲۴ ۳ مارچ ۱۹۶۴ء ۸۲ تا ۸۷
کامیاب دور ارمان ادارہ نگار لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۶۴ء ۵۸

آغا شاعر قزلباس کے ناول 'ارمان' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

اسلامی ادب یعنی سید علی عباس جلاپوری نقوش ماہنامہ لاہور ۳۹ ۴ مارچ ۱۹۵۴ء ۳۵ تا ۴۰

مضمون نگار نے اس مضمون میں اسلامی اور غیر اسلامی ناول کا فرق واضح کیا ہے۔

اسلامی افسانے ر۔ خ۔ ماہ نو ماہنامہ کراچی ۶ ۳ جون ۱۹۵۳ء ۵۷

'نقد و تبصرے' کے کالم میں مقرر نے مولانا نور احمد خاں فریدی کے افسانوی مجموعہ 'اسلامی افسانے' پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شماره ماہ و سال صفحات

اسلامی معاشرتی اور سماجی ادب لطیف، ماہنامہ لاہور ۳۴ ۳ جون ۱۹۵۲ء ۷۸
تاریخی ناول "سیدھی لکیر" جانترے کے کالم میں ایم۔ اسلم اور سلطان حیدر جوش کے ناولوں "سیدھی لکیر" اور "ابن مسلم پر
اور ابن مسلم" تبصرے کئے گئے ہیں۔

اصنام خیالی ادارہ شاعر، ماہنامہ آگرہ ۱۷ ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء ۵۰
"نقد و نظر" کے کالم میں جلیل احمد قدوائی اور دوسرے افسانہ نگار کے افسانوی مجموعے "اصنام خیالی" پر ادارے
کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

افسانوی ادب کے ممتاز حسین ادب لطیف، افسانہ نگار لاہور ۲۹ ۱ مارچ ۱۹۴۹ء ۱۶ تا ۱۹
بنیادی رجحانات

افسانوی رجحانات مسعود زاہری ادب لطیف، افسانہ نگار لاہور ۲۲ ۲۱ ۱۹۴۵ء ۸۳ تا ۹۱
کا تجزیہ

افسانوی کردار ممتاز حسین شاہراہ، سالنامہ دہلی ۶ ۲۱ جنوری فروری ۱۹۵۲ء ۱۹۵ تا ۱۹۸
کی تعریف

افسانہ اور انشا سہیل بخاری شاعر، ماہنامہ آگرہ ۲۱ ۱۱ نومبر ۱۹۵۰ء ۱۸ تا ۱۹
پردازی

افسانہ اور قبول عام سہیل بخاری شاعر، ماہنامہ آگرہ ۱۷ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء ۲۴ تا ۲۷

افسانہ اور ناول محمد حسن عسکری ماہ نو، ماہنامہ کراچی ۳ ۴ جولائی ۱۹۵۰ء ۶

"کچھ اپنی باتیں" کے کالم میں محمد حسن عسکری نے افسانہ اور ناول پر اظہار خیال کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ

۷۴ تا ۷۹	۵۲	۱۱	کراچی	افکار، ماہنامہ	مقبول عزیز	افسانہ کیلئے؟
۷۴ تا ۷۹	۱	۱۵	دکن	سب رس، ماہنامہ	ظفر عالمگیر	افسانہ لکھا تھا
۵۷ تا ۵۸	۱۵		دہلی	آجکل، ہفت روزہ	گریش چندر	افسانہ نگار
۷۴ تا ۷۹	۳، ۴	۲۶	بمبئی	شاعر، منظر نویس	منٹو	افسانہ نگار اور جنسی سائل
۷۴ تا ۷۹	۵		لاہور	نوش، ماہنامہ	ریاض جاوید	افسانہ نگار عسکری
۷۴ تا ۷۹			دہلی	آجکل، ہفت روزہ	ممتاز مظہر	افسانہ نگار عورتیں
۷۴ تا ۷۹			کراچی	ساتی، سالانہ	پروفیسر وقار عظیم	افسانہ نگار و نئی نئی پود
۷۴ تا ۷۹	۵	۲۸	لکھنؤ	نگار، ماہنامہ	ادارہ	افسانہ زریں

افسانہ زریں، امریکی زبان سے اردو میں ترجمہ کی گئی، ناول ہے جس پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

۷۴ تا ۷۹	۱۱	۱۷	آگرہ	شاعر، ماہنامہ	سہیل بخاری	افسانہ کا آغاز اور بندہ ارتقا
۷۴ تا ۷۹	۶	۳۵	دہلی	ساتی، ماہنامہ	پیر اندلو	افسانہ کے کردار
۷۴ تا ۷۹	۶	۵۸	لکھنؤ	نگار، ماہنامہ	رشید حسن خاں	افسانے میں جنسیاتی
						و نفسیاتی میلانات

۷۴ تا ۷۹	۱۵	کراچی	افکار، ماہنامہ	ص۔ ل	اقبال متین
----------	----	-------	----------------	------	------------

فن اور فنکار کے کام میں اقبال متین کی شخصیت اور مختصر میں ان کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے

مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحہ

اقبال متین

وجید اختر

صبا 'ماہنامہ'

حیدر آباد

۵

۱۰

۱۹۵۸ء

۱۵ تا ۱۰

اس مضمون میں وجید اختر نے اقبال متین کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

البرٹ کاموس

محمد طیب

شاعر 'ماہنامہ'

بمبئی

۲۹

۱

جنوری ۱۹۵۸ء

۲۸ تا ۲۴

البرٹ کاموس مشہور نوبل انعام یافتہ ناول نگار ہیں۔ اس مضمون میں ان کے فن ناول نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

الٹا درخت

ادارہ

شاعر 'ماہنامہ'

بمبئی

۲۵

۱۰

اکتوبر ۱۹۵۸ء

۷۰

'نبرد و نظر' کے کالم میں کرشن چندر کے ناول 'الٹا درخت' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

الف لیله کی ایک کہانی

الیاس احمد مجتبیٰ

ماہ نو 'ماہنامہ'

کراچی

۳

۶

ستمبر ۱۹۵۸ء

۲۸ تا ۳۴

الف لیله کی دنیا

میراجی

ساقی

دہلی

۳۱

۶

جون ۱۹۵۸ء

۲۴ تا ۲۸

الف لیله پر ایک نظر

ڈاکٹر گیان چند جین

مخزن

لاہور

۳

۳

مارچ ۱۹۵۸ء

۱۴ تا ۱۸

ایکزیٹنڈر پشکن

ظفر عالمگیر

سب رس 'ماہنامہ'

دکن

۱۶

۷

نومبر ۱۹۵۳ء

۱۴ تا ۲۲

اس مضمون میں ایکزیٹنڈر پشکن کی ناول نگاری کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

امراؤ جان ادا

ڈاکٹر احسن فاروقی

ساقی 'سالنامہ'

کراچی

سالنامہ ۱۹۵۶ء

۱۴ تا ۱۹

امراؤ جان ادا اور مرزا رستوا

تمکین کاظمی

آجکل 'ماہنامہ'

دہلی

۱۰

۲

ستمبر ۱۹۵۸ء

۵ تا ۱۰

امراؤ جان ادا اور مرزا رستوا

تمکین کاظمی

آجکل 'ماہنامہ'

دہلی

اکتوبر ۱۹۵۸ء

۲۳ تا ۲۸

امراؤ جان ادا پر ایک نظر

سید ہرکاش احمد

آجکل 'ماہنامہ'

دہلی

جنوری ۱۹۵۸ء

۱۴ تا ۱۸

امراؤ جان ادا کا فنی تجزیہ

محمد انوار انصاری

آجکل 'پندرہ روزہ'

دہلی

یکم اگست ۱۹۵۷ء

۵ تا ۷

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ اول صفحات

انتخاب طلسم ہوش	ادارہ	نگار 'ماہنامہ'	لکھنؤ	۶۵	۳	مارچ ۱۹۵۲ء	۵۲
رتبہ محمد حسن علی کی کتاب 'انتخاب طلسم ہوش ربا' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔							
اندھیرا اور اندھیرا	ش - ع	افکار 'ماہنامہ'	کراچی	۱۱	۵۲	۷۵ تا ۷۶	
اس بار کے کالم میں شوکت صدیقی کے افسانوی مجموعے 'اندھیرا اور اندھیرا' پر تبصرہ کیا گیا ہے							
اندھیرا خواب	ر - خ	ماہ نو 'ماہنامہ'	کراچی	۴	۱	اپریل ۱۹۵۲ء	۶۲
'تبصرے' کے کالم میں بصرے نے حجاب امتیاز علی کے 'ناول' 'اندھیرا خواب' پر تبصرہ کیا ہے۔							
انصاف	ادارہ	نگار 'ماہنامہ'	لکھنؤ	۷۶	۶	دسمبر ۱۹۵۶ء	۵۴
یگیہ دت شرما کے ناول 'انصاف' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔							
الطون چیخوف	محمد یوسف	شاہراہ 'ماہنامہ'	دہلی	۷	۱۱	نومبر ۱۹۵۵ء	۳ تا ۴
انقلاب آنے تک	ہنس راج لاہیر	شاہراہ 'ماہنامہ'		۴	۵	مئی ۱۹۵۲ء	۵۸
رام لال کے افسانوی مجموعے 'انقلاب آنے تک' پر تبصرہ کیا گیا ہے۔							
انور عنایت اللہ	ص - ل	افکار 'ماہنامہ'	کراچی	۱۵	۱۰۰	دسمبر ۱۹۵۹ء	۷۶ تا ۷۷
'فن اور فنکار' کے کالم میں انور عنایت اللہ کی شخصیت اور ان کے فن ناول نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔							
۱۹۵۱ء کے بہترین	پیرکاش پنڈت	شاہراہ 'ماہنامہ'	دہلی	۴	۱۲	دسمبر ۱۹۵۲ء	۵۰
افسانے							
'جائزے' کے کالم میں رتبہ گوپال متل کے افسانوی مجموعے '۱۹۵۱ء کے بہترین افسانے' پر تبصرہ کیا ہے۔							
انیس سو چوراسی	ع - ش	افکار 'ماہنامہ'	کراچی	۱۵	۹۷	ستمبر ۱۹۵۹ء	۹۸
'اس بار کے کالم میں جارج آر دیل کے ناول 'انیس سو چوراسی' (مترجمہ ابو الفضل صدیقی) پر تبصرہ کیا ہے۔							

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

اہرام اعجاز احمد شاعر، ماہنامہ آگرہ ۱۷ ۱ جنوری ۱۹۳۶ء ۵۴ تا ۵۳

’نقد و نظر‘ کے کالم میں اعجاز احمد نے چودھری ابوالفضل کے افسانوی مجموعے ’اہرام‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

اہرام ادارہ ادب لطیف، سالنامہ لاہور ۲۴ ۶، ۱۲ ۱۹۳۷ء ۲۲۱

’نقد و نظر‘ کے کالم میں چودھری ابوالفضل صدیقی کے افسانوی مجموعے ’اہرام‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

ایسی بلندی ایسی پستی انتظار حسین سانی، ماہنامہ کراچی ۲۰ ۶ دسمبر ۱۹۳۹ء ۲۹ تا ۲۷

مندرجہ بالا ناول پر ’جائزے‘ کے کالم میں رسالہ ’ادب لطیف‘ ماہنامہ جلد ۲۹، شمارہ ۶، مارچ ۱۹۵۰ء صفحہ ۶۳ پر مقررے تبصرہ کیا ہے۔

اسی ناول پر جلال الدین احمد نے رسالہ ’فتوش‘ ماہنامہ لاہور، شمارہ ۲۱، ۲۲، مئی ۱۹۵۲ء، صفحہ ۲۴۳ تا ۲۵۲ میں مضمون لکھا ہے۔

اے عشق کہیں ہے چل ادارہ نگار، ماہنامہ لکھنؤ ۵۲ ۱ جولائی ۱۹۳۷ء ۵۷

’اے عشق کہیں ہے چل‘ انگریزی ناول کا ’صادق الخیر‘ نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ جس پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

اور مندرجہ بالا ناول پر ’جائزے‘ (ترجمہ: صادق الخیر) رسالہ ’شاعر ماہنامہ‘ آگرہ جلد ۱۸، شمارہ ۸، اگست ۱۹۳۷ء صفحہ ۵۱ پر ’نقد و نظر‘

کے کالم میں ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

ایک ادیب... ایک سید حسن طاہر ادب لطیف، ماہنامہ لاہور ۲۸ ۵۰۴ جولائی اگست ۱۹۳۹ء ۳۰ تا ۳۲

اس مضمون میں سید حسن طاہر نے ’آرنسٹ ہینگ وے‘ کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

ایک اور صنم الطاف گوہر ماہ نو، ماہنامہ کراچی ۸ ۵ اگست ۱۹۵۵ء ۳۲ تا ۳۱

اس مضمون میں منٹو کی افسانہ نگاری کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

ایک بیوی ہزار بلی کے دو گل بگڈنڈی، ماہنامہ اترہ ۶ ۳ جون ۱۹۵۵ء ۴۶

’جائزے‘ کے کالم میں پرل۔ ایس۔ بک۔ کے ناول ’ایک بیوی ہزار عورتیں‘ (ترجمہ: عابدی جعفر) پر بلی کے دو گل

نے تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ

ایک حمام میں زبس سب اس 'ماہنامہ' حیدر آباد ۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۵

تنتیہ و تبصرے کے عنوان سے مقررے ایک حمام میں 'نامی ناول پر اظہار رائے' کیا ہے۔ مندرجہ بالا ناول پر 'رسالہ نگار لکھنؤ' جلد ۴۹ شمارہ ۵ 'مئی ۱۹۴۶ء' صفحہ ۵۶ میں ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور اسی ناول پر 'زمانہ' کانپور 'ماہنامہ' جلد ۸۶ شمارہ ۶ 'جون ۱۹۴۶ء' میں بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

ایک خط فراق گورکھپوری نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۲۲/۲۳ اگست ۱۹۵۳ء ۵ تا ۷

اس خط میں فراق گورکھپوری نے ناول اور افسانے پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

ایک خط منٹو ظفر ادیب پگڑنڈی 'ماہنامہ' امرتسر ۳ ۶ جون ۱۹۵۵ء ۱۱ تا ۱۲

منٹو کے نام ایک خط میں افسانے کا ذکر ملتا ہے۔

ایک سال کا افسانوی ادب حمید اختر نقوش 'آزاد' نمبر لاہور ۸ اگست ۱۹۴۹ء ۸ تا ۱۱

ایک کاروباری ادارہ شاعر 'ماہنامہ' آگرہ ۱۷ ۹ ستمبر ۱۹۴۶ء ۵۲

'نقد و نظر' کے کالم میں اختر ادیبی کے افسانوی مجموعے 'ایک کاروباری' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے اور اسی افسانوی مجموعے پر 'نگار' 'ماہنامہ لکھنؤ' جلد ۵۰ شمارہ ۲۰ 'صفحہ ۳۶' اگست ۱۹۴۶ء میں بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

ایک گدھے کی رفعت نواز شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۰ ۶ جون ۱۹۵۹ء ۱۵ تا ۱۵

سرگزشت

ایک محبت سو رخ ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۴ ۱۲ مارچ ۱۹۵۲ء ۴۵

افسانے 'نقد و نظر' کے کالم میں مہر نے اشفاق احمد کے افسانوی مجموعے 'ایک محبت سو افسانے' پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ

ایک ناقابل فراموش النور عظیم شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۷ ۵ مئی ۱۹۵۵ء تا ۸
افسانہ نگار اس مضمون میں النور عظیم نے سنسٹر کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

ایک وقت کا ظفر ادیب ماحول 'دوماہی' دہلی ۸ ۴۲
کھانا 'پھول اور کانٹے' کے کالم میں مبقر نے عاشق شاہ کے نو افسانوں کے مجموعے 'ایک وقت کا کھانا' پر تبصرہ کیا ہے۔

ایل مسلم - خود اپنی محمد خالد اختر افکار 'ماہنامہ' کراچی ۵ ۴
نظریں اس مضمون میں ایل مسلم کے ناول نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

انگودا دیگل خلیق انجم شاہراہ 'ناولٹ نمبر' دہلی ۱۰ ۲۸۳
ناولٹ نمبر میں انگودا دیگل کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں ان کا مختصر تعارف مترجم خلیق انجم نے کیا ہے۔

ایم - اسلم سید محی الدین سب رس 'ماہنامہ' حیدر آباد ۱۴ ۴
زور تنقید و تبصرہ کے کالم میں سید محی الدین زور نے ایم - اسلم کی ناول نگاری کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

ایم - اسلم اور نصیر الدین ہاشمی سب رس 'ماہنامہ' حیدر آباد ۱۴ ۸
اس مضمون میں ایم - اسلم کے فن ناول نگاری اور شخصیت سے بحث کی گئی ہے۔

»پندرہ روزہ«

باپ بیٹے منصور جالندھری شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۳ ۴
منصور جالندھری نے 'نور گینت' کے ناول 'باپ بیٹے' (مترجم النور عظیم) پر تبصرہ کیا ہے اور مندرجہ بالا

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ

ناول پر رسالہ نگار ماہنامہ 'لکھنؤ' جلد ۶۵، شمارہ ۳، مارچ ۱۹۵۴ء صفحہ ۵۵ بھی پرادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

|| باپ بیٹے کی نظر امرت رائے شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۹ ۸ اگست ۱۹۵۴ء تا ۷ میں

اس مضمون میں امرت رائے نے اپنے باپ پریم چند کے فن کا جائزہ لیا ہے۔

|| بادشاہت کا خاتمہ سید احمد علی انکار 'خاص نمبر' کراچی ۱۵۱ ۱۵۲ اگست ۱۹۵۳ء

'اس بارے کے کالم میں سید احمد علی نے منٹو کے گیارہ افسانوں کے مجموعے 'بادشاہت کا خاتمہ' پر تبصرہ کیا ہے۔

باغ و بہار ظ. ق. ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۱۳ ۲ فروری ۱۹۶۰ء تا ۵۸

مبقر نے ممتاز حسین کے مرتبہ 'باغ و بہار' پر تبصرہ کیا ہے۔

|| باغ و بہار اور سید وقار عظیم نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۳۲، ۳۳ اگست ستمبر ۱۹۵۳ء تا ۳۸

فسانہ عجائب کا قفسہ

|| باغ و بہار اور سید وقار عظیم نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۴۶، ۴۵ ستمبر اکتوبر ۱۹۵۴ء تا ۱۶۱

مقبول عام

|| باغ و بہار کا ادبی لکشمی نرائن تائش شاعر 'خاص نمبر' دہلی ۲۴ ۵۷ اگست ۱۹۵۳ء تا ۳۶

لسانی اور ثقافتی دور

باغی ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۱ ۵ مئی ۱۹۵۴ء تا ۵۹

'رئیس احمد جنر می' کے ناول 'باغی' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

باغی چٹان ظ. ق. ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۱۲ ۸ اگست ۱۹۵۹ء تا ۶۰

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ

’نقد و نظر‘ کے کالم میں مبصر نے سراج رضوی کے ناول ’باغی چٹان‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

بدلیاں ادارہ شاعر ’ماہنامہ‘ آگرہ ۱۷ ۷ جولائی ۱۹۴۶ء ۵۵

’نقد و نظر‘ کے کالم میں سحاب قزلباس کے افسانوی مجموعے ’بدلیاں‘ پر ادیب کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

اور مندرجہ بالا ناول پر رسالہ ’نگار‘ ماہنامہ’ جلد ۵۰، شمارہ ۲، اگست ۱۹۴۶ء صفحہ ۶۳ پر بھی
ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

برگِ حنا م-ح افکار ’ماہنامہ‘ کراچی ۱۵ ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء ۹۷ تا ۹۷

’اس بار‘ کے کالم میں مبصر نے احمد ندیم قاسمی کے افسانوی مجموعے ’برگِ حنا‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

برہنہ ادارہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۳

جناب قیسی رام پوری کے ناول ’برہنہ‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

بنرم ادب صلاح الدین ادبی دنیا لاہور ۲۷ ۲ فروری ۱۹۴۹ء ۱۴ تا ۱۴

اس مضمون میں صلاح الدین نے قاضی سلطان پوری کے ناول ’شکست‘ اور

آغا بابر کے ناول ’کبر‘ اور ڈاکٹر صلاح الدین اکبر کے ناول ’اہم اور سائے‘ کا جائزہ لیا ہے۔

بکھری کرنیں ادارہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۶۳ ۵ مئی ۱۹۵۳ء ۵۵

بندت کشن بر شاد کول کے افسانوی مجموعے ’بکھری کرنیں‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

بکھرے موتی ادارہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۹

میاں عطاء الرحمن کے بائیس افسانوں کے مجموعے ’بکھرے موتی‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

بلزاک اور عمر جدید: سیدہ یحییٰ شاہراہ ’ماہنامہ‘ دہلی ۲ ۴ جون ۱۹۵۵ء ۲۰ تا ۲۰

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ

بلندی کی طرف مہیندر ناتھ شاعر، ماہنامہ 'بمبئی' ۳۰ ۷ اگست ۱۹۵۹ء ۷ تا ۷۳

'نقد و تبصرے' کے کالم میں مہیندر ناتھ نے ہرنس سنگھ دوست کے ناول 'بلندی کی طرف' پر تبصرہ کیا ہے۔

بلونت سنگھ ڈاکٹر عبادت بھریلو نقوش، افسانہ نمبر، لاہور ۲۸، ۳۷ جنوری ۱۹۵۹ء ۲۲ تا ۳۴

بنجر کھیت م۔ ا۔ ادب لطیف، ماہنامہ 'لاہور' ۴۵ ۳ مارچ ۱۹۵۸ء ۹۰

'جائزے' کے کالم میں اکل علی کے کہانیوں کے مجموعے 'بنجر کھیت' پر تبصرہ کیا ہے۔

بندیا ر۔ س۔ س۔ پگڈنڈی، ماہنامہ 'امرتسر' ۷ ۴ اپریل ۱۹۵۹ء ۵۰

'جائزے' کے کالم میں سلیم بانڈے کی انیس کہانیوں کے مجموعے 'بندیا' پر تبصرہ کیا گیا ہے اور مندرجہ بالا

عنوان پر رسالہ ماہ نو، ماہنامہ جلد ۱۲، شمارہ ۵، مئی ۱۹۵۹ء صفحہ ۵۹ پر بھی 'ر۔ خ' نے تبصرہ کیا ہے۔

بنگلہ زبان کے چند وجید قیصر ندوی ماہ نو، ماہنامہ 'کراچی' ۴ ۱۱ فروری ۱۹۵۷ء ۲۰ تا ۲۴

سلمان نثر نگار اس مضمون میں وجید قیصر ندوی نے بنگالی زبان کے افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں کا بھی جائزہ لیا ہے۔

بنیادی افسانے مسٹر سلاطین جوش زمانہ، ماہنامہ 'کانپور' ۸۴ ۲ فروری ۱۹۵۷ء ۹۷ تا ۱۰۲

بورژوا سماج میں انور خواجہ ادب لطیف، ماہنامہ 'لاہور' ۴۶ ۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء ۱۰ تا ۲۸

فن کا زوال

بورس پاسٹرناک رشید الدین سب رس، ماہنامہ 'حیدر آباد' ۲۲ ۸۷ ۴ تا ۴۹

اس مضمون میں بورس پاسٹرناک کے فن ناول نگاری اور شخصیت سے بحث کی گئی ہے اور مندرجہ بالا

عنوان پر دیویندر اتسرنے 'شاعر ماہنامہ' بمبئی جلد ۳۰، شمارہ ۱، جنوری ۱۹۵۹ء، صفحہ ۲۴ میں ناول نگاری کا

جائزہ لیا ہے۔

بہار میں اردو ناول افرادینومی آجکل، 'پنزدہ روزہ'، دہلی ۱۵ جنوری ۱۹۴۴ء ۲۴ تا ۲۸

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

بہاروں میں شعلے این۔ خالتا ہی شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۳ ۵ مئی ۱۹۴۰ء ۵۹

'بہاروں' کے کالم میں نشر خالتا ہی نے حامدی کشمیری کے ناول "بہاروں میں شعلے" پر تبصرہ کیا ہے۔

بہاری ماحول شاہ مقبول احمد آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۱۱ ۱۱ جون ۱۹۵۳ء ۴۸ تا ۵۳

اس مضمون میں شاہ مقبول احمد نے "فمنا افسانوی ادب سے بھی بحث کی ہے۔"

اور اردو ادب

بھوک سید احمد علی افکار 'خاص نمبر' کراچی ۱۵۰ ۱۹۵۲ء

'اس بار' کے کالم میں نٹ بھیس کے ناول 'بھوک' (مترجمہ: محمود جالندھری) پر بھوک نے تبصرہ کیا ہے اور

محمود جالندھری کے ترجمہ کردہ ناول 'بھوک' پر انس راج رہسبر نے رسالہ شاہراہ 'ماہنامہ' جلد ۳

شمارہ ۳۲ '۳' فردی مارچ ۱۹۵۲ء صفحہ ۵۵ پر تبصرہ کیا ہے، اسی ناول پر ادب لطیف 'ماہنامہ' جلد ۳۲

شمارہ ۵ اگست ۱۹۵۲ء صفحہ ۷۹ اور نگار 'ماہنامہ' جلد ۶۲ شمارہ ۵ نومبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۵۲ پر بھی ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے

بتیان چٹیبی سید وقار عظیم ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۹ ۸ نومبر ۱۹۵۴ء ۱۳ تا ۱۴

بیدی اور کرشن چندر

کی افسانہ نگاری کا تنقیدی تشکیل الرحمن شاعر 'خاص نمبر' بمبئی ۲۴ تا ۲۸ ۱۹۵۳ء ۱۰ تا ۹

جائزہ 'اسرار در موزیک کالم میں تشکیل الرحمن نے بید کا اور کرشن چندر کی افسانہ نگاری کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

بیدی کی افسانہ نگاری وقار عظیم آجکل 'پندرہ روزہ' دہلی ۱۵ نومبر ۱۹۵۴ء ۱۲ تا ۹

بیسویں صدی کا ایک درنیدر پیردسکینہ پگڈنڈی 'ماہنامہ' امرتسر ۸ ۴ اپریل ۱۹۶۰ء ۲۱ تا ۱۸

منظوم افسانہ

بے زبان دوست ق۔ت افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۴ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۰ء ۸۰

'بہاروں' نے انور غایت اللہ کے ناول 'بے زبان دوست' پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

بے نام گلیاں ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۶ ۵ مئی ۱۹۵۵ء ۷۱

'نذر و نظر' کے کالم میں کلام جدری کے افسانوی مجموعے 'بے نام گلیاں' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے اور مندرجہ بالا افسانوی مجموعے پر درمیانے رسالہ 'پگڈنڈی' ماننا ' امرتسر، جلد ۳، شمارہ ۸ اگست ۱۹۵۵ء صفحہ ۴۵ پر تبصرہ کیا ہے۔



پاکستان ہندوستان ا-۱ م ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور ۲۹ ۴ جنوری ۱۹۵۰ء ۶۱

تک 'جائزے' کے کالم میں مہینہ نہایت کے افسانوی مجموعے 'پاکستان سے ہندوستان تک' پر تبصرہ کیا ہے۔

پاکستان کے تین انتظار حسین ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۲ ۱۰ جنوری ۱۹۵۰ء ۲۶ تا ۲۲

افسانہ نگار اس مضمون میں غلام عباس احمد علی اور ممتاز مفتی کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

پاکستان میں اردو حمید احمد خاں ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۳ ۸ نومبر ۱۹۵۰ء ۲۵ تا ۲۳

ادب کا جائزہ اس مضمون میں حمید احمد خاں نے جدید افسانہ نگاری اور ناول نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

پاکستان میں انتظار حسین ساتی 'ماہنامہ' کراچی ۳۹ ۳ مارچ ۱۹۵۹ء ۳۲ تا ۲۷

ادب کا مسئلہ اس مضمون میں ضمناً افسانوی ادب کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

پتھر اور آنسو ر-خ ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۵ ۵ اگست ۱۹۵۲ء ۱۳۴

مہینہ نہایت کے کالم میں ڈاکٹر صلاح الدین امبر کے ناول 'پتھر اور آنسو' پر تبصرہ کیا ہے۔

پچھتاوے ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۸ ۵ نومبر ۱۹۵۰ء ۶۳

شفیق الرحمن کے افسانوی مجموعے 'پچھتاوے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

پرانے خدا ادارہ نگار ماہنامہ لکھنؤ ۶۰ ۲ اگست ۱۹۵۱ء ۴۵

کرشن چندر کے اس افسانوی مجموعے 'پرانے خدا' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور مندرجہ بالا افسانوی مجموعے 'پر رسالہ' اردو ادب' علیگڑھ سے ماہی جلد ۳ شمارہ ۱' جنوری تا مارچ ۱۹۵۲ء صفحات ۱۰۳ تا ۱۳۳ پر مبصر نے تبصرہ کیا ہے۔

پردیسی کے خطوط مجنوں گورکھپوری شاعر سالانہ بمبئی ۲۱ ۵۶۵ ۱۹۴۰ء ۲۷ تا ۳۷

(کچھ بوس باسٹناک کے سلسلے میں)

پرل۔ ایس بک محمد قاسم صدیقی شاہراہ 'ناولٹ نمبر' دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۵ء ۵۷

اس ناولٹ نمبر میں پرل ایس بک کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں انکا مختصر تعارف مترجم محمد قاسم صدیقی نے لکھا ہے۔

پرنند اور دوسرے ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۶۵ ۳ مارچ ۱۹۵۲ء ۵۴

افسانے آصو مجیب کے آٹھ افسانوں کے مجموعے 'پرنند اور دوسرے' افسانے پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

پروفیسر یحییٰ فخر الاسلام یوسف جمال انصاری ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۴۲ ۶ دسمبر ۱۹۵۵ء ۲۲ تا ۳۲

اس مضمون میں مضمون نگار نے پروفیسر سید فخر الاسلام کی حیثیت افسانہ نگار بھی جائزہ لیا ہے۔

پریڈ گراؤنڈ نریش کمار شاد شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۶ ۴ اپریل ۱۹۵۲ء ۲۵

تبصرے کے کالم میں جس راج رہبر کے ناول 'پریڈ گراؤنڈ' پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

پریم چند مجتبیٰ احسن ساقی 'ماہنامہ' دہلی ۳۱ ۲ فروری ۱۹۴۵ء ۴۹ تا ۵۲

اس مضمون میں افسانہ نگار اور ناول نگار کی حیثیت سے پریم چند کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور مندرجہ بالا عنوان پر

رسالہ 'خاور و دھاک' ماہنامہ، جلد ۲، شمارہ ۱، اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۹ تا ۱۱ اور جنید کمال نے رسالہ 'غوث' اشخاصیات نمبر ۱،

شمارہ ۴۷، ۴۸، جنوری ۱۹۵۵ء صفحہ ۵۷۱ تا ۵۷۸۔ سید حامد حسین نے رسالہ 'شاعر' ماہنامہ بمبئی، جلد ۲، شمارہ ۶

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

جون ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۴ تا ۱۶۔ اور ظہار انصاری نے رسالہ 'شاعر' ماہنامہ، جلد ۳ شمارہ ۱۲، دسمبر ۱۹۶۰ء صفحہ ۱۵ تا ۱۷ پر پریم چند کی شخصیت اور فن کا جائزہ لیا ہے۔

پریم چند اور ان کے فن

کی عظمت

احقر کاشی پوری

پگڈنڈی 'ادب نمبر' امرتسر

۲ تا ۴ جون ۱۹۵۶ء ۲۵ تا ۲۷
بقیہ ۲۲ پر

پریم چند اور ترقی پسندی

ہنس راج رہبر

'آجکل' ماہنامہ دہلی

۸ مارچ ۱۹۵۵ء ۹ تا ۱۸

پریم چند اور ترقی

راجندر ناتھ شیدا

'آجکل' ماہنامہ دہلی

اگست ۱۹۵۳ء ۱۲ تا ۲۲

پریم چند اور ریاضی

سید حامد حسن

'شاعر' ماہنامہ بمبئی

۱۱ جنوری ۱۹۵۴ء ۱۵ تا ۱۶

پریم چند اور

ہنس راج رہبر

شاہراہ ماہنامہ

۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء ۵ تا ۱۴

پریم چند بحیثیت

محمد عرفان

'آجکل' ماہنامہ دہلی

۱۱ اپریل ۱۹۵۳ء ۵ تا ۱۰

پریم چند کا ذہنی

ساغر نظامی

'آجکل' پندرہ روزہ دہلی

یکم جون ۱۹۴۵ء ۵۷ تا ۵۹

اور مندرجہ بالا مضمون پر سری نیواس لاہوٹی نے 'شاہراہ' کہانی نمبر، دہلی، جلد ۱۲ شمارہ ۳ مارچ ۱۹۶۰ء صفحہ ۱۱ تا ۱۵ پر پریم چند کے فن کا جائزہ لیا ہے۔

پریم چند کی بصیرت: ڈاکٹر مسعود حسین خان

شاعر خاص نمبر اگرہ

۲۰ جنوری فروری ۱۹۴۹ء ۵۹ تا ۸۵
بقیہ ۸۵ پر

پریم چند کی ترقی پسندی: احتشام حسین

'آجکل' پندرہ روزہ دہلی

۵ یکم مارچ ۱۹۴۹ء ۳ تا ۸

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شماره ماہ و سال صفحات

پریم چند کی ترقی پسندی فیض الرحمن غظمی	دہلی	۷	۲، ۱	جنوری فروری ۱۹۵۵ء	۲۳ تا ۲۴
پریم چند کی دینی و ملی قمر رئیس	لکھنؤ	۱۳	۱	اپریل ۱۹۵۹ء	۱۵ تا ۱۹
پریم چند کی شخصیت رگھوپتی سہا فراق	دہلی	۹	۳	ستمبر ۱۹۵۷ء	۳ تا ۶
پریم چند کے خطوط بنارسی داس جتوئی	دہلی	۱۵	۱۰	مئی ۱۹۵۷ء	۸ تا ۱۰

پریم چند کے فن پر

ایک اجمالی نظر محمود فاروقی	بمبئی	۲۲	۱۲	دسمبر ۱۹۵۱ء	۵۵
-----------------------------	-------	----	----	-------------	----

پریم چند کے متعلق

کچھ نئی معلومات کلیم اطہر	دہلی	۱۸	۸	مارچ ۱۹۶۰ء	۲۲ تا ۲۳
---------------------------	------	----	---	------------	----------

پریم چند کے ناولوں

میں ایثار اور عمل کی

ترغیب راجندر ناتھ شیدا	دہلی	۱	۴، ۳	ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۴۹ء	۱۵ تا ۱۵
------------------------	------	---	------	--------------------------------	----------

پریم چند (بنگالی) شیاام سندھ	دہلی	۱۰	۲	فروری ۱۹۵۸ء	۲۵۱
------------------------------	------	----	---	-------------	-----

ناولٹ نمبر میں جن مصنفین کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں ان کا مختصر تعارف شیاام سندھ نے کر لیا ہے۔

پریوں کے قصے اور

انکے ضرر رساں اثرات پروفیسر عبدالغفار	کامپور	۸۷	۲	اگست ۱۹۴۶ء	۶۳ تا ۶۶
---------------------------------------	--------	----	---	------------	----------

پگھلے خواب این بخالتقاہی	دہلی	۱۲	۷	جولائی ۱۹۶۰ء	۶۲
--------------------------	------	----	---	--------------	----

تبصرے کے کالم میں مبصر نے حامدی کاشمیری کے ناول "پگھلے خواب" پر تبصرہ کیا ہے۔

پلکوں میں آنسو حنیف فوق	بھوپال	۷	۷	۵۲ تا ۵۶	
-------------------------	--------	---	---	----------	--

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

’اس بار کے کالم میں مصنفہ صدیقہ بیگم کے افانوسی مجموعے ”پلکوں میں آئینہ“ پر حنیف فوق نے تبصرہ کیا ہے۔

پینالال پٹیل نثار احمد فاروقی ’شاہراہ‘ ناولٹ نمبر دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۸ء ۵۱۹

ناولٹ نمبر میں جن مصنفین کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں ان میں ایک کا تعارف مترجم نثار احمد فاروقی نے لکرایا ہے۔

پنجابی ناول اور کہانی خوشنوت سنگھ ’آجکل‘ ماہنامہ دہلی ۱۵ ۱۱ جون ۱۹۵۷ء ۱۷ تا ۱۷

پنج تنتریا کلیہ دمنہ تمکین کاظمی ’ماہ لو‘ ماہنامہ کراچی ۳ ۶ ستمبر ۱۹۵۰ء ۳۵ تا ۴۰

پنکھڑیاں ادارہ ’شاعر‘ ماہنامہ آگرہ ۱۶ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء ۴۹

’نقد و نظر‘ کے کالم میں شریں کے افانوسی مجموعے ”پنکھڑیاں“ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

پولینڈ کا ادبی محاذ ’ساقی‘ خاص نمبر کراچی ۶۰ ۱ جولائی ۱۹۵۹ء ۸۷ تا ۹۵

”پولینڈ کا ادبی محاذ“ نامی مضمون میں ’ماریک لاسکو‘ اور دوسرے افسانہ نگاروں کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

پہلو ادارہ ’نگار‘ ماہنامہ لکھنؤ ۴۸ ۵ نومبر ۱۹۳۵ء ۵۹

’محمد لطیف اللہ خاں عدیل‘ کے چھ افسانوں کے مجموعے ”پہلو“ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

پھر کیا ہو؟ ظ۔ انصاری ’شاہراہ سالنامہ‘ دہلی ۷ ۲۱ مئی فروری ۱۹۵۵ء ۱۰ تا ۱۲

اس مضمون میں ”سیاہ حاشیہ“ کے عنوان سے تین افسانہ نگاروں کی وفات پر اظہارِ افسوس

کیا گیا ہے۔ افسانہ نگاروں کے نام یہ ہیں: (۱) ’پریم ناتھ پھوٹی‘ (۲) ’کشن پرشاد کوٹل‘ (۳) ’سعادت حسن منٹو‘

پھندا ادارہ ’نگار‘ ماہنامہ لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۳۶ء ۵۴

’قلیسی رامپوری کے ناول‘ پھندا“ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

پھول اور پتھر دلیندر اتر ’شاہراہ‘ ماہنامہ دہلی ۲ ۱۱ نومبر ۱۹۵۰ء ۱۰۵

’جائزے کے کالم میں ’دلیندر اتر‘ نے ’خاطر غزنوی‘ کے ناولٹ ”پھول اور پتھر“ پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

پریاس جیلانی بانو 'صبا' ماہنامہ حیدرآباد ۵ ۵۴ اپریل مئی ۱۹۵۹ء ۸۸

بشیش پردیپ کے افسانوی مجموعے "پریاس" پر جیلانی بانو نے تبصرہ کیا ہے۔

پریاس این۔ خانتقاہی 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۱۱ ۷ جولائی ۱۹۵۹ء ۶۰

'بشیش پردیپ' کے افسانوی مجموعے "پریاس" پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

پریاس ادارہ 'نیادور' ماہنامہ لکھنؤ ۱۲ ۱۰ جنوری ۱۹۶۰ء ۶۳

'نقد و نظر' کے کالم میں 'بشیش پردیپ' کے افسانوی مجموعے "پریاس" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

پریاسی آنکھیں ادارہ 'چمنستان' افسانہ نمبر دہلی ۸ ۶۱۵ مئی جون ۱۹۶۶ء ۱۶۸

'کسوٹی' کے کالم میں دت بھارتی کے افسانوی مجموعے "پریاسی آنکھیں" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

پیام محبت این۔ خانتقاہی 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۱۳ ۵ مئی ۱۹۶۰ء ۵۹

'تبصرہ' کے کالم میں مبقرنے 'روشن مہتاب' کے افسانوی مجموعے "پیام محبت" پر تبصرہ کیا ہے۔

پی بتیاں مولوی سید رشید الحسن

اکبر الدین صدیقی 'سب سرن' ماہنامہ حیدرآباد ۲۲ ۸۱۷ جولائی اگست ۱۹۵۸ء ۳۷ تا ۳۷

"پی بتیاں" من باسی کے افسانوی مجموعے پر مولوی سید رشید الحسن اور اکبر الدین صدیقی نے تبصرہ کیا ہے۔

پیما نے ادارہ 'شاعر' ماہنامہ آگرہ ۱۷ ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء ۵۱

'نقد و نظر' کے کالم میں 'ماہر القادری' کے افسانوی مجموعے 'پیما نے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

پیسترناک کا ناول ڈاکٹر زواگو 'ساتھی' خاص نمبر کراچی ۱۶۰ جولائی ۱۹۵۹ء ۱۵۳ تا ۱۵۳

(بقیہ ۱۳۰ پر)

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

ت

تاراس بلیا ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۶۷ ۶ دسمبر ۱۹۵۷ء ۵۴

"تاراس بلیا" روسی ناول کا ترجمہ ہے جس پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

تاراس بلیا م۔ ۵ 'شاعر' ماہنامہ بمبئی ۱۲۹ ۱ جنوری ۱۹۵۸ء ۷۹ تا ۷۰

'نقد و نظر' کے کالم میں مسٹر نے 'تکولائی گوگل' کے ناول 'مترجم' 'خلیل انجم' "تاراس بلیا" پر تبصرہ کیا ہے۔

تاریخ اور قندیل صلاح الدین احمد 'ادبی دنیا' لاہور ۲۳ ۱۱ نومبر ۱۹۴۵ء ۸ تا ۴

تبلیغی ادب جگیشور ناتھ بیتا بریلوی 'شاعر' ماہنامہ بمبئی ۲۵ ۷ جولائی ۱۹۵۲ء ۲۲ تا ۲۸

"اس مضمون میں جگیشور ناتھ بیتا بریلوی نے دوسری زبانوں کے افسانوں پر اظہار خیال کیا ہے۔"

ترسول ز۔ س 'سب سے' ماہنامہ حیدرآباد ۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۵

'تنقید و تبصرہ' کے کالم میں کالم نگار نے "ترسول" نامی آٹھ افسانوں کے مجموعے پر اظہار رائے کیا ہے۔

ترقی پسند ادب ذکی الدین ایم اے 'ادبی دنیا' لاہور ۲۳ ۶ جون ۱۹۴۵ء

تسلیم سلیم چھتری سلمیٰ خورشید منیر 'نقوش' شخصیات لاہور ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء ۲۵۹ تا ۲۶۳

'مضمون نگار نے تسلیم سلیم چھتری کے افسانہ نگاری اور شخصیت کا جائزہ کیا ہے۔'

تعزیر ادارہ 'شاعر' ماہنامہ آگرہ ۱۷ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۶ء ۴۹

'نقد و نظر' کے کالم میں چودھری ایوب الفضل صدیقی کے ناول "تعزیر" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

تقسیم کے بعد تین سید وقار عظیم 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۷ ۲ مئی ۱۹۵۴ء ۱۲ تا ۱۰

۱) علی عباس حسینی ۲) مجنوں گورکھپوری ۳) حجاب امتیاز علی

افسانہ نگار

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

تقسیم کے بعد منظر	دقار عظیم	ساقی، ماہنامہ کراچی	۱۴۹	جنوری ۱۹۵۲ء	۴۷ تا ۴۸
تقسیم ہند کے بعد	دقار عظیم	شاہراہ، ماہنامہ دہلی	۹	۹ ستمبر ۱۹۵۷ء	۷ تا ۱۲
تقسیم ملک کا اثر اردو	صلاح الدین احمد	ادبی دنیا، لاہور	۲۷	۱ دسمبر ۱۹۴۸ء	۱۷ تا ۲۲
زبان و ادب	نکشن کے حصے میں افسانے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔				

تقسیم ہند کے بعد	محمد حسن عسکری	ساقی، ماہنامہ کراچی	۶	۳۹ جون ۱۹۴۹ء	۳ تا ۶
جھلکیاں	جھلکیاں کے عنوان سے محمد حسن عسکری 'ساقی' میں ایک مستقل کالم لکھتے تھے، یہ مضمون بھی اسی کالم کا حصہ ہے جس میں تقسیم ہند کے بعد کے ادیبوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں منظر، عصمت وغیرہ شامل ہیں۔				
تلخیاں	ادارہ	زمانہ، ماہنامہ کانیور	۸۳	۱ جنوری ۱۹۴۵ء	۴۵
	نتقد کتب کے کالم ہیں 'رشید احمد صاحب اختر ندوی' کے ناول 'تلخیاں' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔				

تلگو ادب اور	اکرم حسین خاں	'آجکل' ہندو روزہ دہلی		یکم اگست ۱۹۴۵ء	۴۱ تا ۴۳
افسانہ	ادارہ	'نگار' ماہنامہ لکھنؤ	۵۵	۶ جون ۱۹۴۹ء	۵۶
تم بڑی سنگدل ہو	عزیز النساء جبینی	افسانوی مجموعے 'تم بڑی سنگدل ہو' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔			

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

تم بڑی سنگدل ہو ادارہ 'ساقی' ماہنامہ کراچی ۲۰ ۶ دسمبر ۱۹۴۹ء ۵۲
 'تقد و نظر' کے کالم میں 'عزیر النساء جیبی' کے افسانوی مجموعے 'تم بڑی سنگدل ہو' پر ادارے
 کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

توبتہ النصوح

اور اس کا ماحخذ (۱) ڈاکٹر محمد صادق ماہنامہ کراچی ۷ ۸ نومبر ۱۹۵۴ء ۱۲ تا ۱۶

توبتہ النصوح اور

اس کا ماحخذ (۲) ڈاکٹر محمد صادق ماہنامہ کراچی ۷ ۹ دسمبر ۱۹۵۴ء ۱۵ تا ۱۷

تور کینٹ یوسف جامعی شاہراہ 'ناولٹ' دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۸ء ۱۱۳
 ناولٹ بزم میں جن مصنفین کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں۔ ان کا مختصر تعارف مترجم یوسف جامعی نے کر لیا ہے۔

تین افسانہ نگار

خواتین زینت ساجدہ افکار ماہنامہ کراچی ۳ ۷ ستمبر ۱۹۴۶ء ۴۲ تا ۴۶

(۱) حجاب امتیاز علی (۲) تنیم سلیم چغتاری (۳) عصمت چغتائی
 'جائزے کے کالم میں تینوں افسانہ نگار خواتین کی افسانہ نگاری کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔'

“ط”

طالسٹانی کا ناول

'جنگ اور امن' ابراہیم رنگلا 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۱۲ ۱ جنوری ۱۹۶۰ء ۲۱ تا ۲۶

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

ط

ٹوٹے ہوئے دل ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۳۷ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء ۵۷
رام پرتاب بہادر کے افسانوی مجموعے "ٹوٹے ہوئے دل" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

ث

ثمینہ البوالخیر کشفی 'جائزہ' کراچی ۶ جنوری ۱۹۶۰ء ۱۰۳
تبصرہ کے کالم میں مبصر نے الیاس سیتا پوری کے ناول "ثمینہ" پر تبصرہ کیا ہے۔

ج

جایانی ادب کی ریادوئی 'ماہِ نو' ماہنامہ کراچی ۸ ۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء تا ۲۷
جارج برنارڈشا عبداللہ ملک 'ادب لطف' ماہنامہ لاہور ۳۰ ۳ دسمبر ۱۹۵۰ء تا ۱۵
اس مضمون میں مضمون نگار نے بطور خاص 'جارج برنارڈشا' کی ناول نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

جام و مینا ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۵۱ ۵ مئی ۱۹۴۷ء ۶۰
مترجم حکیم یوسف حسن کے افسانوی مجموعے "جام و مینا" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

جان اسٹین بیک

عبداللطیف شاہراہ ناولٹ نگر دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۸ء تا ۶۹
ناولٹ نگر میں جن مصنفین کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں ان کا مختصر تعارف مترجم عبداللطیف اعظمی نے کرایا ہے
جان عالم 'آجکل' ماہنامہ دہلی ستمبر ۱۹۵۳ء تا ۴۴

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شماره ماہ و سال صفحات

جب رختِ سفر، اعجاز صدیقی 'شاعر' خاص نمبر بمبئی ۲۲، ۸، ۱۹۵۲ء تا ۱۱ء
باندھا اعجاز صدیقی نے "جب رختِ سفر باندھا" میں ست پرکاش سنگھ اور کوثر چاند لپور کی شخصیت کا جائزہ
لیا ہے۔

جدید اردو ادب
کے بعض مسائل ڈاکٹر عبادت بریلوی 'نقوش' سالنامہ لاہور ۱۶، ۱۵، ۱۹۵۱ء تا ۳۸ء
اس مضمون میں عبادت بریلوی نے ضمنی طور پر ناول اور افسانے کا جائزہ لیا ہے۔

جدید اردو ادب میں
اتحاطی رجحانات عابدین منٹو 'شاہد' سالنامہ دہلی ۸، ۱، جنوری ۱۹۵۶ء تا ۳۱ء
جدید اردو ادب
میں عورت کا مقام سعیدہ منظر سب رس ماہنامہ حیدرآباد ۸، ۱۱ نومبر ۱۹۴۵ء تا ۱۸ء

'جدید اردو ادب میں عورت کا مقام' نامی مضمون میں ناول اور افسانے کے حوالے سے عورت کی قدر و قیمت کا تعین کیا گیا ہے۔
جدید اردو افسانہ ڈاکٹر عبادت بریلوی 'افکار' ماہنامہ کراچی ۱۵، ۱۹۳، ۱۹۲ اپریل ۱۹۵۹ء تا ۲۰ء
(ادبی مسائل) ڈاکٹر عبادت بریلوی "ادبی مسائل کے عنوان سے مستقل کالم لکھتے تھے، یہ مضمون بھی اسی کالم کی ایک کڑی ہے۔

جدید اردو افسانہ
اور ناول کا ماضی پنڈت کشن پرشاد کول 'سب رس' اردو کانفرنس نمبر حیدرآباد ۱۷، ۶ تا ۸، جون تا اگست ۱۹۵۲ء تا ۸ء
جدید اردو ناول رفیعہ سلطانہ 'آجکل' ماہنامہ دہلی نومبر ۱۹۵۳ء تا ۲۱ء
جدید افسانہ ہنس راج رہبر 'شاہد' افسانہ نمبر دہلی ۲، ۶ جون ۱۹۵۲ء تا ۱۳ء
جدید افسانہ نگاری نانی انصاری 'شاعر' ماہنامہ بمبئی ۲۵، ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء تا ۱۹ء
بقیہ ۲۹

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

جدید امریکی افسانے

کی حقیقی نوعیت ہنس سنگھ شاہراہ ماہنامہ دہلی ۱۰ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء تا ۱۱

جدید ایرانی ادب پر

ایک سرسری نظر صابیرہ زیدی نقوش ماہنامہ لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۴۹ء تا ۲۰

اس مضمون میں مضمون نگار نے شاعری کے ساتھ ساتھ ناول اور افسانوں سے بھی بحث کی ہے۔

جدید پنجابی ادب پر دُورِ دلوان سنگھ پگڈنڈی ادب بزم امرتسر ۴ تا ۶ جون ۱۹۵۶ء تا ۵

”جدید پنجابی ادب“ میں ضمناً ناول اور افسانے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

جدید جاپانی ادب کیویا ڈوئی ماہ نو ماہنامہ کراچی ۸ ۵ اگست ۱۹۵۵ء تا ۱۱

کیویا ڈوئی نے اس مضمون میں جاپانی فکشن پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

جدید چینی ادب ہنس راج نمبر شاہراہ ماہنامہ دہلی ۱۲ ۸ اگست ۱۹۶۰ء تا ۱۷

جدید سندھی افسانہ آغا شاہین ماہ نو ماہنامہ کراچی ۹ ۳ جون ۱۹۵۶ء تا ۱۹

جدید فارسی ادب

کاسر سری جائزہ سعید نفیسی صبا ماہنامہ حیدرآباد ۶ ۳ مارچ ۱۹۶۰ء تا ۹

جدید مختصر افسانوں اس مضمون میں بطور خاص افسانوی ادب سے بھی بحث کی گئی ہے

کامستقبل قطب النساء شامی سب رس اردو کانفرنس نمبر دکن ۱۷ تا ۱۸ جون تا اگست ۱۹۵۴ء تا ۹

جدید مراٹھی ادب شری یاد جوشی آجکل ماہنامہ دہلی ۱۳ ۱۰ مئی ۱۹۵۵ء تا ۲۶

اس مضمون میں ناول اور مختصر افسانہ کا ذیلی عنوان بنا کر فکشن سے بحث کی گئی ہے۔

جنر نیانگاری محمد حسن عسکری ساقی افسانہ نمبر دہلی ۳۲ ۱ جولائی ۱۹۴۵ء تا ۹

’جھمکیاں‘ بعد میں جھمکیاں کے نام سے شائع ہوئی کتاب میں یہ مضمون جنر نیانگاری کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ

’جیس جوائس‘ اور ’پر دست‘ دونوں مغربی ناول نگار ہیں اس مستقل کالم میں ان کی جزییات نگاری اور فطرت نگاری پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔

جل ترنگ ادارہ شاعر ’ماہنامہ‘ آگرہ ۱۸ ۳ مارچ ۱۹۴۷ء ۵۰

’نقد و نظر‘ کے کالم میں دلش کے افسانوی مجموعے ’جل ترنگ‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے

جل ترنگ ادارہ ادب لطیف ’سالنامہ‘ لاہور ۲۲ ۶۲۱ ۱۹۴۷ء ۲۲۱

’نقد و نظر‘ کے کالم میں مسٹر دلش کے افسانوی مجموعے ’جل ترنگ‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

جل ترنگ ادارہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۵۲ ۱ جولائی ۱۹۴۷ء ۵۸

زینت ساجدہ کے افسانوی مجموعے ’جل ترنگ‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

جمہور اور ناول وجہ پیکاش ادب لطیف لاہور ۲۳ ۴ جون ۱۹۴۶ء ۸ تا ۷

جنسی افسانے سہیل بخاری شاعر ’سالنامہ‘ بمبئی ۲۲ ۴ جنوری تا اپریل ۱۹۵۱ء ۷ تا ۷

جنگ ہو رہی ہے ہنس راج رتھیر شاہراہ ’ماہنامہ‘ دہلی ۲ ۱۱ نومبر ۱۹۵۰ء ۱۰۸

’جائزہ‘ کے کالم میں مبقر نے مرزا شوق لکھنوی کے افسانوی مجموعے ’جنگ ہو رہی ہے‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

جنگل ہنس راج رتھیر شاہراہ ’ماہنامہ‘ دہلی ۴ ۸ جولائی اگست ۱۹۵۲ء ۶۴

’جائزہ‘ کے کالم میں ہنس راج رتھیر نے مرزا ادیب کے افسانوی مجموعے ’جنگل‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

جنگل ر۔خ ماہ نو ’ماہنامہ‘ کراچی ۵ ۷ نومبر ۱۹۵۲ء ۴۸

’نقد و نظر‘ کے کالم میں مبقر نے مرزا ادیب کے افسانوی مجموعے ’جنگل‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

جنگل نظیر صدیقی خاور ’ماہنامہ‘ ڈھاکہ ۲ ۶ مارچ ۱۹۵۳ء ۶۳ تا ۶۴

’تبصرہ‘ کے کالم میں نظیر صدیقی نے مرزا ادیب کے افسانوی مجموعے ’جنگل‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

جواب آں غزل محمد حسن عسکری ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۲۸ ۴ دسمبر ۱۹۴۸ء

(جھٹکیاں) بعد میں 'جھٹکیاں' کے نام سے شائع ہونے والی کتاب میں یہ مضمون 'جواب آں غزل' کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ مضمون نگار نے یوں تو یہ مضمون ڈاکٹر ناٹھیز پر لکھا ہے لیکن ضمناً ترقی پسند افسانہ نگاروں کا بھی ذکر کیا ہے۔

جو بک نہ سکا صاحبہ مسرور نقوش 'منٹو نمبر' لاہور ۵۰، ۴۹ ۳۳۹ تا ۳۳۷

صاحبہ مسرور نے منٹو کی شخصیت اور فن کا جائزہ لیا ہے۔

جوڑ توڑ اور خسمانہ دقار عظیم نقوش 'خاص نمبر' لاہور ۱۲، ۱۱ مئی ۱۹۵۰ء ۱۹۶ تا ۱۹۵

شوکت تھانوی کے ناولٹ 'جوڑ توڑ' اور طویل افسانہ 'رخانہ' پر دقار عظیم نے تبصرہ کیا ہے۔

جوڑ توڑ.... بقراط ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۷ ۳ مارچ ۱۹۵۵ء ۶۲

شوکت تھانوی کے ڈونا دلوں پر ادارے کی جانب سے تبصرے کئے گئے ہیں۔

جوگندر پال صل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۹۳، ۹۲، ۱۵ اپریل مئی ۱۹۵۹ء ۲۳۹

(شخصیت اور مطالعہ) 'فن اور فنکار' کے کالم میں جوگندر پال کی شخصیت اور ان کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

جولس کا طرز تحریر محمد حسن عسکری ساقی دہلی ۳۳ ۲ فروری ۱۹۴۴ء ۶ تا ۷

(جھٹکیاں) اس کالم میں مصنف نے اردو افسانے پر جولس کے اثرات کی نشاندہی کی ہے بعد میں 'جھٹکیاں' نام سے شائع ہونے والی کتاب میں یہ مضمون 'جولس کا طرز تحریر' کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔

جولس کی ناول نگاری محمد حسن عسکری ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۱۱۹۵۶ء ۸ تا ۷

(جھٹکیاں) 'جھٹکیاں' کے عنوان سے محمد حسن عسکری ساقی میں ایک مستقل کالم لکھتے تھے یہ مضمون بھی اسی کالم کا حصہ ہے

جسیں جولس کی ناول نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

جہلم کے سینے پر جیلانی بانو صبا 'ماہنامہ' حیدر آباد ۵، ۴، ۵ اپریل مئی ۱۹۵۹ء ۸۹ تا ۸۸

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

تیج بہادر کے افسانوی مجموعے 'جہلم کے سینے پر' مہر نے تبصرہ کیا ہے۔

جہنم ع۔ ح ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۳۹ ۵ مئی ۱۹۴۹ء ۵۶

'نزد تبصرہ' کے کالم میں مہر نے 'ایم۔ اسلم' کے ناول 'جہنم' پر تبصرہ کیا ہے۔

جیمز جونس محمد حسن عسکری ساقی دہلی ۳۳ ۱ جنوری ۱۹۴۶ء تا ۱۳

(جھلکیاں) اس مستقل کالم میں محمد حسن عسکری نے جیمز جونس کی ناول نگاری کا جائزہ لیا ہے بعد میں جھلکیاں نام سے

شائع ہونیوالی کتاب میں یہ مضمون 'جیمز جونس' کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔

جے نیندر کمار شریف احمد شاہراہ 'ناولٹ نمبر' دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۵ء ۲۹۳

ناولٹ نمبر میں جن مصنفین کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں ان میں ایک کا مختصر تہارف مترجم شریف احمد نے کرا لیا ہے۔

ج

چار سو برس پہلے بلونت سنگھ ساقی دہلی ۳۳ ۴ اپریل ۱۹۴۶ء تا ۸۷

اس افسانے میں مصنف نے صنف افسانے سے متعلق ایک نیم طنزیہ اور نیم مزاحیہ انداز اختیار کیا ہے۔

م. کرور بھکاری ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۶

'ابراہیم جلیس' کے چودہ افسانوں کے مجموعے 'م. کرور بھکاری' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

چاند بھگیا ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۵ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء تا ۷۱

'نزد و نظر' کے کالم میں سر لا دیوی کے افسانوی مجموعے 'چاند بھگیا' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

چاند گہن ع نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۲۸/۲۷ نومبر دسمبر ۱۹۵۲ء ۲۳۸

مہر نے انتظار حسین کے ناول 'چاند گہن' پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

چاندنی کے سائے ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴۰ ۲ اگست ۱۹۵۱ء ۴۴
مسعود جاوید کے افسانوی خطوط کے مجموعے 'چاندنی کے سائے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

چند افسانہ نگار جلال الدین احمد ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۳ ۲ مئی ۱۹۵۱ء ۵۷ تا ۶۰
عورتیں

چند تصویرِ بتاں بی۔ کے۔ دوگل پگڈنڈی 'ماہنامہ' امرتسر ۶ ۳ جون ۱۹۵۵ء ۴۶ بقیہ ۴۹
'جائزے' کے کالم میں 'چند تصویرِ بتاں' ناول پر تبصرہ کیا گیا ہے اور مندرجہ بالا ناول پر رسالہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی، جلد ۲۶، شمارہ ۶ جون ۱۹۵۵ء صفحہ ۳۷ پر تند نظر کے کالم میں

رام اورنگ آبادی کے ناول 'مترجم جعفر منصور' اور 'چند تصویرِ بتاں' پر ادارے کی جانب سے بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔
چہار سالہ ادب کا جلال الدین احمد ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۴ ۵ اگست ۱۹۵۱ء ۷۱ تا ۷۲
جائزہ اس مضمون میں مضمون نگار نے زیادہ تر توجہ ناول اور افسانے کے جائزے پر مرکوز رکھی ہے۔

چہار سالہ افسانہ ممتاز شیریں ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۴ ۵ اگست ۱۹۵۱ء ۷۱ تا ۷۲
چند افسانوی مجموعوں ہنس راج رہبر شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۰ ۱ جنوری ۱۹۵۵ء ۳ تا ۷
کا تنقیدی جائزہ "میں زہر ہلا ہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند" کے کالم میں ہنس راج رہبر نے چند افسانوی مجموعوں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

چودھری محمد علی اصرار نقوی شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۳ ۵ مئی ۱۹۶۰ء ۱۷ تا ۲۴
کے خطوط 'چودھری محمد علی کے خطوط' تحلیل و تجزیہ اور معیار میں اصرار نقوی نے محمد علی کی افسانہ نگاری کا بھی جائزہ لیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

۲۵	محمد یوسف	شاہراہ، ماہنامہ دہلی ۸ ۴ اپریل ۱۹۵۶ء	چوگان ہستی
		محمد یوسف نے پریم چند کے ناول 'چوگان ہستی' پر تبصرہ کیا ہے۔	
۵۰	ادارہ	دستی، ماہنامہ کراچی ۴۳ ۶ دسمبر ۱۹۵۱ء	چھوٹا خدا
		'نقد و نظر' کے کالم میں عنذلیب شادانی کے طویل افسانوں کے مجموعے 'چھوٹے خدا' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔	
۴۶	ادارہ	انگار، ماہنامہ لکھنؤ ۶۰ ۶ دسمبر ۱۹۵۱ء	چھوٹا خدا
		جناب عنذلیب شادانی کے دو افسانوں کے مجموعے 'چھوٹا خدا' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔	
۵۶ تا ۵۵	مہنڈ رنا تھ	بیمٹی ۲۳ ۶ جون ۱۹۵۲ء	چھوٹی موٹی
		'روح ادب' کالم میں مہنڈ رنا تھ نے عصمت چغتائی کے افسانوی مجموعے 'چھوٹی موٹی' کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔	
۶۱	فکر تونسوی	ماحول، ڈوماہی ۸	چھوٹی موٹی
		'پھول اور کانٹے' کے کالم میں فکر تونسوی نے عصمت چغتائی کے کہانیوں کے مجموعے 'چھوٹی موٹی' پر تبصرہ کیا ہے۔	
۴۴ تا ۴۰	ناصر علی خاں	آجکل، ماہنامہ دہلی ۹ ۱۰ مئی ۱۹۵۱ء	چین پال سار ترے
			چین میں مختصر افسانہ
۱۱ تا ۸	سعیدہ قریشی	آجکل، پندرہ روزہ دہلی ۱۵ جولائی ۱۹۴۵ء	تب اور اب چینی ناول کے
۱۰ تا ۵	ہنس راج رہبر	شاہراہ، ماہنامہ دہلی ۱۳ ۶ جون ۱۹۶۰ء	گزشتہ دس سال

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

حامدی کشمیری پروفیسر غلام محمد شاعر 'ماہنامہ' بسبی ۲۹ ۸، ۷ اگست ۱۹۵۸ء ۲۷ تا ۲۷
(کشمیر کا ایک نمائندہ افسانہ نگار)

حقیقت نگاری شیر محمد اختر محزن لاہور ۱ ۳ مارچ ۱۹۴۹ء ۲۳ تا ۲۳
اور احساس حقیقت

حیات اللہ انصاری مکین احسن کلیم نقوش 'افسانہ نمبر' لاہور ۲۸، ۲۷ جنوری ۱۹۵۲ء ۲۳ تا ۲۳
حیات اللہ کی علی جواد زیدی نیا دور 'ماہنامہ' لکھنؤ ۱۱ ۷ جولائی ۱۹۵۱ء ۲۳ تا ۲۳
افسانہ نگاری

حیات دینی نذیر احمد یسین علی شاہ نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۴۲، ۴۱ جنوری فروری ۱۹۵۶ء ۲۸ تا ۲۸
حیات شیخ چلی پروفیسر علی صدیقی شاعر 'ماہنامہ' بسبی ۲۶ ۷ جولائی ۱۹۵۵ء ۳۱ تا ۳۱
حیدر آباد کی افسانہ نصیر الدین ہاشمی آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۱۰ ۲ ستمبر ۱۹۵۱ء ۲۸ تا ۲۸
نگار خواتین

خ

خاکستر ادارہ زمانہ ماہنامہ کانپور ۸۶ ۳ مارچ اپریل ۱۹۴۶ء ۱۵۳
رشتہ کتب کے کالم میں بہار کوٹی کے انیس افسانوں کے مجموعے 'خاکستر' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ لگایا گیا ہے۔

خاکستر ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۳
بہار کوٹی کے انیس افسانوں کے مجموعے 'خاکستر' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

خاکستر ادارہ چمنستان 'افسانہ نمبر' دہلی ۸ ۵ مئی جون ۱۹۴۶ء ۱۴۷
'کسوٹی' کے کالم میں بہار کوٹی کے انیس افسانوں کے مجموعے 'خاکستر' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ لگایا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

خاموش رام پال پگڈنڈی 'ماہنامہ' امرتسر ۷ ۴ اپریل ۱۹۵۹ء ۱۲ تا ۹

پرتھوی ناتھ شرن کے افسانے 'خاموش' کا رام پال نے تجزیہ کیا ہے۔

خان محبوب طرزی قیصر بھارتی پگڈنڈی 'ماہنامہ' امرتسر ۸ ۹ ستمبر ۱۹۶۰ء ۲۲ تا ۲۴

کے ناول۔ ایک اجمال

خدا کی بستی صہبا لکھنوی افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۳ ۷۷ ۸

اور مندرجہ بالا ناول پر رسالہ 'افکار' ماہنامہ کراچی جلد ۱۶، شمارہ ۱۱۱ پر رفتار عالم کے کالم میں مبعثر شریک صدیقی کے ناول 'خدا کی بستی' پر تبصرہ کیا ہے۔

خدیجہ مستور باجرہ سرور نقوش 'شخصیات نمبر' لاہور ۲۸/۲۷ جنوری ۱۹۵۵ء ۱۲ تا ۱۴

اس مضمون میں خدیجہ مستور کی شخصیت سے بحث کی گئی ہے۔

خدیجہ مستور فیض احمد فیض شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۲ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء ۱۳ تا ۱۶

کے افسانے

خطرناک فحاشی اور آتش فشاں شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۰ ۷ جولائی ۱۹۵۸ء ۳۷ تا ۳۸

مضمون نگار کا نام فرضی معلوم ہوتا ہے۔

ناول نگاری

خلش جناب سلیم جعفر زمانہ 'ماہنامہ' کانپور ۸۶ ۶ جون ۱۹۶۶ء ۲۳ تا ۲۸

اس مضمون میں 'جناب سلیم جعفر' نے خالد حسن قادری کے افسانوی مجموعے 'خلش' کا جائزہ لیا ہے۔

خواب گاہ محمد یوسف شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۰ ۵ مئی ۱۹۵۸ء ۵۹

'بمصرے' کے کالم میں مبقر نے مخمور جاندھری کے جاسوسی ناول 'خواب گاہ' پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

خواب ہستی صلاح الدین احمد ادبی دنیا لاہور ۲۸ ۵ جولائی ۱۹۵۰ء تا ۱۴

اس مضمون میں 'صلاح الدین احمد نے مرزا محمد سعید دہلوی کے ناول 'خواب ہستی' کا تنقیدی جائزہ لیا ہے

خوابوں کے حیرانے ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۶۰ ۲ اگست ۱۹۵۱ء تا ۴۴

مسعود جاوید کے افسانوی مجموعے 'خوابوں کے ویرانے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

خواتین کی نصیر الدین ہاشمی شاعر 'سالنامہ' بمبئی ۸۵ تا ۸۱ ۱۹۵۱ء

مزاحیہ نگاری اس مضمون میں نصیر الدین ہاشمی نے افسانہ نگار خواتین کی مزاح نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

خواجہ احمد عباس ادب لطیف 'سالنامہ' لاہور ۲۴ تا ۲۱ ۱۹۴۷ء تا ۲۲۵

مختصر تعارف

خوجی ش۔ حقی ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۵ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء تا ۴۹

'نقد تبصرے' کے کالم میں مبصر نے ڈاکٹر احسن فاروقی کی مرتبہ کتاب 'خوجی' پر تبصرہ کیا ہے۔

خونِ جگر رفیق خاور ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۱۱ ۲ مئی ۱۹۵۸ء تا ۲۱

ہونے تک رفیق خاور نے فضل احمد کریم فضلی کے ناول 'خونِ جگر ہونے تک' کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

خونِ جگر منظور ضیائی افکار ماہنامہ کراچی ۱۲ تا ۸ اگست ۱۹۵۵ء تا ۷

ہونے تک اس بار کے کالم میں منظور ضیائی نے فضل احمد کریم فضلی کے ناول 'خونِ جگر ہونے تک' پر تبصرہ کیا ہے

خونِ جگر ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۷۸ ۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء تا ۵۴

ہونے تک فضل احمد کریم فضلی کے ناول 'خونِ جگر ہونے تک' پر ادارے کی جانب سے

تبصرہ کیا گیا ہے۔

خیالی تصویریں ر۔ خ ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۵ ۷ نومبر ۱۹۵۲ء تا ۴۸

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

’نقد و نظر‘ کے کالم میں ’دھوم بکتو‘ کے افسانوی مجموعے ’دخیالی تصویریں‘ (ترجمہ شیخ عبدالرحمن) پر تبصرہ کیا ہے۔

”د“

دار و رسن کی آزمائش ادارہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۷۷ م. اپریل ۱۹۵۸ء ۴۹
روسی ناول کا ترجمہ ہے جس پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
اور مندرجہ بالا ناول پر رسالہ ’صبا‘ ماہنامہ ’حیدرآباد‘ جلد ۵ شمارہ ۴ م. ۵ اپریل
مئی ۱۹۵۹ء صفحات ۹۰ تا ۱۰۰ عشرت نے تبصرہ کیا ہے۔

داستان امیر حمزہ عبدالرحمن چغتائی ماہ ’نور‘ ماہنامہ کراچی ۷۷ ۵ اگست ۱۹۵۸ء ۶۸ تا ۷۱
’پہلی قسط‘

داستان امیر حمزہ عبدالرحمن چغتائی ماہ ’نور‘ ماہنامہ کراچی ۷۷ ۶ ستمبر ۱۹۵۸ء ۳۲ تا ۳۵
’دوسری قسط‘

داستان امیر حمزہ عبدالرحمن چغتائی ماہ ’نور‘ ماہنامہ کراچی ۷۷ ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء ۳۸ تا ۴۱
’تیسری قسط‘

داستان سوانح سید وقار عظیم نقوش ’افسانہ نمبر‘ لاہور ۵۲، ۵۳ دسمبر ۱۹۵۵ء ۹۸ تا ۹۹
داستانوں کی تکنیک ڈاکٹر گیان چند آجکل ’ماہنامہ‘ دہلی ۱۳ ۱۲ جولائی ۱۹۵۵ء ۸ تا ۱۱
داستانوں کے ڈاکٹر گیان چند آجکل ’ماہنامہ‘ دہلی ۱۴ ۲ ستمبر ۱۹۵۵ء ۸ تا ۱۱
فروغ و زوال اسباب

عنوان مصنفون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

داستانی عہد کی مختصر سیر و قار عظیم ماہ نو، ماہنامہ کراچی ۵ ۹ اگست ۱۹۵۶ء ۵۱ تا ۵۲
کہانیاں

داغ داغ اجالا ر۔ خ ماہ نو، ماہنامہ کراچی ۶ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۸ء ۵۲
’نقد و نظر‘ کے کالم میں بصر نے احمد سعید کے ناول ”داغ داغ اجالا“ پر تبصرہ کیا ہے۔

درمیانی کڑیاں وقا عظیم ساقی دہلی ۲ ۳۲ اگست ۱۹۴۵ء ۳۳ تا ۳۹
(انگارے کی روشنی میں) ’درمیانی کڑیاں‘ میں مصنف نے انگارے مرتبہ سجاد ظہیر سے عمومی بحث کی ہے۔

درویش باغ یا ش۔ حقی ماہ نو، ماہنامہ کراچی ۵ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء ۲۸
’نقد و تبصرے‘ کے کالم میں بصر نے اس کتاب پر تبصرہ کیا ہے۔
خلاصہ باغ و بہار

دست و سکی من موہن تلخ شاہراہ، ناول نمبر، دہلی ۲ ۱۰ فروری ۱۹۵۸ء ۵
ناول نمبر میں جن مصنفین کے ناول شامل کئے گئے ان میں ایک کا مختصر تعارف مترجم من موہن تلخ نے کرایا ہے۔

دکھیا دیس ادارہ زمانہ، ماہنامہ کانپور ۶ ۸۵ دسمبر ۱۹۴۵ء ۲۸
, تنقید و کتب کے کالم میں مولانا رام کوٹی کے افسانوی مجموعے ’دکھیا دیس‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

دل کی وادیاں محمد یوسف شاہراہ، ماہنامہ دہلی ۸ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء ۲۸
, رفیق تنہائی کے کالم میں کرشن چندر کے ناول ’دل کی وادیاں‘ پر محمد یوسف نے تبصرہ کیا ہے۔
سو گئیں

دل کے آنسو ادارہ زمانہ، ماہنامہ کانپور ۱ ۸۴ جنوری ۱۹۴۵ء ۴۵

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

’تنقید کتب‘ کے کالم میں رئیس احمد صاحب جعفری کے افسانوی مجموعے ’دل اور آنسو‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

دلی کا آخری آغا محمد اشرف نقوش ’ماہنامہ‘ لاہور ۵ اپریل ۱۹۴۹ء ۴۴ تا ۷۷
ادیب اسی مضمون میں آغا محمد اشرف نے مرزا فرحت الہ بیگ کے فن کا جائزہ لیا ہے۔

دنیا ہماری ادارہ ساتی ساتی دہلی ۳۳ ۳ مارچ ۱۹۴۶ء ۶۵
’نقد و تبصرے‘ کے کالم میں پردیسی کے افسانوی مجموعے ’دنیا ہماری‘ پر ادارہ ساتی نے تبصرہ کیا ہے۔

دنیا ہماری ادارہ شاعر ’ماہنامہ‘ آگرہ ۱۷ ۴ اپریل ۱۹۴۶ء ۵۴
’نقد و نظر‘ کے کالم میں ادارہ نے پردیسی کے پندرہ افسانوں کے مجموعے ’دنیا ہماری‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

دنیا ہماری زیر سب اس ’ماہنامہ‘ حیدر آباد ۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۵
’تنقید و تبصرے‘ کے کالم میں مہر نے پردیسی کے ۱۵ افسانوں کے مجموعے ’دنیا ہماری‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

دنیا ہماری ادارہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۴
پردیسی کے پندرہ افسانوں کے مجموعے ’دنیا ہماری‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

دنیا کے افسانے باشندے دیویندر آسٹریل ’ماہنامہ‘ دہلی ۱۵ ۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء ۳۶ تا ۳۵
دوشیزہ مصر محمد یوسف شاہراہ ’ماہنامہ‘ دہلی ۸ ۶ جون ۱۹۵۶ء ۲۸

’رفیق تنہائی‘ کے کالم میں محمد یوسف نے اشرف بھوپالی کے ناول ’دوشیزہ مصر‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

دو گڑھے سعادت حسن منٹو پگڈنڈی منٹو نمبر ۳ ۵۴ اپریل ۱۹۵۵ء ۲۶ تا ۲۳
’دو گڑھے‘ میں سعادت حسن منٹو نے خود اپنی افسانہ نگاری پر اظہار خیال کیا ہے۔

دو گل کے افسانے کشمیری لال ذاکر پگڈنڈی ’ماہنامہ‘ امرتسر ۶ ۳ جون ۱۹۵۵ء ۸ تا ۷

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

- دو معاصر سی۔ الف ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۲ ۲ مئی ۱۹۵۱ء ۲۳
- نذیر احمد اور ذکا اللہ اینڈریوز
- دونے ناول سید حامد حسین شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۵ ۳ مارچ ۱۹۵۲ء تا ۱۷
- "آدمی اور کتے" اور "جب بھوپالی" سید حامد حسین نے اس مضمون میں مہینہ رمانا تھ اور کرشن چندر کے
- کھیت جلگے" مندرجہ بالا دو ناولوں کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔
- دھڑکتے دل ادارہ زمانہ 'ماہنامہ' کانپور ۸۹ ۲ اکتوبر ۱۹۴۶ء ۱۸۲
- "نقد و نظر" کے کالم میں مترجم اختر شیرانی کے افسانوی مجموعے 'دھڑکتے دل' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
- دھندلے خاکے ہنسراج رہبر شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۶ ۱۱ نومبر ۱۹۵۲ء ۶۴
- ہنسراج رہبر نے مضمون چتر دیدی کے افسانوی مجموعے 'دھندلے خاکے' پر تبصرہ کیا ہے۔
- دیا جلے ساری جیلانی بانو صبا 'ماہنامہ' حیدر آباد ۶ ۱۰ ستمبر اکتوبر ۱۹۴۰ء تا ۱۱
- خواجہ احمد عباس کے افسانوی مجموعے 'دیا جلے ساری رات' پر جیلانی بانو نے تبصرہ کیا ہے۔
- دیوداس این خاں شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۱ ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء ۵۹
- 'تبصرے' کے کالم میں سرٹ چندر چٹرجی کے ناول 'دیوداس' (مترجم نریندر ناتھ) پر تبصرہ کیا گیا ہے۔
- دیویندر ستیا رتھی کنہیا لال کپور آج کل 'پندرہ روزہ' دہلی ۳ ۵ یکم اگست ۱۹۴۵ء تا ۸

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

دیہات اور ہمارے راہی بلگرامی چمنستان 'ماہنامہ' دہلی ۸ ۴ اپریل ۱۹۴۶ء ۳۹ تا ۴۷
افسانہ نگار

ط

ڈاکٹر ست پرکاش قمر تسکین افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۴ ۱۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء ۷۸
سنگر اس مضمون میں ست پرکاش سنگر کی افسانہ نگاری اور ناول نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔
ڈاکٹر محمد احسن فاروقی ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء ۷۶
فن اور فنکار کے کالم میں مضمون نگار نے ڈاکٹر محمد احسن فاروقی کی ناول نگاری اور ان کی شخصیت کا مخقر تعارف کرایا ہے۔

ڈاکٹر ملک راج ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۹۲، ۹۳ اپریل مئی ۱۹۵۹ء ۲۳۷
آئندہ فن اور فنکار کے کالم میں ڈاکٹر ملک راج آئندہ کی شخصیت اور فن ناول نگاری کا جائزہ لیا (شخصیت اور مطالعہ) کیا ہے۔

ڈائن ارشاد کا کوئی خاور 'ماہنامہ' ڈھاکہ ۲ ۳ دسمبر ۱۹۵۲ء ۵۸ تا ۵۹
'تبصرے' کے کالم میں ارشد کا کوئی نے شکیلہ اختر کے افسانوی مجموعے 'ڈائن' پر تبصرہ کیا ہے
ڈھل گئی رات ر۔ خ ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۱۱ ۶ ستمبر ۱۹۵۸ء ۵۵
نقد و نظر کے کالم میں مبصر نے شفیع عقیل کے ناول 'ڈھل گئی رات' پر تبصرہ کیا ہے۔

ڈھونگ ادارہ شاعر 'ماہنامہ' آگرہ ۱۸ ۸ اگست ۱۹۴۷ء ۵۱
'نقد و نظر' کے کالم میں شوکت تھانوی کے ناول 'ڈھونگ' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے اور
مندرجہ بالا ناول پر رسالہ نگار مانا لکھنؤ، جلد ۲، شمارہ ۳، ستمبر ۱۹۴۷ء، صفحہ ۶ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

رات اندھیری ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۶ ۱ جنوری ۱۹۵۵ء ۷۳ تا ۷۴
'نقد و نظر' کے کالم میں مہیندر ناتھ کے ناول 'رات اندھیری ہے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

راتوں کا شہر جیلانی بانو صبا 'ماہنامہ' حیدر آباد ۵ ۸۱۷ ۵۸ ۷۴ تا ۷۵
جیلانی بانو نے شوکت صدیقی کے افسانوی مجموعے 'راتوں کا شہر' پر تبصرہ کیا ہے۔

راشد الخیری کا اسلوب عشرت رحمانی نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۲۸۱۲۷ نومبر دسمبر ۱۹۵۲ء ۷۲ تا ۸۰
راکھ اور کلیاں سردار سلیم صبا 'ماہنامہ' حیدر آباد ۵ ۸۱۷ جولائی اگست ۱۹۵۹ء ۱۰۴
سردار سلیم نے کوثر چاند پوری کے ناول 'راکھ اور کلیاں' پر تبصرہ کیا ہے۔

راکھ اور کلیاں ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۷۷ ۴ اپریل ۱۹۶۰ء ۴۸
جناب کوثر چاند پوری کے ناول 'راکھ اور کلیاں' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

رانی کیتکی کی کہانی جناب سیتارام ادبی دنیا لاہور ۲۴ ۶ جون ۱۹۶۶ء ۷۱ تا ۷۲
میں فارسی عنقر باہری

رانی کیتکی اور کنور حامد علی خاں مخزن لاہور ۴ ۳ ستمبر ۱۹۵۰ء ۱۸ تا ۲۳
اودے بھان اس مضمون میں کنور اودے بھان اور رانی کیتکی کی داستانِ عشق کا ذکر کیا گیا ہے۔

راوی کے رومان ع - ح ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۳۹ ۵ مئی ۱۹۶۹ء ۵۶
'نقد و تبصرہ' کے کالم میں مہیندر ناتھ کے ناول 'رات اندھیری ہے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

راہ نما ادارہ شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۴ ۵ مئی ۱۹۵۲ء ۳ تا ۴
'راہ نما' کالم میں ممتاز شیریں کے افسانہ 'ایسی سچی ایسی بلندی' پر چلنے کے مقدمہ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

راہ نما ادارہ شاہراہ افسانہ دہلی ۴ ۶ جون ۱۹۵۲ء ۴ تا ۳

’راہ نما‘ کے کالم میں افسانہ نگاروں کی خاموشی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

رتن ناتھ شرر فیض احمد فیض آجکل پندرہ روزہ دہلی ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ۴ تا ۷

رتن ناتھ شرر میر محمد علی بادشاہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۵۴ ۱ جولائی ۱۹۴۸ء ۳ تا ۴

رتن ناتھ شرر سید لطیف حسین ادیب آجکل ’ماہنامہ‘ دہلی ۱۸ ۱۰ مئی ۱۹۴۰ء ۱۱ تا ۱۹

کی تصانیف

رتن ناتھ شرر سید لطیف حسین ادیب آجکل ’ماہنامہ‘ دہلی ۱۶ ۶ جنوری ۱۹۵۸ء ۴ تا ۱۱

کی ناول نگاری

رجنی پنیکر پیرکاش نگلیج شاہراہ ’نادٹ نمبر‘ دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۸ء ۲۸۷

اس نادٹ نمبر میں رجنی پنیکر کے نادٹ شامل کئے گئے ہیں ان کا مختصر تعارف مترجم پیرکاش نگلیج نے کر لیا ہے۔

رحمدل دہشت لہند ابوسعید قریشی نقوش ’منظر نمبر‘ لاہور ۵۰۴۹ ۳۲۹ تا ۳۲۸

اس مضمون میں ابوسعید قریشی نے منظر کی شخصیت کا جائزہ لیا ہے۔

م۔ ا۔ ادب لطیف ’ماہنامہ‘ لاہور ۳۲ ۶ ستمبر ۱۹۵۸ء ۷۷

افسانے جائزے کے کالم میں مترجم سید انیس رضوی نے مغربی زبان کے افسانوں کا ترجمہ کیا ہے جس پر مہر

نے تبصرہ کیا ہے۔

رفقار ادب ڈاکٹر گوپی چند نارنگ سب رس ’ماہنامہ‘ دکن ۲۳ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء ۷ تا ۹

بقیہ ۲۹ پر

اس مضمون میں گوپی چند نارنگ نے ضمنی طور پر افسانوی ادب کا بھی جائزہ لیا ہے۔



عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

رفیق احمد کی جیل جالبی ساقی 'افسانہ نمبر' کراچی ۵۰ ۱ ۱۹۵۲ء ۸ تا ۷۲
افسانہ نگاری 'باتیں' کے عنوان سے جیل جالبی نے رفیق احمد کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔
(باتیں)

رقص شر کے بعد ارشاد کا کوئی خاور 'ماہنامہ' ڈھاکہ ۲ ۳ دسمبر ۱۹۵۲ء ۶۳ تا ۶۲
'تہرہ' کے کالم میں ارشد کا کوئی نے نسیم سلیم چغتاری کے افسانوی مجموعے 'رقص شر کے بعد' پر تبصرہ کیا ہے۔

روایت کی عبادت بریلوی نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۵ اپریل ۱۹۴۹ء ۳ تا ۲۳
اہمیت اس مضمون میں عبادت بریلوی نے افسانے کی روایت سے بھی بحث کی ہے۔
روس کا عظیم مصنف سوپن لال سٹھی آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۹ ۵ دسمبر ۱۹۵۰ء ۲۱ تا ۲۰
چغخوف

روسی ادب حسینی شاہد سب رس 'ماہنامہ' حیدر آباد ۸ ۱۱ نومبر ۱۹۴۵ء ۳۳ تا ۳۹
حسینی شاہد نے روسی ادب سے متعلق انگریزی کے ایک ایسے مضمون کا ترجمہ کیا ہے جس میں روسی ناول نگاروں اور افسانہ نگاروں کی خدمات کا جائزہ لیا ہے۔

روسی ادب ڈاکٹر احتشام حسین پیگڈنڈی 'ادب نمبر' امرتسر ۴ ۶۱۵ جون ۱۹۵۶ء ۱۹ تا ۲۴
'روسی ادب' میں ڈاکٹر احتشام حسین نے ناول اور افسانے سے بحث کی ہے۔

روسی آرمینیا کے ادبی ہنگامے ساقی 'مخاص نمبر' کراچی ۶۰ ۱ جولائی ۱۹۵۹ء ۱۴۱ تا ۱۴۳
اس مضمون میں آرمینیا کے ناول اور افسانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

روسی ادب ۱۹۵۸-۵۹ ساقی، خاص نمبر کراچی ۶۰ ۱ جولائی ۱۹۵۹ء ۹۷ تا ۱۲۲
ایک جائزہ روسی ادب ۱۹۵۸-۵۹ میں بورس پیٹرنگ اور کوٹوف کے ناولوں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔
بتیہ صفحہ ۹۵ پر

روسی ادب کا اثر عبدالرحیم شبلی ادب لطیف افسانہ لاہور ۲۲ ۲۱ ۱۹۴۵ء ۱۱ تا ۱۱۳
اردو افسانہ پر

روشنی کے مینار ڈاکٹر عبادت بریلوی افکار ماہنامہ کراچی ۱۴ ۸۳ جولائی ۱۹۵۸ء ۱۶ تا ۱۴
(ادبی مسائل) ڈاکٹر عبادت بریلوی نے جیلانی بالز کے افسانوی مجموعے 'روشنی کے مینار' کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

روشنی کے مینار عالم خوند میری صبا ماہنامہ حیدرآباد ۵ ۸۷ ۱۹۵۱ء ۷۵ تا ۷۸
جیلانی بالز کے افسانوی مجموعے 'روشنی کے مینار' پر عالم خوند میری نے تبصرہ کیا ہے۔

رومن رولینڈ ادارہ زمانہ ماہنامہ کانپور ۸۴ ۲ فروری ۱۹۴۵ء ۸۵ تا ۹۲
اس مضمون میں فرانسیسی ناول نگار 'رومن رولینڈ' کی شخصیت اور فن ناول نگاری کا جائزہ
لیا گیا ہے۔

روتن ادارہ نگار ماہنامہ لکھنؤ ۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۳ تا ۵۴
جناب قیسی رام پوری کے ناول 'روتن' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے اور مندرجہ بالا
ناول پر رسالہ 'زمانہ ماہنامہ کانپور' جلد ۸۸ شمارہ ۵، ۶ مئی جون ۱۹۴۶ء صفحات ۲۲۰ تا ۲۲۱ پر تنقید و
کتب کے کالم میں بھی ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

رہبر کی کہانیاں کلام حیدری ایم ای شاعر خاص نمبر بمبئی ۲۲ ۸۷ ۱۹۵۳ء ۴۲ تا ۴۸
بتیہ ۶۰ پر
ریت اور جھاگ و۔ ع ماہ نو ماہنامہ کراچی ۲ ۱۰ جنوری ۱۹۵۵ء ۶۳

'تبصرے' کے کالم میں خلیل جبران کے ناول 'ریت اور جھاگ' پر مبقر نے تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ



زرد چہرے ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴۷ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء ۶۳

ابراہیم جلیس کے افسانوی مجموعے 'زرد چہرے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

زمین کھا گئی شاہد احمد دہلوی ساقی 'سالنامہ' کراچی ۱۹۵۶ء ۱۶ تا ۹

آسماں کیسے کیسے اس مضمون میں شاہد احمد دہلوی نے ۱۹۵۵ء میں جن ادیبوں (شاعر و افسانہ نگار) کا انتقال ہوا

تھا اس پر اظہارِ افسوس کیا ہے۔

زندگی کی دوڑ ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۵ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء ۷۰

'ندو نظر' کے کالم میں بٹھا کر پرنجھی کے افسانوی مجموعے 'زندگی کی دوڑ' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

زندگی کے جائزے ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۱ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۹

ابو سعید بزمی کے گیارہ افسانوں کے مجموعے 'زندگی کے جائزے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ

کیا گیا ہے اور مندرجہ بالا افسانوی مجموعے پر رسالہ 'شاعر' ماہنامہ 'آگرہ' جلد ۱۸، شمارہ ۶ جون ۱۹۴۶ء

صفحہ ۵۱ پر بھی ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

زولا اور اسکا مخمور جالندھری شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۷ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء ۳ تا ۴

ناول

زہراب ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴۷ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء ۶۳

ہمنگ وے کے ناول 'زہراب' (مترجم محمد د احمد خاں) پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا

گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

زیب النساء اور ادارہ شاعر، ماہنامہ، آگرہ ۱۸ ۳ مارچ ۱۹۴۷ء ۵۱
دیگر افسانے نقد و نظر کے کالم میں قیسی الفاروقی کے افسانوی مجموعے 'زیب النساء اور دیگر افسانے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

زیدی کا حشر ادارہ نگار، ماہنامہ، لکھنؤ ۵۲ ۳ ستمبر ۱۹۴۷ء ۶۱
 مجنوں گورکھپوری کے افسانوی مجموعے 'زیدی کا حشر' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

زینت ادارہ نگار، ماہنامہ، لکھنؤ ۵۰ ۳ ستمبر ۱۹۴۷ء ۶۱
 قیسی رام پوری کے ناول 'زینت' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

س

سازہ ہستی ادارہ ادب لطیف لاہور ۲۴ ۶۲۱ سالنامہ ۱۹۴۷ء ۲۲۰
 نقد و نظر کے کالم میں صالحہ عابد حسین کے افسانوی مجموعے 'سازہ ہستی' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

سب سے بڑا شکیل الرحمن شاعر، ماہنامہ، بمبئی ۲۵ ۷ جولائی ۱۹۵۷ء ۱۰۶۹
 اسرار و رموز کے کالم میں شکیل الرحمن نے کرشن چندر کا افسانہ 'سب سے بڑا' کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

ستاروں سے آگے ادارہ شاعر، ماہنامہ، آگرہ ۱۸ ۶ جون ۱۹۴۷ء ۵۱
 نقد و نظر کے کالم میں قمرۃ العین حیدر کے افسانوی مجموعے 'ستاروں سے آگے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے اور مندرجہ بالا افسانہ مجموعے پر رسالہ نگار، ماہنامہ لکھنؤ، جلد ۵۲، شمارہ ۱، جولائی ۱۹۴۷ء ص ۵۷ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

ستاروں سے آگے اعجاز حسین بٹالوی ساقی افسانہ نگار دہلی ۲۵ ۸۷ جولائی اگست ۱۹۴۶ء ۱۰۸ تا ۱۰۴
 ققاعین حیدر کے افسانوی مجموعے 'ستاروں سے آگے' کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور اس
 مضمون میں مصنفہ کے اسلوب کے متعلق اظہار خیال کیا گیا ہے۔

ستاروں کے خواب صہبا لکھنوی افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۳ ۷۷ (پہلی قسط) اس مضمون میں عصمت چغتائی کی کہانی 'میری ایکٹریس بھالی' کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ستاروں کے خواب ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۳ ۷۹ (دوسری قسط) رفتار عالم کے کالم میں 'ستاروں کے خواب' کے عنوان سے عصمت چغتائی کی کہانی 'میری ایکٹریس
 بھالی' کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ستاروں کے خواب شیخ ذکریٰ الرحمن افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۴ ۸۳ جولائی ۱۹۵۸ء ۷۷ تا ۷۵
 (ایک ادبی مضمون کا ڈرافٹ) اس مضمون میں شیخ ذکریٰ الرحمن نے عصمت چغتائی کی کہانی 'ستاروں کے خواب' کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

ستارے ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۰ ۳ ستمبر ۱۹۴۶ء ۷۱

سیدہ اختر کے ۲ افسانوں کے مجموعے 'ستارے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

سجاد ظہیر سوانح میری نواس لاسولی شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۳ ۹ ستمبر ۱۹۵۱ء ۱۱ تا ۱۱

سجاد ظہیر مبشر علی صدیقی شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۴ ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء ۱۳ تا ۱۶

خطوط کے آئینہ میں

سچیدانند والتائن بال مکند مشر ہجکل 'ماہنامہ' دہلی ۱۳ ۴ نومبر ۱۹۵۲ء ۲۹ تا ۲۳

اس مضمون میں بال مکند مشر نے سچیدانند والتائن کی ناول نگاری اور افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

سحر ہونے تک ادارہ زمانہ 'ماہنامہ' کانپور ۸۸ ۳ مارچ ۱۹۴۶ء ۱۱۰ تا ۱۱۲

’تنقید کتب‘ کے کالم میں چیز خوف کے ناول ’سحر ہونے تک‘ (مترجمہ ابن النشاء) پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا۔

سرخ افسانے ادارہ زمانہ 'ماہنامہ' کانپور ۸۶ ۳ مارچ اپریل ۱۹۴۶ء ۱۵۳

’تنقید کتب‘ کے کالم میں مترجم اسرار احمد آرزو کے افسانوی مجموعے ’سرخ افسانے‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا۔

’گیا ہے ادھر درجہ بالا افسانوی مجموعے پر رسالہ نگار ماہنامہ ’لکھنؤ‘ جلد ۲۹ شمارہ ۵ مئی ۱۹۴۶ء صفحہ ۵ پر بھی ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

سرخ ستارے ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۲ ۴ اپریل ۱۹۵۳ء ۵۴

’تقدیر نظر‘ کے کالم میں خواجہ مبارک الدین کے افسانوی مجموعے ’سرخ ستارے‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

نثار اور الکاشا ہیکار پنڈت کشن پترو کول اردو ادب 'سہ ماہی' علیگرہ ۳ ۲ اپریل تا جون ۱۹۵۳ء ۴ تا ۹۰

نثار اور لکھنؤ جناب رؤف رؤفی ادبی دنیا لاہور ۲۳ ۲ فروری ۱۹۴۵ء ۳ تا ۹۰

نثار اور لکھنؤ سید احتشام حسین شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۹ ۶ نومبر ۱۹۵۳ء ۴ تا ۱۶

نثار کا 'فسانہ آزاد' ڈاکٹر احسن فاروقی اردو ادب 'سہ ماہی' علیگرہ ۱ ۳ جنوری تا اپریل ۱۹۵۳ء ۱۶ تا ۵۳

سردر ر۔ خ ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۱۰ ۲ مئی ۱۹۵۶ء ۱۲۳

’تبصرے‘ کے کالم میں مہقر نے ابو الفضل صدیقی کے ناول ’سردر‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

سعادت حسن منٹو کوثر چاند پوری شاعر 'منٹو نمبر' بمبئی ۲۶ ۴ مارچ اپریل ۱۹۵۶ء ۲۹ تا ۳۶

سعادت حسن منٹو اختر اور نیوی ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۱۲۱ تا ۱۲۸ ۱۹۵۶ء

کی افسانہ نگاری

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحہ

سعاد حسن منٹو ممتاز حسین نقوش 'منٹو نمبر' لاہور ۵۰، ۴۹ ۲۹۵ تا ۲۸۹
 کی یاد میں
 سبب لیلیٰ ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴۷ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء ۵۶

ذیل حق قیشی کے طویل افسانوں کے مجموعے 'سبب لیلیٰ' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
 سلام بچھلی شہری سلام بچھلی شہری انکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۹۵ جولائی ۱۹۵۹ء ۷۹ تا ۷۴
 خود اپنی نظر میں 'فن اور فنکار' کے کالم میں سلام بچھلی شہری نے اپنی افسانہ نگاری پر روشنی ڈالی ہے۔
 سلگتے انکارے م۔ ا۔ ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور ۴۵ ۳ مارچ اپریل ۱۹۵۸ء ۹۰

'جائزے' کے کالم میں 'نینا کاش' کے افسانوی مجموعے 'سلگتے انکارے'، پر ممبر نے تبصرہ کیا ہے۔
 سندری اتم جذباتی درباری لال جوانی شاہراہ 'نادٹ نمبر' دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۸ء ۳۴۷
 نادٹ نمبر میں سندری اتم جذباتی کے نادٹ شامل کئے گئے ہیں ان کا مختصر تعارف منہم درباری لال جوانی نے کرایا ہے۔

سندھی ادب ف۔ ا۔ ع انکار 'دس سالہ نمبر' کراچی ۱۹۵۵ء ۳۶ تا ۲۹۶
 اس مضمون میں مضمون نگار نے افسانہ اور ناول کا ضمنی ذکر کیا ہے۔

شکر اور اسکے افسانے کوثر چاند پوری آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۱۰ ۹ اپریل ۱۹۵۲ء ۱۵ تا ۱۰
 سنگم ز۔ س۔ سب رس 'ماہنامہ' حیدرآباد ۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۶

'سنگم' نامی گیارہ افسانوں کے مجموعے پر اظہار رائے کیا ہے۔

سوزِ مسلسل منظور ضیائی انکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۴ ۸۴ اگست ۱۹۵۸ء ۷۴ تا ۷۵

اس بار کے کالم میں فرحت انور کے افسانوی مجموعے 'سوزِ مسلسل' پر منظور ضیائی نے تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

سومرسیٹ مام اے نصیر خاں شاہراہ 'نادلٹ نمبر' دہلی ۱۰ ۲ جنوری ۱۹۵۹ء ۲۰۳

نادلٹ نمبر میں جن مضمین کے نادلٹ شامل کئے گئے ہیں ان میں ایک کا مختصر تعارف مترجم اے۔ نصیر خاں نے کرایا ہے۔

سودیت کہانیوں شاحدرہ حیدری پگڈنڈی 'ادب نمبر' امرتسر ۲ ۲۱ جون ۱۹۵۶ء ۶۸ تا ۶۴
میں ہیرو کا قصور

سہیل ف۔ ح ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۳ ۱۰ جنوری ۱۹۵۱ء ۶۸

'نقد و نظر' کے کالم میں مبقرنے آغا حدر مرزا کے افسانوی مجموعے 'سہیل' پر تبصرہ کیا ہے۔

سہیل عظیم آبادی شکیل الرحمن آجکل 'ماہنامہ' دہلی دسمبر ۱۹۵۲ء ۸ تا ۶
کی کہانیاں

سیاست اور ادب بلراج کومل شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۵ ۸ اگست ۱۹۵۳ء ۵۵ تا ۵۳
کی حرکت اس مضمون میں نادل سے بھی بحث کی گئی ہے۔

سیاسی بحران اور انتظار حسین نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۲ اپریل ۱۹۴۸ء ۱۵ تا ۱۹
تھمارا ادب اس مضمون میں ضمنی طور پر افسانوی ادب کا ذکر آیا ہے۔

سیاہ حاشئے آغا الحمید ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۳۹ ۳ اپریل ۱۹۴۹ء ۵۶ تا ۵۴
سعادت حسن منٹو کے افسانوی مجموعے 'سیاہ حاشئے' پر آغا الحمید نے تبصرہ کیا ہے۔

سیاہ حاشئے ادارہ شاہراہ 'سالنامہ' دہلی ۷ ۲۱ جنوری ۱۹۵۵ء ۱۱ تا ۱۲

'سیاہ حاشئے' کالم میں پریم ناتھ کشن پر شاد کول اور سعادت حسن منٹو کی وفات پر ادارے کی جانب سے اظہارِ غم کیا گیا۔

سید سجاد حیدر ریلز قرۃ العین حیدر نقوش و شخصیات نمبر لاہور ۴۸ تا ۴۷ جنوری ۱۹۵۵ء ۱۳ تا ۱۲

یلڈرم نے ترکی نادل اور کہانیوں کا ترجمہ کیا ہے۔ اس مضمون میں مجموعی طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ شمار صفحات

سید رضا کاظمی ص۔ ل۔ افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۹۳، ۹۲ ۱۹۵۹ء ۲۳۹ تا ۲۳۸
(شخصیت اور مطالعہ) دفن اور فنکار کے کالم میں سید رضا کاظمی کی شخصیت اور ان کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔
سید قاسم محمود محمد علیم خالد صبا 'ماہنامہ' حیدر آباد ۵ ۸۱، ۸۰ جولائی اگست ۱۹۵۹ء ۵۵ تا ۵۰

اس مضمون میں محمد علیم خالد نے سید قاسم محمود کی افسانہ نگاری اور ناول نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

سید وقار عظیم ص۔ ل۔ افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۹۳، ۹۲ ۱۹۵۹ء ۲۳۷
(فن اور فنکار) کے کالم میں سید وقار عظیم کی شخصیت اور ناول نگاری کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔
سیندور کی راکھ کشمیری لال ڈاکر شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۷ ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء ۳ تا ۴
'اپنی بات' کے کالم میں کشمیری لال ڈاکر نے اپنے ناول 'سیندور کی راکھ' پر اظہار خیال کیا ہے۔

ش

شام اودھ جمیل جالبی ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۳۰ ۳ ستمبر ۱۹۴۹ء ۵۵ تا ۵۴
جمیل جالبی نے محمد احسن فاروقی کے ناول 'شام اودھ' کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔
'شام غریباں' ادارہ ساقی ساقی دہلی ۳۴ ۱ جولائی ۱۹۴۶ء ۵۷
اور 'رام کلی' 'نزد تبصرہ' کے کالم میں ایم۔ اسلم کے تذکرہ دو ناولوں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔
شام غریباں رضیہ جہاں آرا ساقی دہلی ۳۴ ۳ نومبر ۱۹۴۶ء ۴۸ تا ۴۷
اور 'رام کلی' 'شام غریباں اور رام کلی' ایم۔ اسلم کے دو ناول ہیں۔ مضمون نگار نے ان کا اجمالی جائزہ لیا
پر ایک اجمالی نظر ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

شبنم م-۱ ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور ۳۴ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء ۷۹ تا ۸۰
'جائزے' کے کالم میں عزیز احمد خاں کے ناول 'شبنم' پر تبصرہ کیا ہے۔

شری بات شیورایا نوربئی عباسی شاہراہ 'ناوٹ نمبر' دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۸ء ۳۳
چوگلے ناوٹ نمبر میں جن مصنفین کے ناوٹ شامل کئے گئے ہیں ان کا مختصر تعارف مترجم نوربئی عباسی نے کر دیا ہے۔

شریف زادہ آصف شاہمیری شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۲ ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء ۲۳ تا ۲۴
شفیق الرحمن انکار 'خاص نمبر' کراچی ۱۳ ۱۹۵۲ء
'رنگ روپ' کے کالم میں مضمون نگار نے شفیق الرحمن کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

شفیق الرحمن ریاض جاوید ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور ۲۸ ۵۱ جولائی اگست ۱۹۴۹ء ۴۴ تا ۴۵
ایک مطالعہ ریاض جاوید نے شفیق الرحمن کے فن افسانہ نگاری پر اظہار خیال کیا ہے۔

شفیق الرحمن محمد خالد نقوش 'شخصیات نمبر' لاہور ۴۸ ۴۸ جنوری ۱۹۵۵ء ۴۸ تا ۵۸
اس مضمون میں شفیق الرحمن کی افسانہ نگاری اور شخصیت سے بحث کی گئی ہے۔

شکست و فتح م-۱ ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور ۳۳ ۳ دسمبر ۱۹۵۱ء ۷۸
'جائزے' کے کالم میں جمیل مظہری کے طویل افسانوں کے مجموعے 'شکست و فتح' پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

شکست و فتح ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۶۰ ۶ دسمبر ۱۹۵۱ء ۴۶
علامہ جمیل مظہری کے طویل افسانوں کے مجموعے 'شکست و فتح' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
شکست و فتح ارشد کاکوی خاور 'ماہنامہ' ڈھاکہ ۱ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء ۴۲
'تبصرہ' کے کالم میں مبتقرنے جمیل مظہری کے افسانے 'شکست و فتح' پر تبصرہ کیا ہے۔

شکستہ نگارے محمد یوسف شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۸ ۶ جون ۱۹۵۲ء ۲۷

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

مہر نے 'رفیق تنہائی' کے کالم میں جلالہ انصاری کے افسانوں کا مجموعہ 'شکستہ لکڑی' پر تبصرہ کیا ہے۔

» دشمن ہمارا صفیہ اختر نثرش 'آزاد گنج' لاہور ۸ اگست ۱۹۴۹ء ۵۳ تا ۶۳
نفسیاتی ارتقاء اس مضمون میں عصمت چغتائی کے ناول 'طیڑھی لکیر' کے کردار 'دشمن' کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

شوکت تھانوی محمد طفیل نثرش 'افسانہ نمبر' لاہور ۲۸، ۲۷ جنوری ۱۹۵۴ء ۲۲ تا ۲۸
اس مضمون میں شوکت تھانوی کی ناول نگاری کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

شوکت تھانوی ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵، ۱۴، ۱۳ اپریل مئی ۱۹۵۹ء ۳۸ تا ۴۳
شخصیت اور مطالعہ 'فن اور فنکار' کے کالم میں شوکت تھانوی کی شخصیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

شیریں ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴، ۵ جون ۱۹۴۵ء ۴۰
قیسی رامپوری کے ناولٹ 'شیوس' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

شیشوں کا میساجیلانی باتو صبا 'ماہنامہ' دکن ۱، ۳ اگست ۱۹۵۵ء ۶۷
تبصرہ کے کالم میں جیلانی باتو نے دیوندر اتر کی کہانیوں کے مجموعے 'شیشوں کا میساج' پر تبصرہ کیا ہے۔

شیطان ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵، ۳ ستمبر ۱۹۴۶ء ۶۱
جبران کے افسانوی مجموعے 'شیطان' (مترجم جناب اشعد ہلوی) پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

”ص“

صاحب طرز ابن انشاء ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۱۱، ۶ ستمبر ۱۹۵۸ء ۲۰ تا ۲۵
ابن انشاء نے اس مضمون میں افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں پر بھی اظہار رائے کیا ہے۔

صادق الخیری افکار 'خاص نمبر' کراچی ۱۲، ۱۹۵۲ء

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

’رنگِ روپ‘ کے کالم میں صادق الخیری کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

صالحہ عابد حسین بیگم انیس قدوائی نقوش ’ماہنامہ‘ لاہور ۶۲/۶۱ جنوری فروری ۱۹۵۶ء ۵۰ تا ۵۸

بیگم انیس قدوائی نے صالحہ عابد حسین کی شخصیت کا جائزہ لیا ہے۔

صبح، دوپہر، شام این خاتماہی شاہراہ ’ماہنامہ‘ دہلی ۱۳ ۵ مئی ۱۹۶۰ء ۵۹ تا ۵۸

’بہرے‘ کے کالم میں این خاتماہی نے ستیہ پال آنند کے ناول ’صبح‘، ’دوپہر‘، ’شام‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

صبح، دوپہر، شام سید صیفی افکار ’ماہنامہ‘ کراچی ۱۶ ۱۰۶ جون ۱۹۶۰ء ۷۸ تا ۷۹

’اس بار‘ کے کالم میں ستیہ پال آنند کے ناول ’صبح‘، ’دوپہر‘، ’شام‘ پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

صبح ہوتی ہے محمد مہدی شاہراہ ’ماہنامہ‘ دہلی ۳ ۶ جون ۱۹۵۱ء ۷۹ تا ۹۰

’مقالہ‘ کرشن چندر کا تحریر کردہ رپورٹناثر (کیرل کے مزدوری کا) پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

صدر الدین عینی ل۔ احمد اکبر آبادی ماہِ نور ’ماہنامہ‘ کراچی ۱ ۱۱ فروری ۱۹۴۹ء ۲۵ تا ۲۷

مضمون نگار نے صدر الدین عینی کی دوسری ادبی خدمات کے ساتھ ان کی افسانہ نگاری کا بھی جائزہ لیا۔

صوبہ بہار اور افسانہ نگاری ایس۔ اے حیدر نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۶۲ ۵ نومبر ۱۹۵۲ء ۲۲ تا ۲۹

”ط“

طشت از بام ادارہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۵۰ ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء ۶۹

وجاہت علی سندیلوی کے ۲۶ افسانوں کے مجموعے ’طشت از بام‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا۔

طغیان ادارہ شاعر ’ماہنامہ‘ آگرہ ۱۷ ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء ۵۰

’نقد و نظر‘ کے کالم میں ادارہ نے قاضی نذر السلام کے افسانوی مجموعے ’طغیان‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

طلسم ہوش ربا حافظ علی بہادر آجکل 'ماہنامہ' دہلی مئی ۱۹۵۹ء ۱۵ تا ۱۹

طلسم ہوش ربا راز یزدانی نیادور 'ماہنامہ' لکھنؤ ۱۵ ۲ مئی ۱۹۶۰ء ۳۳ تا ۳۷

میں مکارم اخلاق

طنز کا کردار شکیل الرحمن شاہراہ 'طنز مزاح نمبر' دہلی جولائی ۱۹۵۵ء ۲۱۶ تا ۲۱۹

اور اسکے جدید مطالبے اس مضمون میں شکیل الرحمن نے طنزیہ افسانہ نگاری پر روشنی ڈالی ہے۔

طوائف اور اردو حمید الوب سب رس 'ماہنامہ' حیدر آباد ۱۷ ۱ جنوری ۱۹۵۵ء ۲۲ تا ۲۴

کے چند ادیب اس مضمون میں ناول اور افسانے میں طوائف کے کردار پر اظہار رائے کیا گیا ہے۔

طویل مختصر افسانہ مظفر علی سید ادب لطیف طویل مختصر افسانہ نمبر لاہور ۳۰ ۲۱ نومبر ۱۹۵۵ء ۲۰ تا ۲۴

”ع“

عادل رشید کا مہیندر ناتھ شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۵ ۶۱۵ مئی جون ۱۹۵۳ء ۱۰ تا ۱۸

ناول 'نزلے آنسو'

عبداللہ سید شبیر علی کاظمی ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۹ ۱۱ فروری ۱۹۵۴ء ۵۲

'نقد و نظر' کے کالم میں سید شبیر علی کاظمی نے مترجم عبدالحق فریدی کے ناول 'عبداللہ پیر تبھرہ' کیا ہے۔

عشق جہانگیر ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۲ ۳ ستمبر ۱۹۶۴ء ۴۰

خواجہ محمد شنیع دہلوی کے ناول 'عشق جہانگیر' پر ادارے کی جانب سے تبھرہ کیا گیا ہے۔

عصمت چغتائی مجنوں گورکھپوری ساتی 'ماہنامہ' کراچی ۳۲ ۶ دسمبر ۱۹۶۵ء ۱۸ تا ۱۷

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

عصمت چغتائی اخلاق احمد دہلوی نوش 'افسانہ نمبر' لاہور ۳۸۲۷ جنوری ۱۹۵۲ء ۲۲ تا ۲۱

اس مضمون میں اخلاق احمد دہلوی نے عصمت چغتائی کی شخصیت پر روشنی ڈالی ہے۔

عصمت چغتائی اور افسانوی ادب سید رفیق حسین شاعر سانامہ بمبئی ۳۱ ۷۶۵ ۱۹۶۰ء ۲۲ تا ۲۶

عصمت کی ٹیڑھی لکیر محترمہ سید موسوی صاحبہ سب رس 'ماہنامہ' حیدر آباد ۲۱ ۱۰۹ ستمبر اکتوبر ۱۹۵۷ء ۲۲ تا ۳۶

علامہ الدین الازاد یونس احمر ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۱۲ ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء ۲۲ تا ۲۷

اس مضمون میں علامہ الدین الازاد کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

علی عباسی کی افسانہ نگاری منظر شاہ خاں آج کل پندرہ روزہ دہلی ۷ ۲ یکم فروری ۱۹۴۹ء ۲۲ تا ۲۸

عمل اور زندگی ایس ایم حسن شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۲ ۲ فروری ۱۹۶۰ء ۳ تا ۳۶

کالقیب... نہیں راجہ بہر اس مضمون میں نہیں راجہ بہر کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

عوام اور ادب ابراہیم کبیر شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۹ ۴ ستمبر ۱۹۵۷ء ۱۳ تا ۱۵

عورت کا تصویر یکم چند ناؤں کی روشنی میں: انصارِ فضلی انعام دار 'آجکل' ماہنامہ دہلی ستمبر ۱۹۵۷ء ۲۲ تا ۲۸

عورت مولوی نذیر احمد کی ناولوں میں حسن عباس ساقی دہلی ۳۱ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء ۳۳ تا ۲۹

عوض سعید شاذ شمیمت صبا ماہنامہ حیدر آباد ۵ ۶ جون ۱۹۵۹ء ۳۹ تا ۴۹

اس مضمون میں عوض سعید کی افسانہ نگاری اور شخصیت سے بحث کی گئی۔

”غ“

غلام عباس جلال الدین احمد ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۵ ۱۱ فروری ۱۹۵۳ء ۱۵ تا ۱۷

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

جلال الدین احمد نے غلام عباس کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

غلام عباس اور عاصی محمد حسن عسکری ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۳۹ ۵ مئی ۱۹۶۹ء ۶ تا ۳
منٹو کی افسانہ نگاری 'جھلکیاں' کے عنوان سے محمد حسن عسکری ساقی میں ایک مستقل کالم لکھتے تھے یہ مضمون بھی اسی کالم کا حصہ
کا جائزہ (جھلکیاں) ہے جس میں غلام عباس اور منٹو کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

غم دل اگر نہ ہوتا این خالقاہی شاہراہ دہلی ۱۱ ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء ۵۹
'رفیق تنہائی' کے مستقل کالم میں مبقر نے نور جہاں کے ناول 'غم دل اگر نہ ہوتا' پر تبصرہ کیا ہے۔
غیر کی مدح کروں انتظار حسین ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۴۵ ۵ مئی ۱۹۵۲ء ۵۲ تا ۴۹
اس مضمون میں انتظار حسین نے عزیز احمد کی ناول نگاری کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

”ف“

فٹ پاتھ کی شہزادی م۔ ا۔ ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور اپریل ۱۹۵۰ء ۶۲
'جائزے' کے کالم میں مبقر نے عاتق شاہ کے افسانوی مجموعے 'فٹ پاتھ کی شہزادی' پر تبصرہ کیا ہے۔

فٹ پاتھ کی شہزادی دیونیدرا ستر شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۲ ۱۱ نومبر ۱۹۵۵ء ۱۰۵ تا ۱۰۴
'جائزے' کے کالم میں دیونیدرا ستر نے عاتق شاہ کے افسانوی مجموعے 'فٹ پاتھ کی شہزادی' پر تبصرہ کیا ہے۔

فرانسیسی ادیبوں محمد حسن عسکری ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۳۹ ۳ مارچ ۱۹۶۹ء ۶ تا ۳
کا جائزہ (جھلکیاں) کے عنوان سے محمد حسن عسکری ساقی میں ایک مستقل کالم لکھتے تھے یہ مضمون بھی اسی کالم میں کا حصہ ہے
(جھلکیاں) اس مضمون میں عسکری صاحب نے ڈاں پول سارتر کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اس جائزے میں سارتر

کے ناول بھی زیر بحث آئے ہیں۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

فرانسیسی افسانے	اثر لکھنوی	آجکل 'پندرہ روزہ'	دہلی	۵	۱۶	۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء تا ۲۵
اور فطرت نگاری						
فرانسیسی افسانے اور	اثر لکھنوی	آجکل 'پندرہ روزہ'	دہلی	۵	۱۷	یکم فروری ۱۹۴۶ء تا ۱۹
فطرت نگاری						
فراں سواساگان	شہزاد منظر	شاعر 'ماہنامہ'	بمبئی	۲۹	۱۲	دسمبر ۱۹۵۵ء تا ۳۳
ایڈیٹر فرانسیسی ادیب						
فراں سواساگان میں	مضمون نگار نے فراں سواساگان کی ناول نگاری کا جائزہ لیا ہے۔					
فرننگن	ادارہ	ساتی 'ماہنامہ'	کراچی	۴۵	۵	مئی ۱۹۵۲ء تا ۵۳
فسادات کے بعد	انتظار حسین	ساتی 'ماہنامہ'	کراچی	۳۹	۶	جون ۱۹۴۹ء تا ۱۶
افسانوں کا پیرنگیڈالی						
پہلو						
فسانہ آزاد	پروفیسر عبدالرحمن	شاعر 'ماہنامہ'	آگرہ	۲۰	۱۱	نومبر ۱۹۴۹ء تا ۱۰
فسانہ آزاد	خورشید الاسلام	اردو ادب 'سہ ماہی'	علی گڑھ	۲	۱	جولائی ۱۹۵۱ء تا ۸
فسانہ آزاد کیا ہے۔	پریم پال اشک	پگڈنڈی 'ماہنامہ'	امرتسر	۶	۸	اگست ۱۹۵۸ء تا ۱۰
فسانہ عجائب اور	اولیس احمد ادیب	زمانہ 'ماہنامہ'	کامپور	۸۴	۶	جون ۱۹۴۵ء تا ۲۶
باغ و بہار						
فسانہ عجائب اور	عزیز احمد	'نقوش' ماہنامہ	لاہور	۵	۵	اپریل ۱۹۴۹ء تا ۳۰
پدم مات						

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

فسانہ عجائب کا پروفسور قاری عظیم افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۹۳۹۳ اپریل مئی ۱۹۵۹ء ۲۱۱ تا ۲۳۱
 لکھنوی مزاج
 فقیر مومن سینا پتی شکیل الرحمن پگڑی ادب نمبر امرتسر ۴ ۲۵۴۴ جون ۱۹۵۶ء ۳ تا ۴۵
 فکر و ادب اجتماعی قاضی یوسف حسین صدیقی ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۱۱ ۶ ستمبر ۱۹۵۵ء ۱۳ تا ۱۶
 نظام میں اس مضمون میں قاضی یوسف حسین صدیقی نے ناول سے متعلق بھی بحث کی ہے۔

فن اور انقلاب خواجہ احمد عباس شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۳ ۱ جنوری ۱۹۵۱ء ۱ تا ۱۴
 کامبھیار اس مضمون میں خواجہ احمد عباس نے ملک راج آنند کی ناول نگاری کا جائزہ لیا ہے۔
 ملک راج آنند

فن کاروں ظفر عالمگیر آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۱۲ ۱۲ جولائی ۱۹۵۶ء ۵ تا ۱۱
 کی ناداری

فیڈن کا فن بی برنیا پگڑی سانسہ امرتسر ۲۱۱ تا ۲۱۲ ۱۹۵۹ء
 اس مضمون میں فیڈن کے فن ناول نگاری پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

“ق”

قاضی عبدالغفار ناظر انصاری نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۷ ۳ ستمبر ۱۹۵۶ء ۱۷ تا ۲۶

اس مضمون میں قاضی عبدالغفار صاحب کی شخصیت اور ان کے فن افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

قاضی عبدالغفار ناظر انصاری پگڑی 'ماہنامہ' امرتسر ۸ ۵ مئی ۱۹۶۰ء ۱۱ تا ۱۸

مضمون نگار نے قاضی عبدالغفار کی شخصیت اور ان کی کتاب لیلیٰ کے خطوط کا جائزہ لیا ہے

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

قاضی نذر السلام صادق الخیری چمنان 'افسانہ نمبر' دہلی ۸ ۶۵ مئی جون ۱۹۴۶ء ۱۵۰ تا ۱۵۱
اور ان کے افسانے

قرۃ العین حیدر ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۹۳، ۹۲ اپریل مئی ۱۹۵۹ء ۲۳۷
(شخصیت اور مطالعہ) دفن اور فنکار کے کالم میں قرۃ العین حیدر کی شخصیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

قرۃ العین کی عزیز احمد ساقی 'سالنامہ' دہلی ۲۵ ۲۱ جنوری فروری ۱۹۴۷ء ۱۸۵ تا ۱۸۶
افسانہ نگاری

قرۃ العین حیدر وارث حسین علوی شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۵ ۴ مئی ۱۹۵۴ء ۱۲ تا ۱۷
کے ناول

قربانی م۔ ا۔ ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور ۳۰ ۳ دسمبر ۱۹۵۷ء ۵۸
'جائزے' کے کالم میں مہدی حسن صدیقی کے ناول 'قربانی' پر مہر نے تبصرہ کیا ہے۔

قصوں اور کہانی ایک پروفیسر نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴۵ ۶ جون ۱۹۵۴ء ۱۰ تا ۱۵
اس مضمون میں مضمون نگار نے قصوں کے آغاز و ارتقاء سے لے کر ان کی تک تک کا جائزہ

لیا ہے اور مصنف کا نام صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

قصہ چہار درویش سید محمد عقیل نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۴۰ ۲ اگست ۱۹۵۷ء ۱۶ تا ۱۸
میری نظر میں

قصہ حاتم طائی کے اے حمید ماہ نو 'ماہنامہ' کراچی ۲ ۱۰ جنوری ۱۹۵۷ء ۲۱ تا ۲۲
لاہور آنے کا

قطرے سحر ہو نیک شائستہ سہروردی آج کل 'ماہنامہ' دہلی
ستمبر ۱۹۵۹ء ۱۶ تا ۱۹

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

قلوب پڑھ کی ایک ادارہ شاعر ماہنامہ آگرہ ۱۶ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء ۵۰
رات 'نقد و نظر' کے کالم میں گاشیہ جان کیٹس کے افسانوی مجموعے (مترجم عبدالرحیم شبلی) 'قلوب پڑھ کی ایک رات' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

قلی حمید اختر قریشی 'نثر' ماہنامہ لاہور ۵ اپریل ۱۹۴۹ء ۱۹۵۱ء ۱۹۵۲ء
 'نئی کتابیں' کے کالم میں حمید اختر قریشی نے ملک راج آنند کے ناول مترجم رضیہ سجاد ظہیر 'قلی' پر تبصرہ کیا ہے۔

قیامت ہمرکاب آغا حمید ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۳۹ ۴ اپریل ۱۹۴۹ء ۵۱ تا ۵۴
آئے نہ آئے محمد حسن عسکری کے افسانوی مجموعے 'قیامت ہمرکاب آئے نہ آئے' پر آغا حمید نے تبصرہ کیا ہے۔

قید خانہ جلال الدین آجکل 'پندرہ روزہ' دہلی ۱۵ فروری ۱۹۴۵ء ۴۰ تا ۴۴
 اس مضمون میں جلال الدین نے احمد علی کے افسانوی مجموعے 'قید خانہ' کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔
قیسی کی افسانہ نگاری معین زفی منشی شاعر 'ماہنامہ' آگرہ ۱۶ ۷ جولائی ۱۹۴۵ء ۱۸ تا ۲۱
فاضل

”ک“

کالا سورج ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۶ ۲ فروری ۱۹۵۵ء ۶۹
 'نقد و نظر' کے کالم میں کرشن چندر کے افسانوی مجموعے 'کالا سورج' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

- کاندید محمد یوسف شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۹ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۷ء ۶۰
- رفیق تنہائی کے مستقل کالم میں فرانسیسی ناول نگار والیٹر کے ناول کا فلمیڈ (مترجم سجاد ظہیر) پر محمد یوسف نے تبصرہ کیا ہے۔
- کائنات تبسم ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۳۰ ۷ اگست ۱۹۵۹ء تا ۷۹ ۷۰
- نند تبصرہ کے کالم میں شوکت تھانوی کے افسانوی مجموعے 'کائنات تبسم' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
- کتاب کا کفن محمد یوسف شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۸ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء ۲۸
- رفیق تنہائی کے کالم میں کرشن چندر کے ڈراموں اور افسانوں کے مجموعے 'کتاب کا کفن' پر مبصر نے تبصرہ کیا ہے۔
- کتابیں جو مجھے شری کے سنتھانم جگدھری 'ماہنامہ' امرتسر ۶ ۲ فروری ۱۹۵۸ء تا ۲۹ ۳۱
- کتابیں جو مجھے یاد ہیں، میں شری کے سنتھانم نے ناولوں کا ذکر کیا ہے۔
- کتیا محمد یوسف شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۸ ۴ اپریل ۱۹۵۷ء ۲۵
- محمد یوسف نے شوکت تھانوی کے ناول 'کتیا' پر تبصرہ کیا ہے۔
- کچھ صوبہ سرد کے محمد حسن عسکری ساتی 'ماہنامہ' کراچی ۴۰ ۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء تا ۷۳ ۷۷
- بارے میں 'جھلکیاں' کے عنوان سے محمد حسن عسکری ساتی میں ایک مستقل کالم لکھتے تھے۔ یہ ۷۷ تا ۶۰
- (جھلکیاں) مضمون بھی اسی کالم کا حصہ ہے اس مضمون کے آخری حصہ میں افسانوی ادب کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔
- کچھ طویل مختصر جلیل کریر ادب لطیف 'طویل مختصر' لاہور ۳۰ ۲۱ نومبر ۱۹۵۷ء تا ۱۹ ۷۵
- افسانے کے بارے میں

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

کچھ عصمت چغتائی پطرس ساقی دہلی ۲۳۱ ۲ فروری ۱۹۴۵ء ۱۶ تا ۹

کے بارے میں پطرس نے اس مضمون میں عصمت چغتائی کی افسانہ نگاری کا تنقیدی جائزہ لیا ہے

کچھ فسانہ عجائب رشید احمد صدیقی نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۳۶۳۵ اکتوبر نومبر ۱۹۵۳ء ۲۰ تا ۳۰

کے بارے میں

کچھ کڑوی گولیاں وقار عظیم ساقی 'ماہنامہ' دہلی ۳۳ ۱ جنوری ۱۹۴۶ء ۱۶ تا ۱۵

کچھ مختصر افسانے جیلانی شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۲ ۸ ستمبر ۱۹۵۱ء ۵۰ تا ۴۸

کے متعلق

کمرشن چندر ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء ۹۱

'فن اور فنکار' کے کالم میں کمرشن چندر کی شخصیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کمرشن چندر اور فیض الرحمن آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۸ ۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء ۱۸ تا ۱۴

اس کا آرٹ

کمرشن چندر اور ہنس راج رہبر شاہراہ کہانی نمبر دہلی ۱۲ ۳ مارچ ۱۹۶۰ء ۲۴ تا ۲۶

اس کا فن

کمرشن چندر اور ظ۔ انصاری شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۵ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۳ء ۷ تا ۷

انکے افسانے

کمرشن چندر ایک ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۵ ۱۰ فروری ۱۹۶۰ء ۱۰ تا ۱۰

عورت ہزار دیوانہ اس مضمون میں مضمون نگار نے کمرشن چندر کے ناول 'ایک عورت ہزار دیوانے' کا جائزہ لیا ہے۔

کمرشن چندر کا خط ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۶ ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء ۱۷

اس خط میں کمرشن چندر نے 'جوان لڑکی' اور 'کلی نمبر' کے اپنی تصانیف ہونے سے انکار کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

کمرش چندر کی احتشام حسین آجکل 'پندرہ روزہ' دہلی یکم جنوری ۱۹۵۵ء ۱۶ تا ۱۵

افسانہ نگاری

کمرش چندر کی شکیل الرحمن شاعر خاص نمبر، بمبئی ۲۲ ۸/۷ ۱۹۵۳ء ۱۰ تا ۹

افسانہ نگاری کا اُسرار و موزن کالم میں شکیل الرحمن نے کمرش چندر کی افسانہ نگاری کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

تنقیدی جائزہ

کمرش چندر کے قادر جاوید شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۶ ۱ جنوری ۱۹۵۵ء ۲۶ تا ۲۵

تین ناول کمرش چندر کے ان تین ناولوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. 'لہو فان کی کلیاں' ۲. 'شکست' ۳. 'جب کھیت جاگے'۔

کمرش چندر کے ص۔ ل افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۴ ۱۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء ۱۵ تا ۱۴

نام فرضی کتابیں در فاعار عالم کے کالم میں صہبا لکھنوی نے کمرش چندر کے نام سے فرضی کتابیں، شائع کرنے پر تبصرہ کیا ہے۔

شائع کرنے پر تبصرہ

کس حال میں ہیں ادارہ شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۵ ۸ اگست ۱۹۵۳ء ۵۶

اس مضمون میں سیاسی اور سماجی طور پر ادیب اور افسانہ نگاروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کشمکش ادارہ شاعر 'ماہنامہ' آگرہ ۱۸ ۸ اگست ۱۹۵۴ء ۵۰

'نقد و نظر' کے کالم میں شفیق بانو کے انسانی مجموعے 'کشمکش' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

کشمکش ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۲ ۳ ستمبر ۱۹۵۴ء ۶۲

'محترمہ شفیق بانو کے ۱۶ افسانوں کے مجموعے 'کشمکش' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

کشمکش ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۶ ۶ جون ۱۹۵۵ء ۷۲

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

’نقد و نظر‘ کے کالم میں پروفیسر رفیع الدین اشفاق کے ناول ’کشمکش‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

کیلیا کے پھول منظور ضیائی افکار ’ماہنامہ‘ کراچی ۱۲ ۸۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء ۷۶

فرانسیسی زبان کے ناول کا اردو ترجمہ ہے جس پر منظور ضیائی نے تبصرہ کیا ہے۔

کنکری محمد حسن اردو ادب ’سمماہی‘ علیگڑھ ۵ ۳ دسمبر ۱۹۵۶ء ۱۲ تا ۱۴

محمد حسن نے انتظار حسین کے افسانوی مجموعے ’کنکری‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

کنواری شش-حقی ماہ نو ’ماہنامہ‘ کراچی ۵ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء ۴۹

’نقد و تبصرے‘ کے کالم میں مبصر نے عسکری محمود آبادی کے ناول ’کنواری‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

کوثر چاند پوری کے ناول سید حامد حسین نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۷ ۲ اگست ۱۹۵۶ء ۲۹ تا ۳۶

کوشش ناتمام م۔ا ادب لطیف ’ماہنامہ‘ لاہور ۳۰ ۴ جنوری ۱۹۵۱ء ۵۱

’جائزے‘ کے کالم میں مبصر نے شائستہ اختر سہروردی کے افسانوی مجموعے ’کوشش ناتمام‘ پر تبصرہ کیا ہے۔

کو کھ جلی ادارہ نگار ’ماہنامہ‘ لکھنؤ ۷ ۲ اگست ۱۹۶۹ء ۵۵

راخید رسنگھ بیدی کے تیرہ افسانوں کے مجموعے ’کو کھ جلی‘ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

کہانی کا ارتقاء عبادت بریلوی ادب لطیف ’افسانہ نمبر‘ لاہور ۲۲ ۲۱ ۱۹۶۵ء ۳۵ تا ۳۸

کہانی کیسے ہنس راج ہنس شاہراہ ’ماہنامہ‘ دہلی ۵ ۸ اگست ۱۹۵۳ء ۵۸ تا ۵۷

’میں زہر ہلا ہل کو کبھی کہہ نہ سکا‘ کے کالم میں ہنس راج نے کہانی سے بحث کی ہے۔

کہانی کے پوئل محمد حسن عسکری ماہ نو ’ماہنامہ‘ کراچی ۹ ۳ جون ۱۹۵۶ء ۹ تا ۹

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

کہانی میں مصنف وقار عظیم ماہِ نو خاص نمبر کراچی ۱۲ ۳ مارچ ۱۹۵۹ء تا ۱۹

بقیہ ۹۷ پر

اور قاری کا حصہ کہتے ہیں جسکو عشق خواجہ احمد عباس ادبِ لطیف (طویل مختصر افسانہ) لاہور ۳۰ ۲۱ نومبر ۱۹۵۸ء تا ۷۳ تا ۷۹

”کہتے ہیں جسکو عشق۔۔۔۔۔“، مختصر افسانہ ہے لیکن مصنف نے خود اس افسانے کا مختصر میں تعارف کر لیا ہے

کہتے ہیں جسکو عشق مہنڈر ناتھ شاعر ’ماننامہ‘ بمبئی ۲۵ ۳ مارچ ۱۹۵۸ء تا ۵۹ تا ۶۲

’روحِ ادب‘ کالم میں مہنڈر ناتھ نے خواجہ احمد عباس کے افسانوی مجموعے ’کہتے ہیں جس کو عشق‘ کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

کھلی چٹھی فیروز عاشق حسین ساتی ’ماننامہ‘ کراچی ۴۰ ۵ نومبر ۱۹۴۹ء تا ۲۶ تا ۲۸

اس خط میں آمنہ نازلی ’قرۃ العین حیدر‘ ’عصمت منٹو‘ وغیرہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کھنڈر منظور ضیائی افکار ’ماننامہ‘ کراچی ۱۴ ۸ اگست ۱۹۵۸ء تا ۷۵

’اس بار‘ کے کالم میں منظور ضیائی نے بھوتی بھوشن بنرجی کے ناول ’کھنڈر‘ (مترجم یونس احمد) پر تبصرہ کیا ہے۔

کھنڈر کھنڈر بابل عیش افکار ’ماننامہ‘ کراچی ۱۵ ۹ ستمبر ۱۹۵۹ء تا ۹۷

’اس بار‘ کے کالم میں مبصر نے رشیدہ رضوی کے پندرہ افسانوں کے مجموعے ’کھنڈر کھنڈر بابل بابل‘

بابل

پر تبصرہ کیا ہے۔

کھنڈر کھنڈر بابل شہناز جمال جائزہ کراچی ۶ جنوری ۱۹۶۰ء تا ۱۰۳ تا ۱۰۴

’تبصرہ‘ کے کالم میں شہناز جمال نے رشیدہ رضوی کے ناول ’کھنڈر کھنڈر بابل بابل‘ پر

بابل

تبصرہ کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

کھنکھتی چوڑیاں ایمن خالقاسی شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۱ ۱۱ نومبر ۱۹۵۹ء ۵۹

رفیق تنہائی کے کالم میں ضیاء عظیم آبادی کے افسانوی مجموعے 'کھنکھتی چوڑیاں' پر مہر نے تبصرہ کیا ہے۔

کیا پریم چیز ترقی پسند تھی؟ ج۔ ر. ساہنی شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۷ ۵ مئی ۱۹۵۵ء ۱۳ تا ۱۹

کیا موجودہ ادب فتوش 'ماہنامہ' لاہور ۷۸، ۷۷ دسمبر ۱۹۵۹ء ۲۸۰ تا ۳۱۱

رو بہ تنزل ہے اس سیمپوزیم میں مندرجہ ذیل چوٹی کے افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں نے فلکشن پر بحث کی ہے۔

- ۱۔ عبد الماجد دریا آبادی ۲۔ قرۃ العین حیدر ۳۔ کرشن چندر ۴۔ عصمت چغتائی ۵۔ خواجہ احمد عباس
- ۶۔ کشمیری لال ذاکر ۷۔ ابوسعید ۸۔ واجدہ تبسم ۹۔ خدیجہ مستور ۱۰۔ صالحہ عابد حسین

”ک“

گالی ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۶ ۲ اگست ۱۹۴۹ء ۵۵ تا ۵۴

مہینہ نامہ کے ۷ افسانوں کے مجموعے 'گالی' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

گجراتی ادب توفیق خاطر بیگنڈی 'ادب نمبر' امرتسر ۴ ۶، ۵، ۴ جون ۱۹۵۶ء ۳۴ تا ۴۲
 گرجن سنگھ کی افسانہ نگاری رونق دکنی شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۳۰ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۹ء ۳۱ تا ۳۳
 گرجن ترجمے سے فائدہ محمد حسن سکری ماہ نو 'ماہنامہ' کلرچی ۶ ۱۱ فروری ۱۹۵۵ء ۷ تا ۱۰

اخٹار نے حال ہے اس مضمون میں ناول اور افسانے کے تراجم پر بطور خاص اظہار خیال کیا گیا ہے۔

کرشن چندر اور کرشن چندر فتوش 'ماہنامہ' لاہور ۴۰، ۳۹ مارچ ۱۹۵۵ء ۳۵ تا ۴۰

خواجہ احمد عباس

رگفتگی

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

گل ہی نہ جانے منظور ضیائی افکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۴ ۸۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء ۷۲ تا ۷۵

اس بار کے کالم میں منظور ضیائی نے اکرام لدھیانوی کے ناول 'گل ہی نہ جانے' پر تبصرہ کیا ہے۔

گلیری جی شمشاد احمد آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۹ ۱۲ جولائی ۱۹۵۸ء ۲۶ تا ۲۷

اس مضمون میں پنڈت چندر وہر گلیری جی کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

گلی کوچے ادارہ ساقی 'ماہنامہ' کراچی ۲۵ ۵ مئی ۱۹۵۲ء ۵۳ تا ۵۴

'نقد و تبصرے' کے کالم میں انتظار حسین کے بارہ افسانوں کے مجموعے "گلی کوچے" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

گلی کوچے وقار عظیم نقوش 'ماہنامہ' لاہور ۲۱ ۲۲ مئی ۱۹۵۲ء ۶۳ تا ۶۴

وقار عظیم نے انتظار حسین کے بارہ افسانوں کے مجموعے "گلی کوچے" پر تبصرہ کیا ہے۔

گلی کوچے م۔ ا۔ ادب لطیف 'ماہنامہ' لاہور ۳۲ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء ۸۰

'جائزے' کے کالم میں انتظار حسین کے افسانوں کے مجموعے "گلی کوچے" پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

گلی گلی ادارہ نیادور 'ماہنامہ' لکھنؤ ۱۵ ۲ جولائی ۱۹۶۰ء ۴۷

'نقد و نظر' کے کالم میں رام لعل کے افسانوی مجموعے "گلی گلی" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

گلی گلی ابن خالقی شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۱۳ ۸ اگست ۱۹۶۰ء ۶۰

اریفت تہائی کے کالم میں رام لعل کے پندرہ افسانوں کے مجموعے "گلی گلی" پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

گنجافرشتہ النور عنایت اللہ بگڈنڈی 'منٹو نمبر' اترسر ۳ ۵ اپریل ۱۹۵۵ء ۵۹ تا ۶۱

منٹو کے خاکوں کے حوالے سے النور عنایت اللہ نے منٹو کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

گنجافرشتہ سید عابد علی عابد نقوش 'منٹو نمبر' لاہور ۴۹ ۵۰ ۲۶ تا ۲۷

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

گھنٹے اندھیرے ہنس راج پتھر انکار 'ماہنامہ' کراچی ۱۳ ۷۹ ۷۱ تا ۷۲

اور مطلع سحر اس مضمون میں مضمون نگار نے 'خدا کی بستی' انکارے اور روشنائی جیسے ناولوں کا جائزہ لیا ہے

گنودان ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۶۶ ۵ مئی ۱۹۵۵ء ۵۴

پترچند کے ناول گنودان پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

گنودان اور راج پتھر آجکل 'ماہنامہ' دہلی ۱۳ ۳ اکتوبر ۱۹۵۴ء ۱۴ تا ۱۵

ترقی پسند نقاد

گیت اور انکارے ہنس راج پتھر شاہراہ 'ماہنامہ' دہلی ۴ ۸ جولائی اگست ۱۹۵۲ء ۶۳

'جائزے' کے کالم میں بقرے دیونیدر اس کے افسانوی مجموعے گیت اور انکارے پر تبصرہ کیا ہے۔

گیت اور انکارے ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۶۲ ۲ اگست ۱۹۵۲ء ۵۶

دیونیدر اس کے افسانوی مجموعے گیت اور انکارے پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

گیت اور انکارے ظفر ادیب ماحول 'دو ماہی' دہلی ۸ ۶۱ تا ۶۲

'پھول اور کانٹے' کے کالم میں ظفر ادیب نے دیونیدر اس کے افسانوی مجموعے گیت اور انکارے پر تبصرہ کیا ہے

گیت اور چنچ ادارہ نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۶۹ ۴ اپریل ۱۹۵۶ء ۵۶

ہنس سنگھ دوست کے بارہ افسانوں کے مجموعے گیت اور چنچ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

ل

لاٹھی اور بھینس ادارہ شاعر 'ماہنامہ' بمبئی ۲۹ ۵ مئی ۱۹۵۱ء ۶۰

'نند و نظر' کے کالم میں ملا رموزی کے مزاحیہ کہانیوں کے مجموعے لاٹھی اور بھینس پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ سال صفحات

لال کتاب دیویندر اتر شاہراہ سالنامہ دہلی ۲۱ ۶ جنوری فروری ۱۹۵۲ء ۲۳۶ تا ۲۴۲

تبصرے کے کالم میں دیویندر اتر نے مشرقی وسطیٰ کی مثالی کہانیوں اور افسانوں کے مجموعے 'لال کتاب' (مترجم ضیاء الحسن موسوی) پر تبصرہ کیا ہے۔

لانا ہے جوئے شیر کا وقار عظیم ادبِ لطیف 'سالنامہ' لاہور ۲۳ ۶۵۱ ۱۹۴۶ء ۱۸۱ تا ۱۸۳

اس مضمون میں وقار عظیم نے افسانہ کے موضوع سے بحث کی ہے۔

لکھنؤ اور رؤف رؤفی ساقی 'سالنامہ' دہلی ۳۱ ۱ جنوری ۱۹۴۵ء ۱۲۹ تا ۱۳۴

سرشار

لکھنؤ کی خواجہ عبدالرؤف نگار 'ماہنامہ' لکھنؤ ۵۷ ۱ جنوری فروری ۱۹۵۰ء ۷۹ تا ۸۲

داستان گولی عشرت

لوچن بخش مخمور جالندھری شاہراہ 'ناولٹ نمبر' دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۱ء ۳۳۳

اس ناولٹ نمبر میں جن مصنفین کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں ان میں ایک کا مختصر تعارف مترجم (پنجابی)

مخمور جالندھری نے کرایا ہے۔

لوہسون ہرنس سنگھ دوست پگڈنڈی 'ادب نمبر' امرتسر ۲ ۶۵۴ جون ۱۹۵۶ء ۲۶۴ تا ۲۶۹

کے ناول

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شماره ماہ و سال صفحات

مادام بواری ر - خ 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۲ ۲ جون ۱۹۵۱ء ۶۳
تبصرے کے کالم میں مبصر نے گستاخ و فلو بیٹر کے نادل "مادام بواری" (مترجم محمد حسن عسکری) پر تبصرہ کیا ہے۔

ماں ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۴۴ ۳ اپریل ۱۹۵۸ء ۵۰
مشہور روسی نادل 'ماں' کے اردو ترجمہ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
مندرجہ بالا عنوان پر س - ۱ - عشرت نے بھی رسالہ 'صبا' ماہنامہ حیدرآباد جلد ۵ شماره ۴، ۵، ۱۵ اپریل
مئی ۱۹۵۹ء صفحہ ۸۹ پر یکسٹیم گورنر کے نادل 'MOTHER' کا ترجمہ 'ماں' پر تبصرہ کیا ہے۔

مائی ڈیر شکنتلا غلام جیلانی 'صبا' ماہنامہ حیدرآباد ۲ ۱ جنوری ۱۹۵۶ء ۷۷ تا ۷۸
عالتی شاہ کے آٹھ اف انوں کے تجزیے "مائی ڈیر شکنتلا" پر غلام جیلانی نے تبصرہ کیا ہے۔

جنتی حسین ص - ل 'افکار' ماہنامہ کراچی ۱۵ ۹۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء ۷۴
'فن اور فنکار' کے کالم میں جنتی حسین کی شخصیت اور ان کے فن ان نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔
جنوں گورکھپوری سید محمد مہری 'زمانہ' ماہنامہ کاپنور ۹۲ ۱ جنوری ۱۹۴۹ء ۲۲ تا ۲۳
اس مضمون میں جنوں گورکھپوری کا بحیثیت اف ان نگار جائزہ لیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا عنوان پر رسالہ 'نقوش' شخصیات نبط لاہور شماره ۴۷ ۴۷ جنوری ۱۹۵۵ء صفحہ ۲۹۵ تا
۳۰۵ پر فراق گورکھپوری نے 'جنوں گورکھپوری' کی اف ان نگاری اور شخصیت کا جائزہ لیا ہے

جنوں گورکھپوری ایک مطالعہ (۱) خلش برنی 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۵۱ ۳ اپریل ۱۹۴۷ء ۳۲ تا ۳۳

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

اس مضمون کا اہم حصہ مجنوں کی افسانہ نگاری سے تعلق رکھتا ہے۔

اور مندرجہ بالا عنوان کا دوسرا حصہ رسالہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ جلد ۵ شمارہ ۵ مئی ۱۹۲۷ء
صفحہ ۲۷ تا ۳۳

اور اس کا تیسرا حصہ رسالہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ جلد ۵ شمارہ ۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۳ تا ۲۵
میں شائع ہوا ہے

مجنوں کو رکھپوری

بحیثیت افسانہ

نگار ریاض الرحمن اشرفی 'آجکل' ماہنامہ دہلی ۱۰ ۵ دسمبر ۱۹۵۱ء ۲۳ تا ۲۶

مجنوں کو رکھپوری کے

اساسی نظریات سہیل بخاری 'شاعر سالنامہ آگرہ ۲۱ ۱ ۱۹۵۰ء ۲۵ تا ۲۸

مجھے خرید لو ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۲۶ء ۵۶

شوکت تھانوی کے دس مزاحیہ افسانوں کے مجموعے "مجھے خرید لو" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ
کیا گیا ہے۔

اور رسالہ 'زمانہ' ماہنامہ کانپور جلد ۸ شمارہ ۶ جون ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۴ پر تنقید کتب کے کالم میں
شوکت تھانوی کے دس مزاحیہ افسانوں کے مجموعے "مجھے خرید لو" پر ادارے کی جانب سے
بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

مجلت انسار ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۵۲ ۱ جولائی ۱۹۲۷ء ۶۰

کلود فریڈ کے ناول کا اردو میں ترجمہ ہے۔ مترجم 'صادق الحیرہ'، جس پر ادارے کی جانب سے
تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شماره ماہ و سال صفحات

اور مندرجہ بالا عنوان پر رسالہ 'شاعر ماہنامہ' اگرچہ جلد ۱۸ شماره ۸ اگست ۱۹۴۷ء صفحہ ۵۱ پر 'نقد و نظر' کے کالم میں کلود فریٹر کے جاپانی ناول 'مترجم صادق الحیاتی' 'چلتے آئسو' پر ادارے کی جانب سے بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

محبت کے سوا دیوندر استر 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۲ ۱۱ نومبر ۱۹۵۰ء ۱۰۶
'جائزے' کے کالم میں دیوندر استر نے معصوم رضا راہی کے ناول 'محبت کے سوا' پر تبصرہ کیا ہے۔
محمد حسن عسکری ابوالخیر کشفی 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۲ ۷ مئی ۱۹۵۴ء ۲۳ تا ۲۷
اس مضمون میں محمد حسن عسکری کی افسانہ نگاری سے بھی بحث کی گئی ہے۔

محمد علی رد دلوئی صلاح الدین احمد 'ادبی دنیا' لاہور ۲۸ ۱ فروری ۱۹۵۰ء ۲۶ تا ۲۷
افسانے میں نظرت نگاری سے بحث کی گئی ہے۔

مختصر افسانہ مشتاق احمد شارق میٹھی 'زمانہ' ماہنامہ کانپور ۸۷ ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء ۲۶۱ تا ۲۶۵
مختصر افسانہ ذکی النور 'آجکل' ماہنامہ دہلی دسمبر ۱۹۴۸ء ۵۳ تا ۵۹
مختصر افسانہ اعجاز حیدر اعظمی 'آجکل' ماہنامہ دہلی ۹ ۱۰ مئی ۱۹۵۱ء ۴۸ تا ۵۰

مختصر افسانہ میں روایت اور جدت 'خاور' ماہنامہ ڈھاکہ ۱ ۳ جولائی ۱۹۵۲ء ۱۱ تا ۱۴

مختصر افسانہ میں انقیات کا عنصر احتشام حسین 'ادب لطیف' افسانہ نمبر لاہور ۲۹ ۱ مارچ ۱۹۴۹ء ۵ تا ۸
مختصر افسانہ کافن ڈاکٹر عبادت بریلوی 'نقوش' افسانہ نمبر لاہور ۵۳ تا ۵۵ دسمبر ۱۹۵۵ء ۹۳ تا ۹۴

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

مختصر افسانے کا

فنی تجزیہ محمد عظیم فیروز آبادی 'شاعر ماہنامہ اگرہ' ۱۸ تا ۲۱ جنوری ۱۹۴۷ء تا ۲۴
مختصر افسانے کے

باغی سید وقار عظیم 'غادر ماہنامہ ڈھاکہ' ۱ ۲ مئی ۱۹۵۲ء تا ۱۶

مرد غازی و۔ع 'ماہ لڑا ماہنامہ کراچی' ۲ ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء تا ۶۵

'تبصرے کے عالم میں مسبر نے ایم، اسلم کے نادل' مرد غازی' پر تبصرہ کیا ہے۔

مرزا رسوا علی عباس حسینی 'نقوش' شخصیات بڑا لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء تا ۷

'علی عباس حسینی' نے مرزا رسوا کی شخصیت اور تصانیف کا جائزہ لیا ہے۔

مرزا رسوا کی شخصیت محمد حسن 'آج کل' ماہنامہ دہلی ۷ ۱۱ فروری ۱۹۵۳ء تا ۵۲

مرزا عظیم بیگ چغتائی شاہد احمد دہلی 'نقوش' شخصیات بڑا لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء تا ۱۲

اس مضمون میں شاہد احمد دہلی نے مرزا عظیم بیگ چغتائی کی افسانہ نگاری و شخصیت کا جائزہ لیا ہے اور مندرجہ بالا مضمون رسالہ "نقوش"

'ادب عالیہ' بڑا لاہور شمارہ ۷۹، ۸۰، اپریل ۱۹۶۰ء صفحہ ۴۷ تا ۸۲ میں بھی شائع ہوا ہے

مرزا فرحت اللہ بیگ اختر انصاری 'نقوش' آزادی بڑا لاہور ۸ اگست ۱۹۴۹ء تا ۲۸

اس مضمون میں 'اختر انصاری' نے 'مرزا فرحت اللہ بیگ' کے فن کا جائزہ لیا ہے۔

مرزا فرحت اللہ بیگ کا

مزاحیہ اسلوب عزیز احمد 'نقوش' ماہنامہ لاہور ۱ مارچ ۱۹۴۸ء تا ۱۵

مرزا محمد سعید اشرف صبوحی 'نقوش' شخصیات بڑا لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء تا ۷

اس مضمون میں 'اشرف صبوحی' نے مرزا محمد سعید کی شخصیت اور ان کی نادل نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

مرزا نوشہ ر-خ ماہ نو ماہنامہ کراچی ۱۱ ۶ ستمبر ۱۹۵۸ء ۵۵

'نقد و نظر' کے کالم میں مہینے 'عشرتِ رحمانی' کے ناول 'مرزا نوشہ' پر تبصرہ کیا ہے۔

مرزا ہادی رسوا علی عباس حسینی آجکل ماہنامہ دہلی ۱۸ ۱۰ مئی ۱۹۶۰ء ۲۱ تا ۲۲
مشرقی پاکستان میں

اردو ادب (ایک جائزہ) یونس احمد 'افکار' ماہنامہ کراچی ۱۶ ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء ۷۹ تا ۸۴

اس مضمون میں 'یونس احمد' نے افسانہ نگاروں کا بھی جائزہ لیا ہے۔

معروضیت (جھلکیاں) محمد حسن عسکری 'ساقی' ماہنامہ دہلی ۳۲ ۲ اگست ۱۹۴۵ء

بعد میں جھلکیاں کے نام سے شائع ہونے والی کتاب میں یہ مضمون "معروضیت" کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے
مضمون نگار نے ناول کے آرٹ کی نشاندہی کا ہے۔

مقصوم افسانہ نگار ہند رنا تھ 'شاعر' منٹو نمبر بمبئی ۲۶ ۲۱ مارچ اپریل ۱۹۵۵ء ۳۰ تا ۳۷

اس مضمون میں 'منٹو' کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مغربی ادب کا

روسی مرقع

ساقی خاص نمبر کراچی ۶ ۱ جولائی ۱۹۵۹ء ۳۴ تا ۴۵

"مغربی ادب کا روسی مرقع" کے عنوان پر 'خاص فرسائی' کرتے ہوئے مضمون نگار نے مغربی ناول اور ناول نگار

پر اظہارِ رائے کیا ہے۔

مغربی افسانہ کا اثر

اردو افسانہ پر ممتاز شیریں 'نقوش' افسانہ نمبر لاہور ۵۲، ۵۳ دسمبر ۱۹۵۵ء ۱۰۵ تا ۱۰۲

ملے جلے افسانے ادارہ 'شاعر' ماہنامہ آگرہ ۱۸ ۳ مارچ ۱۹۴۷ء ۵۱

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

’نقد و نظر کے کالم میں‘ مقصود یوسف عثمانی، ’مکتبہ افسانوی مجموعے‘ طے چلے افسانے، ’پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔‘

ممتاز شیریں کا

’مختزن‘ لاہور ۱ ۲ جولائی ۱۹۵۰ء ۶۱ تا ۵۶

افسانوی ادب

اس مضمون میں ’ممتاز شیریں‘ کے افسانوی مجموعے ’اپنی نگریا‘ کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

منتخب روسی

م۔ ۱ ادب لطیف ماہنامہ لاہور ۱ ۳۲ اکتوبر ۱۹۵۱ء ۷۶

افسانے

جائزے کے کالم میں (مترجم انیس احمد رضوی) کے افسانوی مجموعے ’منتخب روسی افسانے‘ پر مبرر تبصرہ کیا ہے

’الو الیٹ صدیقی‘ نقوش، منٹو نمبر لاہور ۵، ۴۹ ۲۶۱ تا ۲۶۶

منٹو

’سعدت حسن منٹو‘ نقوش، ماہنامہ لاہور ۳۱، ۴۵ ستمبر اکتوبر ۱۹۵۲ء ۶۱ تا ۶۴

منٹو

’مختار صدیقی‘ پگڈنڈی منٹو نمبر امرتسر ۳ ۵، ۲ اپریل مئی ۱۹۵۵ء ۱۹ تا ۲۰

منٹو

اس مضمون میں ’مختار صدیقی‘ نے سعدت حسن منٹو کی افسانہ نگاری اور شخصیت کا جائزہ لیا ہے۔

منٹو اپنے ہمراز

’شاعر، منٹو نمبر بیٹی ۲۶ ۲۳ مارچ اپریل ۱۹۵۵ء ۷۰ تا ۷۱

منٹو

کی نظر میں

’پگڈنڈی منٹو نمبر امرتسر ۳ ۵، ۲ اپریل مئی ۱۹۵۵ء ۵۱ تا ۵۲

ن۔ پیر ویز

منٹو اور اس کا فن

منٹو اور حقیقت نگاری

’شاعر، منٹو نمبر بیٹی ۲۶ ۲۳ مارچ اپریل ۱۹۵۵ء ۳۸ تا ۴۵

شکیل الرحمن

میں زوایہ نگاہ

منٹو اور مختصر افسانہ

’پگڈنڈی منٹو نمبر امرتسر ۳ ۵، ۲ اپریل مئی ۱۹۵۵ء ۳۳ تا ۳۴

آفاق صدیقی

نگاری

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

منٹو ایک پرنسٹنٹ

۳ تا ۴	۵۰، ۲	۳	اپریل ۱۹۵۵ء	امرتسر	پگڈنڈی منٹونبر	رام پال	مطالبہ
۳۱ تا ۳۲	۵۰، ۲	۸	فروری ۱۹۵۶ء	دہلی	شاہراہ ماہنامہ	فیض الرحمن اعظمی	منٹو ایک کہانی کار
							منٹو زندگی کا ایک

۱۰ تا ۱۱	۴۱، ۳	۲۶	مارچ اپریل ۱۹۵۵ء	بمبئی	شاعر منٹونبر	ادارتی نوٹ	اجمالی خاکہ
۵۳ تا ۵۴	۸۰، ۱۹		اپریل ۱۹۶۰ء	لاہور	'نقوش' ادب عالیہ بزر	محمد طفیل	منٹو صاحب
۱۳ تا ۱۴	۵۰، ۱۹	۷	مارچ ۱۹۵۵ء	کراچی	ماہ نو ماہنامہ	سید وقار عظیم	منٹو عظیم فنکار
۲ تا ۳	۴۱، ۲	۲۹	جولائی ۱۹۵۰ء	لاہور	'ادب لطیف'	ادارہ	منٹو کا ایک انسانہ
۳۵ تا ۳۶	۵۰، ۱۹			لاہور	'نقوش' منٹونبر	محمد طفیل	منٹو کا ایک خط

اس مضمون میں محمد طفیل نے خطوط کے حوالہ سے منٹو کی شخصیت کا جائزہ لیا ہے۔

۲۲ تا ۲۳	۵۰، ۱۹			لاہور	'نقوش' منٹونبر	وقار عظیم	منٹو کا فن
----------	--------	--	--	-------	----------------	-----------	------------

مندرجہ بالا مضمون رسالہ 'نقوش' ادب عالیہ بزر، لاہور، شمارہ ۸۰، ۱۹، اپریل ۱۹۶۰ء صفحات ۵۴ تا ۵۷ میں شائع ہوا ہے۔

۲۵ تا ۲۶	۵۰، ۱۹			لاہور	'نقوش' منٹونبر	محمد حسن عسکری	منٹو کا مقام
۲۵ تا ۲۶	۴۱، ۳	۲۶	مارچ اپریل ۱۹۵۵ء	بمبئی	شاعر منٹونبر	وارث علوی	منٹو کی افسانہ نگاری
							منٹو کی افسانہ نگاری

۸ تا ۹	۶، ۵	۵	مئی جون ۱۹۵۳ء	دہلی	شاہراہ ماہنامہ	ہنس راج رہبر	کانتھیری جائزہ
--------	------	---	---------------	------	----------------	--------------	----------------

"میں زہر بلا ہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند" کے کالم میں ہنس راج رہبر نے سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

منٹو کی چند یادیں

اورچنہ خطوط احمد ندیم قاسمی 'نقوش' منٹو نمبر لاہور ۵۰، ۴۹ ۳۵۹ تا ۳۷۲
اس مضمون میں احمد ندیم قاسمی نے خطوط کے حوالے سے 'منٹو' کی شخصیت کا جائزہ لیا ہے۔

منٹو کی حقیقت

نگار سی عبادت بریلوی 'نقوش' منٹو نمبر لاہور ۵۰، ۴۹ ۲۶۷ تا ۲۸۸
منٹو کی فنی تکمیل ممتاز شیریں 'نقوش' منٹو نمبر لاہور ۵۰، ۴۹ ۲۱۷ تا ۲۲۱
منٹو کی موت غلام عباس 'نقوش' منٹو نمبر لاہور ۵۰، ۴۹ ۳۵۲ تا ۳۵۴
منٹو کے افسانوں

میں نفسیاتی پہلو محمود واجد ہنگڑنڈی منٹو نمبر امرتسر ۳ ۵۶، ۳ اپریل مئی ۱۹۵۵ء ۷ تا ۱۰
منٹو کے افسانے وقار عظیم 'ادب لطیف' افسانہ نمبر لاہور ۲۲ ۲۶۱ ۶۵ تا ۶۷
منٹو کے کردار یاقہ مہدی 'شاعر' منٹو نمبر بمبئی ۲۶ ۳، ۳ مارچ اپریل ۱۹۵۵ء ۴ تا ۵
منٹو ماموں کی موت حامد جلال 'نقوش' منٹو نمبر لاہور ۵۰، ۴۹ ۳۴۹ تا ۳۵۲

مندرجہ بالا مضمون رسالہ 'نقوش' ادب عالیہ نمبر لاہور شمارہ ۴۹، ۸۰، اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۴۸۳ تا ۴۸۶ میں بھی شائع ہوا ہے۔

منٹو، موپاساں اور

بالزاک رضیہ بیگم 'صبا' ماہنامہ حیدرآباد ۳ ۱۱، ۱۱ ۳۵ تا ۳۹
منٹو میر دشمن اوپنڈر ناتھ اشک 'نقوش' منٹو نمبر لاہور ۵۰، ۴۹ ۳۱۱ تا ۳۲۲

اور مندرجہ بالا مضمون رسالہ 'نقوش' ادب عالیہ نمبر شمارہ ۴۹، ۸۰، اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۵۰۳ تا ۵۰۴، چچی اوپنڈر ناتھ اشک

نے سعادت حسن منٹو کی شخصیت کا جائزہ لیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

منٹو بہار امویاں ممتاز شیریں پگڈنڈی منٹو نمبر ۳ ۵۱۴ اپریل مئی ۱۹۵۵ء ۳۲
منزل ہے کہاں تیری دلی کے ادیب شاہزادہ ماہنامہ دہلی ۵ ۸ اگست ۱۹۵۳ء ۵۵ تا ۵۳
”دلی کے ادیب“ نے ”کرشن چندر کے نام مکی چیمٹی“ میں کرشن چندر کی افادہ نگاری پر اظہار خیال کیا ہے۔

منشی پریم چند بیکشیت ناول نگار ممتاز حسین ’ادب لطیف سالنامہ لاہور ۳۹ ۵ مارچ ۱۹۵۵ء ۱۹ تا ۱۲
اور مندرجہ بالا مضمون رسالہ آجکل ماہنامہ دہلی جلد ۱۴، شمارہ ۸، مارچ ۱۹۵۶ء صفحہ ۳ تا ۹ اور رسالہ آجکل ماہنامہ دہلی جلد ۱۴، شمارہ ۹، اپریل ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۵ تا ۱۵ ہیں بھی شائع ہوئے۔

موجودہ انگریزی ادب محمد حسن عسکری ’ساقی‘ ماہنامہ دہلی ۳۱ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء ۸ تا ۸
(جھلکیاں) ’جھلکیاں کے عنوان سے محمد حسن عسکری ’ساقی‘ میں ایک مستقل کالم لکھتے تھے، یہ مضمون بھی اسی کالم کا حصہ ہے، جس میں اردو ناول اور افسانہ پر مغربی ادب کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بعد میں جھلکیاں کے نام سے شائع ہونے والی کتاب میں یہ مضمون ”موجودہ انگریزی ادب“ کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔

مولانا عبدالحلیم شرر خاکی قزلباس ’نفوس‘ شخصیات نمبر لاہور ۴۸، ۴۷ جنوری ۱۹۵۵ء ۵۵ تا ۵۵
خاکی قزلباس نے ”مولانا عبدالحلیم شرر“ کی شخصیت اور تصانیف کا جائزہ لیا ہے۔

مولوی نذیر احمد دہلوی ایک مرقع شاہد احمد دہلوی ’ماہ نو‘ ماہنامہ کراچی ۴ ۲ مئی ۱۹۵۱ء ۱۸ تا ۲۲
مولوی نذیر احمد کے تمثیلی فسائے ڈاکٹر احسن فاروقی ’اردو ادب‘ سہ ماہی علی گڑھ ۱ ۱ جولائی ۱۹۵۰ء ۱۱۵ تا ۱۱۵

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

مولوی نذیر احمد کے
چیز مرثالی اور حقیقی کردار صلاح الدین احمد 'ادبی دنیا' لاہور ۲۷ ۴ مئی ۱۹۴۹ء تا ۳۰

میاں ایم۔ اسلم کے
تاریخی ناول مولوی نصیر الدین ہاشمی 'سب رس' ماہنامہ حیدرآباد ۲۲ ۸، ۱۷ جولائی اگست ۱۹۵۸ء تا ۲۸
میدانِ عمل ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۲۳ ۲ ستمبر ۱۹۵۲ء تا ۵۴

"میدانِ عمل" پر ادارہ کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

میراث کمال احمد صدیقی 'شاہراہ' دہلی ۳ ۳، ۴ فروری مارچ ۱۹۵۱ء تا ۱۳۸

'جائزے کے کالم میں' پرکاش پنڈت کے افسانوی مجموعے "میراث" پر کمال احمد صدیقی نے تبصرہ کیا ہے۔

اور مندرجہ بالا افسانوی مجموعے پر سالہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ، جلد ۵۹، شمارہ ۴، اپریل ۱۹۵۱ء صفحہ ۴۴ پر بھی
ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

میرا دوست میرا دشمن عصمت حقیقتی 'نقوش' منٹو لاہور ۴۹، ۵۰ ۲۹۶ تا ۳۱۰

یہ مضمون منٹو کی شخصیت پر ہے۔ اور مندرجہ بالا مضمون رسالہ 'نقوش' ادبِ عالیہ نمبر لاہور شمارہ ۸۰، ۷۹،
اپریل ۱۹۶۰ء صفحہ ۴۸ تا ۵۰، مین گسٹائٹس ہوا ہے۔

میر امن سے پہلے کی
ایک نثری داستان نادر سنیابوری 'صبا' ماہنامہ حیدرآباد ۵ ۸، ۱۷ جولائی اگست ۱۹۵۹ء تا ۲۹

میر امن کی سیرت لکشمی نرائن نگاری تالیش و شمشٹ 'شاعر' ماہنامہ آگرہ ۲۱ ۴، ۳ اپریل ۱۹۵۰ء تا ۲۵

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

میر یاقوت علی داستان گنج	راز نیردانی	نیا دور ماہنامہ	لکھنؤ	۱۴ ۲	مئی ۱۹۵۹ء	۲۲ تا ۱۸
میں افسانے کیوں						
انہیں پڑھتا؟	عبد الحمید اعظمی	آجکل ماہنامہ	دہلی	۸ ۱۵	جولائی ۱۹۵۰ء	۳۲ تا ۳۴
میں اور میرا فن	ہنس راج رہبر	شاہراہ ماہنامہ	دہلی	۵ ۷	جولائی ۱۹۵۳ء	۳۰ تا ۳۳
میری پسند کی اردو						
کتا میں	مالک رام	آجکل ماہنامہ	دہلی	۹ ۷	فروری ۱۹۵۱ء	۷ تا ۷

مضمون نگار نے فکشن میں قصہ "چہار درویش" فسانہ عجائب، مراۃ العروس، توبۃ النصوح، بازار حسن، میدانِ عمل، امراؤ جان ادا، شہاب کی سرگزشت وغیرہ اور چند افسانہ نگاروں مثلاً خواجہ حسن نظامی، جنوں گورکھپوری، کرشن چندر، عصمت چغتائی، احمد ندیم قاسمی، سعادت حسن منٹو، بیدری کے افسانوں کو پسند کیا ہے۔

میرے افسانے ونگ کمانڈر سید فیاض محمود، خمنز لاہور ۲ ۶ دسمبر ۱۹۴۹ء ۲۵ تا ۲۹

اس مضمون میں 'سید فیاض محمود' نے اپنے افسانوی مجموعے "رنگ دلو" پر 'میرے افسانے' کے عنوان سے خود ہی

اظہار خیال کیا ہے۔

میرے چھٹم خانے عارف 'ادب لطیف' ماہنامہ لاہور ۲۸ ۵ جولائی اگست ۱۹۴۹ء ۱۰۶

جائزے کے کالم میں عارف نے قرۃ العین حیدر کے ناول "میرے بھی صنم خانے" پر تبصرہ کیا ہے۔ اور

مندرجہ بالا ناول پر رسالہ 'ساقی'، افسانہ نمبر کراچی جلد ۴۰، شمارہ ۱، ۲ جولائی اگست ۱۹۴۹ء صفحہ ۱۹۶ تا ۱۹۸، اور

'انتظار حسین' نے رسالہ 'ساقی'، ماہنامہ کراچی، جلد ۴۰، شمارہ ۳، ستمبر ۱۹۴۹ء صفحہ ۱۸ تا ۲۰، بقیہ ۵۶ پڑ اور

'جلال الدین احمد' نے رسالہ 'نقوش' سالنامہ لاہور شمارہ ۱۵ تا ۱۶، ۱۹۵۱ء صفحہ ۵۲ تا ۵۸ پر جائزہ لیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

میرے بھی صنم خانے

(ایک جائزہ) احمد ندیم قاسمی 'شاہراہ' دہلی ۳، ۲، ۳، ۲، ۳، ۲ تا ۲۳، ۱۹۵۱ء

میرے ساتھی احمد ندیم قاسمی 'نقوشِ ماہنامہ' لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء تا ۷، ۷، ۷ تا ۷، ۷، ۷

(چند جھلکیاں) اس مضمون میں "احمد ندیم قاسمی" نے 'ممتاز حسین' کی شخصیت اور ان کی فن نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

میکسم گورکی خلیل احمد 'شاہراہ' ناول نمبر دہلی ۱۰، ۲، ۲، ۲، ۲، ۲ تا ۲، ۲، ۲ تا ۲، ۲، ۲

اس ناول نمبر میں "میکسم گورکی" کے ناول شامل کئے گئے ہیں ان کا مختصر تعارف مترجم خلیل احمد نے کر لیا ہے۔

ن

ناول اور افسانے میں

حقیقت نگاری محمد حسن عسکری 'ساقی' افسانہ نمبر دہلی ۳۵، ۷، ۷، ۷، ۷، ۷ تا ۷، ۷، ۷ تا ۷، ۷، ۷

(جھلکیاں) 'جھلکیاں' کے عنوان سے محمد حسن عسکری 'ساقی' میں ایک مستقل کالم لکھتے تھے یہ مضمون بھی اسی کالم کا حصہ ہے۔

مضمون نگار نے ناول اور افسانے میں حقیقت نگاری سے بحث کی ہے۔

ناول اور ڈرامہ آغا ناصر 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۱۳، ۶، ۶، ۶، ۶، ۶ تا ۱۳، ۶، ۶ تا ۱۳، ۶، ۶

(جدید حالات کی روشنی میں)

ناول کا ارتقا علی عباس حسینی 'زمانہ' ماہنامہ کانپور ۸۸، ۲، ۲، ۲، ۲، ۲ تا ۸۸، ۲، ۲ تا ۸۸، ۲، ۲

ناول کا ذوق محمد حسن فاروقی 'ساقی' ماہنامہ کراچی ۴۲، ۶، ۶، ۶، ۶، ۶ تا ۴۲، ۶، ۶ تا ۴۲، ۶، ۶

ناول - کہانی

کے روپ عزیز احمد 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۹، ۲، ۲، ۲، ۲، ۲ تا ۹، ۲، ۲ تا ۹، ۲، ۲

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

ناول کیا ہے ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۵۹ ۳ اپریل ۱۹۵۱ء تا ۴ تا ۲۵
 'ڈاکٹر محمد حسن فاروقی اور ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی کی کتاب' ناول کیا ہے 'پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
ناول کی تاریخ و تنقید ادارہ 'زمانہ' ماہنامہ کانپور ۸۹ ۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء تا ۱۸ تا ۱۸
 'نقد و نظر' کے کالم میں علی عباس حسینی کی کتاب 'ناول کی تاریخ و تنقید' پر ادارہ کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

ناول کی تاریخ و

تنقید سید اختر علی تلہری 'شاعر' ماہنامہ آگرہ ۱۸ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء تا ۹ تا ۹
ناول کی تکنیک مسیح الزماں 'مشاہیر' ماہنامہ دہلی ۷ ۳ مارچ ۱۹۵۵ء تا ۲۹ تا ۳۱
ناول کے چند دور ڈاکٹر ابوالکلیت صدیقی 'ادب لطیف' سالنامہ لاہور ۲۱ ۲ مئی ۱۹۵۰ء تا ۲۰ تا ۳۰
ناول کے عناصر ترکیبی جمیل محمد کندھائی پوری 'ادب لطیف' سالنامہ لاہور ۱۲۱ ۱۲۱ ۱۹۴۵ء تا ۱۲۱

ناول کے نئے

رجحانات 'ادبیات' ڈاکٹر عبادت بریلوی 'افکار' ماہنامہ کراچی ۱۴ ۸۸ دسمبر ۱۹۵۸ء تا ۲۲ تا ۲۲
ناول میں کہانی کا عنصر انتظار حسین 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۴ ۱۰ جنوری ۱۹۵۲ء تا ۱۲ تا ۱۷
ناول میں مقصد محمد احسن فاروقی 'خاندان' ماہنامہ ڈھاکہ ۲ ۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء تا ۵ تا ۸
ناول کا مسئلہ ڈاکٹر وزیر آغا 'ادب لطیف' ناولٹ نمبر لاہور ۴۶ ۱۲ ۱۹۵۹ء تا ۵ تا ۸
ناول کی تکنیک ڈاکٹر عبادت بریلوی 'نقوش' ماہنامہ لاہور ۱۹ ۲۰ ۲۰۳ تا ۲۰۸
ناہید ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۴۷ ۶ جون ۱۹۴۵ء تا ۶۰ تا ۶۰

'آغا شاعر قزلباس' کے ناولٹ 'ناہید' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

ندیم صاحب محمد طفیل 'نقوش' ماہنامہ لاہور ۲۰، ۲۹ مارچ ۱۹۵۲ء ۱۹۹ تا ۲۱۱

مضمون نگار نے "ندیم صاحب" کی شخصیت اور فنِ انسانی نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

نراس میں آس ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۵۶ ۲ اگست ۱۹۴۹ء ۵۳

مصنفہ 'صالحہ عابد حسین' کے چار افسانوں کے مجموعے "نراس میں آس" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

ندیر احمد (ایک جائزہ) محمد صادق 'ماہِ نو' ماہنامہ کراچی ۲ ۲ مئی ۱۹۵۱ء ۳ تا ۱۲

ندیر احمد کا اردو

ادب میں مقام معین الدین 'ماہِ نو' ماہنامہ کراچی ۲ ۲ مئی ۱۹۵۱ء ۱۳ تا ۱۷

ندیر احمد کا

ایک ناول مولانا عبدالمجید ریبادی 'نقوش' سالنامہ لاہور ۶۲، ۶۱ جنوری فروری ۱۹۵۷ء ۲۰ تا ۲۸

ندیر احمد کا ذہنی

تجزیہ ڈاکٹر اعجاز حسین 'نقوش' ادب عالیہ، لاہور ۸۰، ۷۹ اپریل ۱۹۶۰ء ۲۲۹ تا ۲۳۹

ندیر احمد کے عمرانی

نظریات صلاح الدین احمد 'ادبی دنیا' ماہنامہ لاہور ۲۷ ۳ مارچ ۱۹۴۹ء ۷ تا ۲۸

ندیر احمد کے ناول اور

ان کا پس منظر وقار عظیم 'ساقی' سالنامہ دہلی ۲۵ ۱ جنوری فروری ۱۹۴۷ء ۹۱ تا ۹۴

ندیر احمد کی

انفرادیت ڈاکٹر سید عبد اللہ 'نقوش' ادب عالیہ، لاہور ۸۰، ۷۹ اپریل ۱۹۶۰ء ۲۵ تا ۳۱

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

نفرت کی دیوار س. ا. ر. 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۱۲ ۸ اگست ۱۹۵۹ء ۵۸
'نقد و نظر' کے کالم میں مبصر نے منظور ممتاز کے ناول "نفرت کی دیوار" پر تبصرہ کیا ہے۔

نقش و نقاش ادارہ 'زمانہ' ماہنامہ کانپور ۸۶ ۵ مئی ۱۹۴۶ء تا ۲۰۵
'تنقید کتب' کے کالم میں سلطان حیدر جوش کے ناول "نقش و نقاش" پر ادارے کی جانب سے تفصیل سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
اور مندرجہ بالا ناول پر رسالہ نگار ماہنامہ لکھنؤ جلد ۴۹، شمارہ ۵، مئی ۱۹۴۶ء صفحہ ۶۱، پر بھی ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

نقوش لطیف احتشام حسین 'نقوش' ماہنامہ لاہور ۵ اپریل ۱۹۴۹ء تا ۱۹۳
'نقوش لطیف' اردو کے ۱۲۳ افسانہ نگاروں کے افسانوں کا مجموعہ ہے۔ جس کو "احمد ندیم قاسمی نے مرتب کیا ہے، اور احتشام حسین نے مٹی کتہیں کے کالم میں تبصرہ کیا ہے۔

نکولائی گوگل دلیپ سنگھ 'شاہراہ' ناولٹ بنر دہلی ۱۰ ۲ فروری ۱۹۵۸ء ۱۷۹
'ناولٹ بنر' میں جن مصنفین کے ناولٹ شامل کئے گئے ہیں ان میں ایک کا مختصر تعارف، مترجم دلیپ سنگھ نے لکھا ہے۔

نگار م. ا. 'ادب لطیف' ماہنامہ لاہور ۳۰ ۴ جنوری ۱۹۵۱ء ۵۸
'جائزے' کے کالم میں محترمہ فاطمہ مدین کے ناول "نگار" پر تبصرہ کیا ہے۔

نمائش ادارہ 'شاعر' ماہنامہ بمبئی ۲۶ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء ۷۰
'نقد و نظر' کے کالم میں 'منظر سلیم' کے ناول "نمائش" پر ادارہ کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

نمود و راز ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۴۷ ۳ مارچ ۱۹۴۵ء ۶۳
'آنہ محمودہ رضوی' کے افسانوی مجموعے "نمود و راز" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

نتکاپالو ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۴۹ ۵ مئی ۱۹۴۶ء تا ۵۹

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

’نصیر احمد اختر‘ کے ’تولہ انسانوں کے مجموعے‘ ”سنگاماحول“ پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

سنگاماحول

’سب رس‘ ماہنامہ حیدرآباد ۲۳ ۶، ۵ مئی جون ۱۹۵۹ء ۵۹

’کے آر حسینی‘ کے ناول ”سنگاماحول“ پر اکبر الدین صدیقی، وقار ظلیل، نصیر احمد صدیقی نے تبصرہ کیا ہے۔

نور مجنوری

’افکار‘ ماہنامہ کراچی ۱۶ ۱۰، ۶ جون ۱۹۶۰ء ۷۳

’فن اور فنکار‘ کے کالم میں مضمون نگار نے ”نور مجنوری“ کی شخصیت اور ان کے ناول ’ہائے محبت ہائے زلمے‘ کا مختصر تعارف کرایا ہے۔

نورنگ

’سب رس‘ ماہنامہ حیدرآباد ۲۲ ۲، ۲ فروری مارچ ۱۹۵۸ء ۳۱

’بلقیس اختر‘ کے ان انوی مجموعے ”نورنگ“ پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

لوش و نیش

’ساقی‘ ماہنامہ کراچی ۲۴ ۶ دسمبر ۱۹۵۱ء ۵۰ تا ۵۱

’نقد و نظر‘ کے کالم میں عندلیب شادانی کے ۱۳ انسانوں کے مجموعے ”لوش و نیش“ پر ادارے کی طرف سے تبصرہ کیا گیا ہے۔ ’دردِ جہاں‘ انسانوں کے مجموعے پر رسالہ ’نگار‘ ماہنامہ ’لکھنؤ‘ جلد ۶، شمارہ ۶، دسمبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۳۶ پر بھی ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

’نوطرِ مرصع‘ ڈاکٹر عبادت بریلوی ’افکار‘ ماہنامہ کراچی ۱۵ ۹۵ جولائی ۱۹۵۹ء ۲۰ تا ۲۲

(ادبی سائل) اس مضمون میں ڈاکٹر عبادت بریلوی نے ”نوطرِ مرصع“ کا جائزہ لیا ہے۔

’نوطرِ مرصع‘ ابن خاتقاہی ’شاہراہ‘ ماہنامہ ۱۱ ۷ جولائی ۱۹۵۹ء ۶۰

’نئی بیماری‘ نصیر الدین ہاشمی ’سب رس‘ ماہنامہ حیدرآباد ۱۳ ۸ اگست ۱۹۵۱ء ۲۸ تا ۲۹

’تنقید و تبصرہ‘ کے کالم میں مضمون نگار نے ”نئی بیماری“ نامی نوط انسانوں کے مجموعے پر اظہارِ رائے کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

نئی بیماری م۔ ح 'اُردو ادب' سہ ماہی علی گڑھ ۳ ۱ جنوری تا مارچ ۱۹۵۲ء ۱۳ تا ۱۴

'مہندز ناٹھ' کے اف انومی مجموعے "نئی بیماری" پر تبصرہ کیا ہے۔

نئی دھرتی پرانے

گیت سید جلیل احمد 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۱۰ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء ۵۸

'تبصرے کے کالم میں' رام لعل کے گیارہ اف انوں کے مجموعے "نئی دھرتی پرانے گیت" پر تبصرہ کیا ہے۔

نئی دھرتی پرانے

گیت م۔ ن 'شاعر' ماہنامہ دہلی ۳۰ ۲ فروری ۱۹۵۹ء ۷۲ تا ۷۳

'نقد و تبصرہ' کے کالم میں تبصرے رام لعل کے اف انومی مجموعے "نئی دھرتی پرانے گیت" پر تبصرہ کیا ہے۔

نئی دھرتی پرانے

گیت جمیلانی بانو 'صبا' ماہنامہ حیدرآباد ۵ ۵ اپریل مئی ۱۹۵۹ء ۷۷ تا ۸۸

'رام لعل' کے اف انومی مجموعے "نئی دھرتی پرانے گیت" پر جمیلانی بانو نے تبصرہ کیا ہے۔

نئی دھرتی پرانے

گیت ادارہ 'نیا دروازہ' ماہنامہ لکھنؤ ۱۳ ۱۰ جنوری ۱۹۶۰ء ۶۳

'نقد و نظر' کے کالم میں رام لعل کے اف انومی مجموعے "نئی دھرتی پرانے گیت" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

نئے ادب کی صنفی

تشریحات سید شفیق احمد 'شاعر' ماہنامہ آگرہ ۲۱ ۱۱ نومبر ۱۹۵۰ء ۸ تا ۱۰

'سید شفیق احمد' نے "نئے ادب کی صنفی تشریحات" کے عنوان سے صنفِ افسانہ پر بھی اظہارِ رائے کیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

نئے اشارے ادارہ 'شاعر ماہنامہ' اگرہ ۱۷ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء ۵۱
نقد و نظر کے کالم میں مظلوم کھٹولی کے افسانوی مجموعے 'نئے اشارے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

پس منظر 'آج کل' پندرہ روزہ دہلی یکم جون ۱۹۳۵ء تا ۶ تا ۶۳
نئے افسانے کا فنی

موضوع سید وقار عظیم 'ساقی' افسانہ نمبر دہلی ۱ ۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء تا ۲۸
نئے خاکے ادارہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۵۱ ۵ مئی ۱۹۳۷ء ۶۱

'قدوس صہبائی' کے افسانوی مجموعے 'نئے خاکے' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنفوانِ شباب فیروز جیس 'ادبی دنیا' لاہور ۲۲ ۲ اپریل ۱۹۳۶ء تا ۵۳
نیا افسانہ اور سماجی

ذمہ داری محمد حسن عسکری 'ساقی' دہلی ۳۲ ۲ اگست ۱۹۳۶ء

(جھلکیاں) 'بعد میں جھلکیاں کے نام سے شائع ہونے والی کتاب میں یہ مضمون "نیا افسانہ اور سماجی ذمہ داری" کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے مضمون نگار نے اردو ادب میں "نیا افسانہ اور سماجی ذمہ داری" پر روشنی ڈالی ہے۔

نیا دورِ فسادات نمبر مجتبیٰ حسین 'نقوش' ماہنامہ لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء تا ۲۶

اس مضمون میں 'مجتبیٰ حسین' نے بتایا ہے کہ 'فاد' ناول اور افسانے کا اہم موضوع رہا ہے۔

نیاز سے انٹرویو احتشام حسین 'شاہراہ' ماہنامہ دہلی ۱۱ ۷ جولائی ۱۹۵۹ء تا ۱۵

'نیاز فتحپوری' سے انٹرویو۔ جس میں 'نیاز' کے افسانوں میں رومانی عناصر سے بحث کی گئی ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

نیاز فتحپوری سید حامد حسین 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ ۶۹ ۳ اپریل ۱۹۵۶ء ۲۶ تا ۲۹
'اس مضمون میں 'سید حامد حسین' نے 'نیاز فتحپوری' کی فنِ انشا نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

نیاز فتحپوری سے انٹرویو سید احتشام حسین 'ادب لطیف' لاہور ۴۶ ۶ جولائی ۱۹۵۹ء ۷ تا ۷
'اس انٹرویو میں انہوں نے اپنی انشا نگاری پر بھی اظہارِ خیال کیا ہے۔

نیاز فتحپوری کے افاتے شکیل الرحمن 'صبا' ماہنامہ دہلی ۶ ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء ۲۳ تا ۲۸



واحدہ تبسم جمیلانی بانو 'صبا' ماہنامہ حیدرآباد ۵ ۱۱ ۱۹۵۸ء ۲۶ تا ۳۰
'اس مضمون میں 'جمیلانی بانو' نے 'واحدہ تبسم' کی شخصیت اور فنِ انشا نگاری کا جائزہ لیا ہے۔

واحدہ تبسم ایک خالہ محمد حفظ الکتیری لکھی 'شاعر' ماہنامہ بمبئی ۳۱ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء ۱۸ تا ۲۳
وادیاں اور دیرانہ ادارہ 'شاعر' ماہنامہ بمبئی ۲۶ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۵ء ۵۵
'نقد و نظر' کے کالم میں 'ٹھاکر پونجی' کے ناول 'وادیاں اور دیرانہ' پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

وجود پرستی کا فلسفہ اور اسکا طبقاتی مفہوم بدیع مشہدی 'شاعر' ماہنامہ دہلی ۳ ۷ جولائی ۱۹۵۱ء ۱۲ تا ۱۸
'بدیع مشہدی' نے یہ مضمون 'سارتر' کے ناولوں کے حوالے سے لکھا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

- دسکی کی بوتل ادارہ 'شاعر ماہنامہ' بمبئی ۲۹ ۵ مئی ۱۹۵۸ء ۵۹
- 'نقد و نظر' کے کالم میں مومین یاد کے افسانوی مجموعے "دسکی کی بوتل" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
- وقار عظیم کی تنقید نگاری منظر شاہ خاں 'ساقی' دہلی ۳۵ ۳ مارچ ۱۹۴۷ء ۲۲ تا ۲۷
- اس مضمون میں مصنف نے "وقار عظیم کے تنقیدی شعور اور ان کے افسانوں پر جو تنقید کی گئی، اسکا جائزہ لیا ہے۔
- وقار لطیف ظفر احمد 'صبا' ماہنامہ حیدرآباد ۵ ۱۱ نومبر دسمبر ۱۹۵۹ء ۲۰ تا ۲۳
- اس مضمون میں 'وقار لطیف' کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے اور انکی شخصیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔
- دیران بہاریں محمود ہاشمی 'شاعر ماہنامہ' بمبئی ۳۱ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء ۲۷ تا ۲۹
- 'محمود ہاشمی' نے 'ستیش بتر' کے افسانوی مجموعے "دیران بہاریں" کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔



- ہاجرہ سرور احمد ندیم قاسمی 'نقوش' آزادی نمبر لاہور ۸ اگست ۱۹۴۹ء ۱۹۲ تا ۱۹۴
- اس مضمون میں 'احمد ندیم قاسمی' نے "ہاجرہ سرور" کی شخصیت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور مندرجہ بالا
- مضمون رسالہ 'نقوش' شخصیات نمبر ۱، شمارہ ۴۷، ۴۸، جنوری ۱۹۵۵ء صفحات ۶۱ تا ۶۳ میں بھی شائع ہوا ہے۔

- ہم وحشی ہیں "ہم" 'نقوش' ماہنامہ لاہور ۱ مارچ ۱۹۴۸ء ۷۵ تا
- 'کرشن چندر' کے افسانوی مجموعے "ہم وحشی ہیں" پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمار ماہ و سال صفحات

ہمارا ادب اور

بیرونی عوام النور ادعائی 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۳ ۳ جون ۱۹۵۱ء ۱۲ تا ۱۵
'النور ادعائی' نے اس مضمون میں ناول اور افسانے کا بھی جائزہ لیا ہے۔

ہمارا گاؤں اور

دوسرے افسانے ادارہ 'سب رس' ماہنامہ حیدرآباد ۲۱ ۳ مارچ ۱۹۵۰ء ۳۷
"ہمارا گاؤں اور دوسرے افسانے" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔

ہماری تحریک

'نقوش' ماہنامہ لاہور ۵ اپریل ۱۹۴۹ء ۷۹ تا ۸۵
اس مضمون میں مختلف ادیب اور نقاد نے 'منٹو' کی افسانہ نگاری پر اظہار خیال کیا ہے اور مندرجہ بالا
عنوان پر رسالہ 'نقوش' ماہنامہ، لاہور، شمارہ ۶، جون ۱۹۴۹ء صفحات ۱۰۳ تا ۱۰۷ پر انجمن
ترقی پسند مصنفین کی گفتگو میں "یا خدا" ناول کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ہماری داستانیں وقار عظیم 'نقوش' ماہنامہ لاہور ۲۲، ۲۱ مئی ۱۹۵۲ء ۲۱۰ تا ۲۱۷

'اور مندرجہ بالا عنوان پر رسالہ 'نقوش' ادب عالیہ منبر لاہور، شمارہ ۷۹، ۸۰، اپریل ۱۹۶۰ء صفحات
۲۶۳ تا ۲۷۳ پر بھی شائع ہوا ہے۔

ہمارے ساتھی

'ادب لطیف' سالنامہ لاہور ۲۴ تا ۲۷ ۱۹۴۷ء
اس مضمون میں منٹو بلونت سنگھ اپنر ناتھ اشک، ممتاز مفتی، دلوندر اسر، شفیق الرحمن کی شخصیت کا
مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

ہمارے ماحول کے کردار

افسانوی ماحول میں النور جلال 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۲ ۳ جولائی ۱۹۴۹ء ۵۹ تا ۶۲

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

ہمالیہ کی گود میں ادارہ 'شاعر' ماہنامہ آگرہ ۱۷ ۳ اپریل ۱۹۳۶ء ۵۲
'نقد و نظر' کے کالم میں 'ساگر چند گورکھا' کے افانوی مجموعے "ہمالیہ کی گود میں" پر ادارے کی جانب سے تبصرہ کیا گیا ہے۔
اور مندرجہ بالا مجموعے پر رسالہ 'ساقی'، دہلی، جلد ۳۳، شمارہ ۳، مارچ ۱۹۳۶ء صفحہ ۶۵، پر نقد و تبصرہ
کے کالم میں ادارے کی جانب سے بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

اور اسی عنوان پر رسالہ 'نگار' ماہنامہ لکھنؤ، جلد ۳۹، شمارہ ۵، مئی ۱۹۳۶ء، صفحہ ۵۳ پر ادارے
کی طرف سے بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

ہمسفر پیرکاش پنڈت 'شاہراہ' افانہ نمبر دہلی ۴ ۶ جون ۱۹۵۲ء ۵ تا ۶
'مضمون نگار' نے اس مضمون میں 'احمد ندیم قاسمی'، 'اشفاق احمد'، 'دیوندر استر'، 'دیوندر ستیا رتی'،
'راجندر سنگھ بیدی'، 'فکر تونسوی'، 'کرشن چندر'، 'دکنول نین پروانہ' وغیرہ کا تعارف کرایا ہے۔ اور
ان کے ادبی مشاغل کا ذکر کیا ہے۔

ہندی افسانہ اور

ناول کی روایات

اور نئے تجربے، ڈاکٹر ارم بلاس خرمہ 'شاہراہ' سالنامہ دہلی ۳، ۱۲، ۱، دسمبر ۱۹۵۱ء ۱۰ تا ۱۲
جنوری ۱۹۵۲ء

ہندی افسانہ نگاری بہار کوٹی 'شاعر' ماہنامہ آگرہ ۱۷ ۱ جنوری ۱۹۳۶ء ۱۱ تا ۱۳
جنوری ۱۹۵۲ء

ہندی جیمین اور

قصہ کوٹی محمد حسن مثنیٰ

'ساقی' افسانہ نمبر دہلی ۲۲ ۱ جولائی ۱۹۳۵ء ۱۲ تا ۱۵

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

ی

- یا خدا م-۱ 'ادب لطیف' ماہنامہ لاہور ۳۳ ۶ مارچ ۱۹۵۲ء ۸۰
'جائزے' کے کالم میں 'قدرت اللہ شہاب' کے ناولٹ 'یا خدا' پر مبصر نے تبصرہ کیا ہے۔
- یا خدا سید احمد علی 'افکار' خاص نمبر کراچی ۱۵۰ ۱۹۵۲ء
'العنوان' اس بار مستقل کالم میں 'قدرت اللہ شہاب' کے ناولٹ 'یا خدا' پر سید احمد علی نے تبصرہ کیا ہے۔
- یا خدا اقبال عظیم 'خاور' ماہنامہ ڈھاکہ ۱ ۵ اگست ۱۹۵۲ء ۶۲
'تبصرہ' کے کالم میں 'اقبال عظیم' نے 'قدرت اللہ شہاب' کے ناولٹ 'یا خدا' پر تبصرہ کیا ہے۔
- یا خدا اور اس کا
دیباچہ ظہیر بابر 'نقوش' ماہنامہ لاہور ۵ اپریل ۱۹۴۹ء ۳ تا ۸۳
'ظہیر بابر' نے 'قدرت اللہ شہاب' کے ناولٹ 'یا خدا' کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔
- یزید مفتون احمد 'خاور' ماہنامہ ڈھاکہ ۱ ۲ جون ۱۹۵۲ء ۶۲
'مبصر' نے 'سعادت حسن منٹو' کے افسانوی مجموعے 'یزید' پر تبصرہ کیا ہے۔
- یلدرم نذر سجاد حیدر 'ماہ نو' ماہنامہ کراچی ۱۰ ۹ دسمبر ۱۹۵۴ء ۱۹ تا ۲۲
(بقیہ ۵۳ پیص)
- اس مضمون میں 'نذر سجاد حیدر' نے 'یلدرم' کی افسانہ نگاری اور شخصیت کا جائزہ لیا ہے۔
- یہ اتیس افسانے اعجاز احمد 'شاعر' افسانہ نمبر آگرہ ۱۶ ۱۱، ۱۱، اکتوبر نومبر ۱۹۴۵ء ۱۵۵ تا ۱۵۷

عنوان مضمون نگار رسالہ مقام جلد شمارہ ماہ و سال صفحات

یہ زندگی 'سب رس' ماہنامہ حیدرآباد ۲۳ ۶، ۵ مئی جون ۱۹۵۹ء ۵۸
اختر انصاری اکبر آبادی کے افسانوی مجموعے 'یہ زندگی' پر اکبر الدین صدیقی 'قدار خلیل' نصیر انتہر صدیقی نے تبصرہ کیا ہے۔

یہ ناخدا ارشاد کا کوئی 'خاور' ماہنامہ ڈھاکہ ۳ ۲ دسمبر ۱۹۵۲ء ۵۹ تا ۶۰
'تبصرہ' کے کالم میں 'ارشاد کا کوئی' نے 'محمد فاروقی' کے ناول "یہ ناخدا" پر تبصرہ کیا ہے۔

کتابیات

رسالہ	مقام اشاعت	رسالہ	مقام اشاعت
آجکل	دہلی	سب رس	حیدرآباد (دکن)
ادب لطیف	لاہور	شاعر	آگرہ، بمبئی
ادبی دنیا	لاہور	شاہراہ	دہلی
اُردو ارب	علی گڑھ	صبا	حیدرآباد (دکن)
افکار	کراچی	فکر و نظر	علی گڑھ
پگڈنڈی	امرتہ	ماحول	دہلی
جائزہ	کراچی	ماہ نو	کراچی
چمنستان	دہلی	منحرف	لاہور
غادر	ڈھاکہ	نقوش	لاہور
زمانہ	کامپور	نگار	لکھنؤ
ساتی	دہلی، کراچی	نیادہ	لکھنؤ